بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶

بے شک اللہ اور اُسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو۔

حسن الکلام

رسمہ محمد

فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام

مؤلفہ

مولانا عبدالغفور اثری

www.KitaboSunnat.com

ناشر

جامعہ تعلیم القرآن والحدیث

محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو!

احسن الکلام

فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام

صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

مولانا عبدالغفور اثری

خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتابچہ .... اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرِ الْاَنَامِ (حصہ اوّل)

مؤلفہ .... مولانا عبد الغفور اثری

طباعت .... باردوم : ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ جون ۱۹۹۴ء

صفحات .... یکصد ساٹھ (۱۶۰)

تعداد .... گیارہ صد (۱۱۰۰)

خوشنویس .... محمد عبد اللہ، فون (۵۵۴۵۵۶) سیالکوٹ

مطبع

زاہد بشیر پرنٹرز ہجویری پارک

ریٹی گن روڈ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ضروری وضاحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ○

اَمَّا بَعْدُ!

واضح ہو کہ کتاب ہٰذا "اَحْسَنُ الْکَلَامِ حصہ اوّل" کا زیرِ نظر ایڈیشن تعداد بارہ صد (۱۲۰۰) والد محترم الحاج شیخ محمد افضل مرحوم اور محترم دادا و محترمہ دادی اور محترم نانا و محترمہ نانی وغیرھم مرحومین کیلئے صدقۂ جاریہ کے طور پر بغرضِ تبلیغ مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔

قارئین حضرات سے مؤدبانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس سے دینی نفع اٹھائیں وہ اس کا خرچ برداشت کرنے والوں اور ان کے مرحومین کو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں،

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَجَمِیْعِ مُتَّبِعِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ

افضل ٹرسٹ ۱۲ سعید منزل
مجاہد روڈ سیالکوٹ

ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ
جون ۱۹۹۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۞ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ ۞

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۞

(سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: ۵۶)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو"

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو نبی آخر الزماں، امام الانبیآء، محمّد مصطفٰے، احمد مجتبٰی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکمِ عام ارشاد فرمایا ہے، اس حکم کی بجاآوری کے لئے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ وسلام کا معنیٰ ومفہوم سمجھنا نہایت ضروری امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اور فرشتوں کی صلوٰۃ کا مطلب کیا ہے؟ اور اہلِ ایمان کی صلوٰۃ وسلام کا معنیٰ کیا ہے؟ اور بعد ازاں اس کے احکام و مسائل وغیرہ جاننے ضروری ہیں۔

اس لحاظ سے زیرِ نظر کتابچہ (اَحسَنُ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ خَیْرِ الْاَنَامِ حصہ اوّل) پانچ ابواب پر مشتمل ہے ـــــ پہلے باب میں صلوٰۃ وسلام کا معنیٰ ومفہوم ـــــ دوسرے باب میں فضائلِ درود شریف ـــــ تیسرے باب میں نماز میں قعدہ کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا حکم اور اس کے مسنون کلمات ـــــ چوتھے باب میں درود شریف کے مختلف مسنون کلمات اور پانچویں باب میں درود شریف کے مفصّل احکام ومسائل وغیرہ ـــــ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی تاکید کِس کِس موقع پر بطورِ وجوب ہے؟ اور کہاں کہاں مسنون ومستحب؟ بالخصوص نماز کے قعدۂ اُولیٰ واخیرہ میں درود وسلام پڑھنے کا حکم اور اس کے واضح اور ٹھوس دلائل و براہین کا مفصّل بیان، اور مختلف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول درود وسلام کے مختلف مسنون کلمات، نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنے کی اہمیت وضرورت۔ ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت درود شریف نہ پڑھنے والے کے لئے وعیدِ شدید، نماز میں بحالتِ قیام وقرائت ایسی آیت کی تلاوت کرتے یا سُنتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا اَحْمَدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وارد ہوا ہے قاری و سامع دونوں کو درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنے کا حکم، دُعاء کے اوّل و آخر اور درمیان میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت و ضرورت، اذان کے بعد، دُعائے قنوت کے آخر میں، خطبۂ جمعہ و عیدین اور درس و تدریس وغیرہ کے وقت درود شریف پڑھنے کی ضرورت، کسی مجلس میں بیٹھ کر اٹھنے سے پہلے درود شریف پڑھنے کا حکم، جمعرات اور جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم، ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت درود و سلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنے یا لکھنے کی بجائے لفظ ص، صلعم اور ع وغیرہ بولنا اور لکھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محرومی اور بہت بڑی بے نصیبی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرے انبیاء و مُرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کی مشروعیّت، اور غیرِ انبیاء کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام جُملہ کے اِستعمال کا غلط ہونا وغیرہ وغیرہ مسائل بڑی تحقیق و جُستجو اور محنتِ شاقّہ سے قرآن مجید، کُتُبِ اَحادیث، شروح و تفاسیر اور دیگر علماءِ اسلام کی واضح اور روشن تر عبارات ٹھوس حوالجات سے مستحکم دلائل اور مضبوط بَراہین کے ساتھ ہدیۂ قارئین و ناظرین کئے گئے ہیں۔

ع کاش کرلیں یہ مِرا تحفہ پسند اہلِ نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دراصل گذشتہ سال ماہِ ربیع الاوّل میں بسلسلۂ سیرۃُ النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (جامع مسجد اہلِ حدیث محلّہ واٹر ورکس سیالکوٹ میں) راقم کے بیان کیے گئے چند خُطباتِ جمعۃُ المبارک کا مجمُوعہ ہے جسے دینی جذبہ رکھنے والے معزّز دوست و احباب نے بہت پسند فرمایا اور اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تاکہ اس کی اہمیّت مستقل اور اس کا دائرۂ استفادہ وسیع تر ہو جائے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ان معزّز دوست و احباب کی خواہش کا سروسامان مہیّا ہو گیا ہے اور اب اسے بعض ضروری اور مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے

قارئین حضرات سے مؤدّبانہ اِلتماس ہے کہ جو صاحب اس سے دینی نفع اٹھائیں وہ اِس راقم کو اور اس کتاب کے شائع کرنے والوں کو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں،

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ مُتَّبِعِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○

اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

احقرالنّاس : عبدالغفور اثری

خطیب جامع مسجد اہلِ حدیث محلّہ واٹر ورکس سیالکوٹ

رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ فروری ۱۹۹۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

احسن الکلام فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳	عرضِ حال	۱
۱۸	باب اوّل	۲
۱۸	صلوٰۃ و سلام کا معنیٰ و مفہوم	۳
۱۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکمِ ربّانی	۴
۱۸	لفظ "صلوٰۃ" کے لغوی معانی	۵
۱۸	اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ، فرشتوں کی صلوٰۃ اور اہلِ ایمان کی صلوٰۃ کا مطلب	۶
۱۹	مُفسّرِ قرآن حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کی تفسیر	۷
۲۰، ۱۹	پہلی روایت، دوسری روایت اور تیسری روایت	۸، ۹، ۱۰
۲۰	حضرت امام ابوالعالیہؒ رفیعؒ بن مہرانؒ ریاحی کی تفسیر	۱۱
۲۱	حضرت امام ربیعؒ بن انسؒ کی تفسیر	۱۲
۲۱	حضرت امام سُفیان ثوریؒ اور دیگر اہلِ علم کا بیان	۱۳
۲۲، ۲۱	حضرت امام ضحاکؒ اور حضرت امام عکرمہؒ کا بیان	۱۴ ۱۵
۲۲	علامہ شمس الدین امام محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیمؒ کا بیان	۱۶
۲۳، ۲۲	الحاصل، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا مطلب	۱۷ ۱۸
۲۴	آیتِ مبارکہ کا مفہوم و مقصد	۱۹
۲۷	سلام کا معنیٰ و مفہوم	۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۱	باب دُوم	۲۸
۲۲	فضائلِ درود شریف	۲۸
۲۳	درود شریف ، ذِکرُ اللہ اور دُعاء کی طرح ایک عُمدہ ترین عبادت ہے	۲۸
۲۴	اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں اس میں کسی زمانہ، موسم دن اور رات وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے	۲۹
۲۵	ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں نازِل ہوتی ہیں	۲۹
۲۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت	۲۹
۲۷	ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے، دس برائیاں ختم، اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے	۳۰
۲۸	حضرت انسؓ کی روایت	۳۰
۲۹ ، ۳۰	حضرت ابو بُردہؓ بن نیارؓ کی روایت حضرت ابو طلحہؓ انصاری کی روایت	۳۰ ، ۳۱
۳۱	ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لئے ستر مرتبہ رحمت و مغفرت کی دُعاء مانگتے ہیں	۳۳
۳۲	حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ کی روایت	۳۳
۳۳	فرشتوں کی اہلِ ایمان کے لئے صلوٰۃ کیا ہے ؟	۳۴
۳۴، ۳۵	حدیث کی اِسنادی تحقیق ، توضیح و تشریح	۳۴
۳۶	کثرت سے درود شریف پڑھنا، گناہوں کی معافی اور دکھوں مصیبتوں اور غموں سے نجات حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے	۳۵
۳۷	حضرت اُبیؓ بن کعبؓ کی روایت	۳۵
۳۸	رَاجِفہ اور رَادِفہ سے کیا مراد ہے ؟	۳۷
۳۹	فضائلِ درود پر عربی اشعار اور ان کا ترجمہ	۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۰	قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب کون لوگ ہونگے؟	۳۸
۴۱	ہر صبح وشام درود شریف پڑھنے کی فضیلت	۳۹
۴۲	جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت ومغفرت کی دعاء کرتے ہیں	۳۹
۴۳	درود شریف جہاں بھی پڑھا جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ جاتا ہے	۴۰
۴۴	جو شخص دن میں ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لے گا،	۴۱
۴۵	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنے کا ثواب	۴۱
۴۶	جمعہ کے دن اسّی ۸۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی خصوصی فضیلت	۴۲
۴۷، ۴۸	خلاصہ ، ایک ضروری وضاحت	۴۲، ۴۳
۴۹	فضائلِ اعمال اور ترغیب وترہیب میں ضعیف روایت پر عمل کرنا جائز ہے	۴۴
۵۰	باب سوم	۴۵
۵۱	نماز میں قعدہ کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا حکم اور اس کے مسنون کلمات	۴۵
۵۲	نماز کے قعدۂ اُولیٰ واخیرہ میں تشہّد پڑھنے کے بارے میں ائمہ اربعہؒ کا اختلاف	۴۶
۵۳	نماز کے قعدۂ اُولیٰ واخیرہ میں تشہّد پڑھنا جمہور محدثین کرامؒ کے نزدیک واجب ہے	۴۶
۵۴، ۵۵	الحاصل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے قعدۂ اُولیٰ واخیرہ میں تشہّد پڑھا کرتے تھے صحابہ کرامؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، اور کبھی تشہّد بیٹھنا بھول جاتے تو سجدۂ سہو کیا کرتے تھے	۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کے مسنون کلمات	۵۶
۴۷	حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا تشہد	۵۷
۴۸	حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کا تشہد	۵۸
۴۹	حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کا تشہد	۵۹
۵۰	حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا تشہد	۶۰
۵۱	حضرت عائشہ صدیقہؓ کا تشہد	۶۱
۵۱	حضرت عمر بن خطابؓ کا تشہد	۶۲
۵۲	حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کا تشہد	۶۳
۵۲	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد	۶۴
۵۳	فائدہ جلیلہ	۶۵
۵۴	تشہد کے افضل ترین اور راجح الفاظ	۶۶
۵۵	ایک ضروری وضاحت	۶۷
۵۶	ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	۶۸
۵۶	کیا صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اپنی مرضی سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھنا ترک کردیا تھا؟	۶۹
۵۷	تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے	۷۰
۵۹	**باب چہارم**	۷۱
۵۹	**درود شریف کے مختلف مسنون کلمات**	۷۲
۵۹	حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی حدیث	۷۳
۶۰	حضرت ابومسعود انصاریؓ کی حدیث	۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۵	حضرت ابوہریرہ رضی کی حدیث	۶۲
۷۶	حضرت کَعب بن عُجرہ رضی کی حدیث	۶۲
۷۷	حضرت ابو سعید خُدری رضی کی حدیث	۶۳
۷۸	حضرت طلحہ رضی کی حدیث	۶۳
۷۹	حضرت زید بن خارجہ رضی کی حدیث	۶۴
۸۰	حضرت ابو مسعود انصاری رضی کی دوسری حدیث	۶۴
۸۱	حضرت ابو سعید خدری رضی کی دوسری حدیث	۶۵
۸۲	حضرت کَعب بن عُجرہ رضی کی دوسری حدیث	۶۶
۸۳	باب پنجم	۶۸
۸۴	درود شریف کے مفصّل اَحکام و مَسائل	۶۸
۸۵	نماز میں قعدہ کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے واجب ہونے میں ائمہ اربعہ رح کا اختلاف	۶۸
۸۶	امام شافعی رح اور امام احمد رح بن حنبل رح کا مذہب	۶۸
۸۷	صحابہ کرام رض، تابعین رح و تبع تابعین عظام رح وغیرہم کا مذہب	۶۸
۸۸	امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک رح کا مذہب	۶۸
۸۹	درود شریف پڑھنے کا پہلا اہم اور ضروری موقع نماز میں تشہّد کے بعد ہے	۶۹
۹۰، ۹۱	اللہ تعالیٰ کا حکم، صیغہ اَمر وجوب کے لئے ہوتا ہے	۷۰
۹۲	امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف رح نووی کی صراحت	۷۱
۹۳	علامہ شمس الدین محمد رح بن ابوبکر رح المعروف ابن قیم رح کی وضاحت	۷۱
۹۴	درود و سلام والی آیت کا تعلق سب سے پہلے نماز سے ہے	۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۷۳	تفسیر نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلی حدیث	۹۵
۷۳	تشہد کی مشروعیت درود شریف والی آیت کے نازل ہونے سے پہلے کی ہے	۹۶
۷۳	درود وسلام والی آیت کا زمانۂ نزول ۵ھ ہے	۹۷
۷۴	حاصلِ کلام	۹۸
۷۴	قعدۂ اولیٰ واخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت وضرورت	۹۹
۷۵، ۷۶	دوسری حدیث ، حدیث ہذا کی تصحیح وتحسین	۱۰۰، ۱۰۱
۷۷	فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا جملہ پر مشہور ومعروف حفاظ جمہور محدثین کرامؒ کا اتفاق	۱۰۲
۷۷	مزید توضیح وتشریح	۱۰۳
۷۸	حدیث ہذا نماز میں درود شریف کے وجوب کی واضح دلیل ہے مشہور محدثین کرامؒ کی تصریحات	۱۰۴
۷۹	تیسری حدیث	۱۰۵
۷۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے قعدۂ اولیٰ واخیرہ میں درود شریف پڑھا کرتے تھے	۱۰۶
۸۰	نماز کے قعدۂ اولیٰ واخیرہ میں درود شریف کا وجوب	۱۰۷
۸۱	الحاصل	۱۰۸
۸۱، ۸۲	چوتھی حدیث ، حدیث ہذا کی توضیح وتشریح	۱۰۹، ۱۱۰
۸۳	جمہور محدثین کرامؒ کی تصریحات کہ یہ حدیث نماز میں درود شریف پڑھنے کی فرضیت کے بارے میں برہانِ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے	۱۱۱
۸۵	پانچویں حدیث ، نماز میں درود شریف کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے	۱۱۲
۸۵	فائدۂ جلیلہ	۱۱۳
۸۶	چھٹی اور ساتویں حدیث	۱۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	بغیر درود شریف کے کوئی دُعاء قبول نہیں ہوتی	۸۶
۱۱۵	الحاصل	۸۷
۱۱۶	آٹھویں تا گیارہویں حدیث	۸۸
۱۱۷، ۱۱۸	حضرت بُریدہ رضی کی روایت ، حضرت عائشہ صدّیقہ رض کی روایت	۸۸
۱۱۹، ۱۲۰	حضرت سہل بن سعد رض کی روایت ، حضرت ابومسعود انصاری رض کی روایت	۸۹
۱۲۱	ضروری وضاحت	۹۰
۱۲۲	بارہویں تا پندرہویں حدیث	۹۰
۱۲۳	حضرت عبداللہ بن مسعود رض کا فتویٰ	۹۰
۱۲۴	حضرت ابومسعود انصاری رض کا فتویٰ	۹۱
۱۲۵، ۱۲۶	حضرت عبداللہ رض بن عمر رض کا فتویٰ ، فائدہ جلیلہ	۹۱، ۹۲
۱۲۷	حضرت امام مُقاتِل رح بن حیّان رح کی تفسیر	۹۲
۱۲۸	فنِ تفسیر میں علماء امام مُقاتِل رح کے عیال ہیں	۹۳
۱۲۹	نماز کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہّد کے بعد درود شریف پڑھنے کے متعلق مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا فتویٰ کہ : قعدۂ اُولیٰ میں صرف تشہّد ہی پڑھنا چاہیئے ، اس کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے ہاں اگر کوئی شخص بھول کر پہلے تشہّد میں درود شریف بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے نہ اسے سجدۂ سہو کرنے کی ہی ضرورت ہے"	۹۴
۱۳۰	مولانا خالد جاوید اختر سلفی مرجالوی فاضل جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کا تحقیقی جواب	
۱۳۱	محقّقِ اہلِ حدیث علاّمہ سیّد پیر محبُّ اللہ الراشدی کا تحقیقی جواب "التحقیق المستحلی فی ثبوت الصّلوٰۃ علی النّبیِ فی القعدۃِ الاُولیٰ"	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	مضمون	نمبرشمار
	مفتیٔ اہلِ حدیث شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب کا فتویٰ	۱۳۲
۱۱۱	درود شریف پڑھنے کا تیسرا اہم موقع نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ہے	۱۳۳
۱۱۱	نمازِ جنازہ میں درود شریف کی مشروعیّت میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے	۱۳۴
۱۱۱	امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مذہب	۱۳۵
۱۱۱	امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مذہب	۱۳۶
۱۱۱	نمازِ جنازہ میں درود شریف پڑھنے کے دلائل	۱۳۷
۱۱۱	حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی روایات سے اِستدلال	۱۳۸
۱۱۲	حضرت ابواُمامہؓ بن سہلؓ کی حدیث	۱۳۹
۱۱۵	حضرت ابوہریرہؓ کا فتویٰ	۱۴۰
۱۱۵	ایک ضروری وضاحت ، خلاصۂ مطلب	۱۴۲،۱۴۱
	درود شریف پڑھنے کا چوتھا موقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	۱۴۳
۱۱۷	اسمِ گرامی کے ذِکر کے وقت ہے	
۱۱۸	حضرت ابوہریرۃ رضؓ کی حدیث ، حضرت علیؓ کی حدیث	۱۴۵،۱۴۴
۱۱۸	حضرت ابواُمامہؓ اور حضرت ابوذرؓ کی حدیث	۱۴۶
۱۱۹	حضرت ابوہریرۃؓ کی دوسری حدیث	۱۴۷
۱۱۹	حضرت حسینؓ کی حدیث	۱۴۸
۱۲۰	حضرت کعبؓ بن عُجرہؓ کی حدیث	۱۴۹
۱۲۱	حضرت ابوہریرہؓ کی تیسری حدیث	۱۵۰
۱۲۲	حاصِلِ کلام	۱۵۱
۱۲۴	مولوی محمد زکریاؒ حنفی سہارن پوری کا فتویٰ	۱۵۲
۱۲۴	امام طحاویؒ کا فتویٰ	۱۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۵۴	فقہائے احناف کا مفتٰی بہ قول	۱۲۴
۱۵۵	بریلوی رضاخانی استاذ العلماء علامہ مولوی نور محمد کا فتوٰی	۱۲۴
۱۵۶	درود شریف پڑھنے کا پانچواں موقع نماز میں بحالتِ قیام و قرأت اس وقت ہے جبکہ کوئی ایسی آیت تلاوت کی جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی وارِد ہوا ہے	۱۲۵
۱۵۷	علامہ محمد معینؒ حنفی سندھی کی صراحت	۱۲۶
۱۵۸	علامہ شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابنِ قیم کا فرمان	۱۲۸
۱۶۰،۱۵۹	امام حسن بصریؒ کی روایت ، امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مذہب	۱۲۸
۱۶۱	حنفی مذہب میں ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے کسی نماز میں درود شریف پڑھنا فرض نہیں	۱۲۹
۱۶۲	پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی (حرام) ہے	۱۲۹
۱۶۳	نماز میں بحالتِ قیام و قرأت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ذِکر کے وقت درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی (حرام) ہے	۱۲۹
۱۶۴	قرآن مجید پڑھنے اور خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر بھی درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے	۱۲۹
۱۶۵	درود شریف پڑھنے کا چھٹا موقع	۱۳۱
۱۶۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سِوا دوسرے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے صلوٰۃ وسلام کی مشروعیت	۱۳۱
۱۶۷	قرآنی آیاتِ طیّبات	۱۳۱
۱۶۸	انبیاءِ کرام پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکمِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)	۱۳۲
۱۶۹	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۳۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۰	حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کی روایت	۱۳۳
۱۷۱	اسحاصل	۱۳۳
۱۷۲	درود وسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے صلعم، ع وغیرہ پڑھنا اور لکھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے محرومی اور بہت بڑی بے نصیبی ہے	۱۳۴
۱۷۳	قرآنی آیت سے اِستدِلال	۱۳۶
۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶	حضرت عائشہ صدیقہ کی پہلی حدیث، دوسری حدیث، تیسری حدیث	۱۳۷
۱۷۷	فائدہ جلیلہ	۱۳۷
۱۷۸	ضروری اِنتباہ	۱۳۸
۱۷۹	غیرِ انبیاء کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استعمال غلط ہے	۱۴۰
۱۸۰	قرآنی آیاتِ طیبات سے استدِلال	۱۴۱
۱۸۱	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث	۱۴۲
۱۸۲	حضرت عبداللہ رضؓ بن عباس رضؓ کا فتویٰ	۱۴۲
۱۸۳	خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ کا حکمنامہ	۱۴۳
۱۸۴	علیہ الصلوٰۃ والسلام، ترضی اور رحؒ کا لغوی اور معنوی اطلاق اور سلف صالحینؒ کی اصطلاح	۱۴۳
۱۸۵	حضرت علی رضؓ، حسن رضؓ اور حسین رضؓ وغیرھم کو علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنا اور لکھنا شیعی نقطۂ نظر کو فروغ دینے کا باعث ہے جس سے اجتناب ضروری ہے	۱۴۴
۱۸۶	درود شریف پڑھنے کا ساتواں اہم اور ضروری موقع دُعاء مانگتے وقت ہے	۱۴۵
۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹	پہلی صورت، دوسری صورت، تیسری صورت	۱۴۵ تا ۱۴۸
۱۹۰	درود شریف پڑھنے کا آٹھواں موقع کسی مجلس میں بیٹھ کر اٹھنے سے پہلے ہے	۱۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی روایت	۱۴۹
۱۹۲	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت	۱۴۹
۱۹۳	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی دوسری روایت	۱۵۰
۱۹۴	حضرت جابرؓ کی روایت	۱۵۰
۱۹۵	الحاصل	۱۵۱
۱۹۶	درود شریف پڑھنے کا نواں تا سولھواں موقع	۱۵۲
۱۹۷	حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کی روایت	۱۵۲
۱۹۸	حضرت حسنؓ بن علیؓ کی روایت	۱۵۲
۱۹۹-۲۰۰	حضرت معاذ رضؓ اور حضرت ابیؓ بن کعب رضؓ کا عمل	۱۵۲
۲۰۱	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت	۱۵۳
۲۰۲	حضرت انس رضؓ کی روایت	۱۵۴
۲۰۳	حضرت ابوسعید خدری رضؓ کی روایت	۱۵۴
۲۰۴	حضرت ابودرداء رضؓ کی روایت	۱۵۴
۲۰۵	حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضؓ کی روایت	۱۵۵
۲۰۶	حضرت انس بن مالکؓ کی روایت	۱۵۵
۲۰۷	حضرت اوسؓ بن اوسؓ کی روایت	۱۵۵
۲۰۸	حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت	۱۵۶
۲۰۹	ماخذِ کتاب	۱۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابِ اوّل
صلوٰۃ وسلام کا معنیٰ ومفہوم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب : ۵۶)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم (صَلَّی اللہ علیہ وسلّم) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو"

واضح ہو کہ لفظ "صلوٰۃ" عربی زبان میں چند معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے، مدح وثناء، رحمت، دُعاء اور استغفار وغیرہ۔

(المفردات فی غریب القرآن ص ۲۸۵ وکُتُبِ تفاسیر وغیرہا)

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف صلوٰۃ کی جو نسبت وارد ہوئی ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے نبیٔ آخر الزّماں، امام الانبیاء، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف کرنا اور ان پر اپنی مخصوص رحمتیں نازل کرنا ہے اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ ان کا آپ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے دُعائے رحمت ومغفرت کرنا ہے اور ایمان والوں کی طرف سے صلوٰۃ کا مفہوم آپ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف اور دُعاء کا مجموعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی تفسیر

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) قَالَ: يَعْنِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُثْنِيْ عَلٰى نَبِيِّكُمْ وَيَغْفِرُ لَهٗ، وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ، (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) اَثْنُوْا عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِكُمْ وَفِيْ مَسَاجِدِكُمْ وَفِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ، وَفِيْ خُطْبَةِ النِّسَآءِ فَلَا تَنْسَوْهُ،

(فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحوالہ جلاء الافہام صہ ۲۵۲، القول البدیع صہ ۲۱۵)

یعنی حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے اور ان کی مَغْفِرت فرماتا ہے اور فرشتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعائے اِستِغفار کا حکم دیتا ہے (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم اپنی نمازوں میں (صلوٰۃ وسلام پڑھ کر) ان کی تعریف و توصیف کرو اور اپنی مساجد میں اور ہر جگہ پر اور نکاح کے خطبہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کرو کہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بھولنا چاہیئے۔

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْاٰيَةِ قَالَ: صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَى النَّبِيِّ هِيَ مَغْفِرَتُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصَلِّيْ وَلٰكِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَغْفِرُ وَاَمَّا صَلٰوةُ النَّاسِ عَلَى النَّبِيِّ فَهِيَ الْاِسْتِغْفَارُ،

(تفسیر درِ منثور ج ۵ ص ۲۱۵)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ ان کی مغفرت فرماتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ تو مغفرت ہے اور لیکن لوگوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ ان کے لئے دُعائے استغفار کرتے ہیں۔

○ اور بخاری ج ۲ ص ۷۰۷ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں، يُصَلُّوْنَ، يُبَرِّكُوْنَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ، یعنی يُصَلُّوْنَ کا یہ معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکیں دیتے ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے کافروں پر غلبہ عطا کر کے دینِ اسلام کا چرچا کر دے گا۔

حضرت امام ابوالعالیہؒ کی تفسیر

عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: صَلَاةُ اللهِ عَلَيْهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلَاةُ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِ الدُّعَاءُ لَهُ.

(بخاری ج ۲ ص ۷۰۷، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۵۰۶، مسند عبد بن حمید، تفسیر ابن ابی حاتم بحوالہ تفسیر درِ منثور ج ۵ ص ۲۱۵ واللفظ لہٗ، جلاء الافہام ص ۸۴، القول البدیع ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مشہور تابعی، مفسرِ قرآن حضرت امام ابُو العالیہ رفیعؒ بن مہرانؒ ریاحی المتوفّٰی ۹۳ھ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہ وسلّم کے لئے دُعاء کرتے ہیں۔

○ بعینہٖ یہی الفاظ حضرت ربیعؒ بن انسؒ المتوفّٰی ۔۔۔ھ کی روایت میں بھی وارد ہوئے ہیں۔ (تفسیر القرآن العظیم ص ۵۰۶ ، ج ۳ ، القول البدیع ص ۹)

○ مفسرِ قرآن امام اسماعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی المتوفّٰی ۷۷۴ھ رقمطراز ہیں کہ امام محمدؒ بن عیسیٰؒ ترمذی المتوفّٰی ۲۷۹ھ فرماتے ہیں :

وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَغَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا: صَلٰوۃُ الرَّبِّ الرَّحْمَۃُ ، وَصَلٰوۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ ۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰ تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۵۰۶)

یعنی امام سُفیان ثوریؒ المتوفّٰی ۱۶۱ھ) اور دیگر کئی اہلِ علمؒ نے فرمایا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی صلوٰۃ رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ اِستغفار ہے۔

○ امام ضحاکؒ فرماتے ہیں: صَلٰوۃُ اللہِ رَحْمَتُہٗ وَصَلٰوۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ الدُّعَآءُ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اس کی رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دُعاء ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحوالہ جلاء الافہام صہ ۸۳ القول البدیع صہ ۱)

○ حضرت عکرمہ المتوفی ۱۰۷ھ فرماتے ہیں: صَلٰوۃُ الرَّبِّ الرَّحْمَۃُ وَصَلٰوۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ۔

رب تعالیٰ کی صلوٰۃ رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار ہے۔

(مسند عبد بن حمید، ابن منذر بحوالہ تفسیر درمنثور ج ۵ صہ ۲۰۶)

○ علامہ شمس الدین امام محمد بن ابوبکر المعروف ابن قیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ رقمطراز ہیں:

فَصَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ثَنَآؤُہٗ وَاِرَادَتُہٗ لِرَفْعِ ذِکْرِہٖ وَتَقْرِیْبِہٖ وَصَلٰوتُنَا نَحْنُ عَلَیْہِ سُؤَالُنَا اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِکَ بِہٖ"

(جلاء الافہام صہ ۸۶)

یعنی اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند فرمائے اور انہیں اپنا قرب نصیب فرمائے اور ہماری صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح معاملہ فرمائے۔

الحاصل: مذکورہ حوالجات سے واضح ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد، اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ کا مطلب یہ ہے کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مدح و ثناء اور تعریف و توصیف کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی مخصوص رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی ان کے حق میں خصوصی رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں۔ پس اے ایمان والو! تم بھی اپنے محسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء اور تعریف و توصیف کرو اور ان کے حق میں (جن کا حق تمہارے ذمے ہے) نزولِ رحمتِ خداوندی کی دعاء کرو اور ان پر خوب سلام بھیجو یعنی جب اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور عزت و احترام و اکرام کرتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی ان کا احسان مانو اور بے اختیار تمہارے منہ سے ان کے حق میں دعا نکلنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا مطلب

حافظ شمس الدین محمدؒ بن عبدالرحمنؒ سخاوی المتوفیٰؒ ۹۰۲ھ رقمطراز ہیں:

فَاِذَا قُلْنَا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ: فَاِنَّمَا نُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ مُحَمَّدًا فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَاءِ ذِکْرِہٖ وَاِظْھَارِ دِیْنِہٖ وَاِبْقَاءِ شَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِہٖ وَمَثُوْبَتِہٖ وَاِبْدَاءِ فَضْلِہٖ لِلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِیْمِہٖ عَلٰی کَافَّۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالشُّھُوْدِ

(القول البدیع ص ۱۲)

یعنی جب ہم کہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، تو مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو دنیا میں عظمت عطا فرما، ان کا ذکر بلند فرما کر، اور ان کا دین غالب کر کے، ان کی شریعت باقی رکھ کر۔ اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول و منظور فرما ان کی اُمت کے حق میں، اور ان کا اجر و ثواب عطا فرما کر ہمیشہ انہیں فضیلت عطا فرما کر اوّلین و آخرین کے سامنے مقامِ محمود پر اور مقرّبین و حاضرین تمام پر انہیں مقدم فرما کر عزت، شان اور بلندئ رتبہ عطا فرما۔"

آیتِ مبارکہ کا مفہوم و مقصد

مفسرِ قرآن مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ المتوفیٰ ۱۳۹۹ھ رقمطراز ہیں:

اللہ کی طرف سے اپنے نبی پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے آپ کی تعریف فرماتا ہے آپ کے کام میں برکت دیتا ہے آپ کا نام بلند کرتا ہے اور آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے، ملائکہ کی طرف سے آپ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ سے غایت درجے کی محبت رکھتے ہیں اور آپ کے حق میں اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ بلند مرتبے عطا فرمائے آپ کے دین کو سربلند کرے، آپ کی شریعت کو فروغ بخشے اور آپ کو مقامِ محمود پر پہنچائے۔

سیاق و سباق پر نگاہ ڈالنے سے صاف محسوس ہو جاتا ہے کہ اس سلسلۂ بیان میں یہ بات کس لئے ارشاد فرمائی گئی ہے، وقت وُہ تھا جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنانِ اسلام اس دینِ مبین کے فروغ پر اپنے دل کی جلن نکالنے کے لئے حضور کے خلاف اِلزامات کی بوچھاڑ کر رہے تھے اور اپنے نزدیک یہ سمجھ رہے تھے کہ اس طرح کیچڑ اُچھال کر وہ آپ کے اس اخلاقی اثر کو ختم کر دیں گے جس کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کے قدم روز بروز بڑھتے چلے جا رہے تھے ان حالات میں یہ آیت نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو یہ بتایا کہ کفار و مشرکین و منافقین میرے نبی کو بدنام کرنے اور نیچا دکھانے کی جتنی چاہیں کوشش کر دیکھیں آخر کار وہ منہ کی کھائیں گے اس لئے کہ میں اس پر مہربان ہوں اور ساری کائنات کا نظم و نسق جن فرشتوں کے ذریعے سے چل رہا ہے وہ سب اس کے حامی اور ثنا خواں ہیں وہ اس کی مذمت کر کے کیا پا سکتے ہیں جبکہ میں اس کا نام بُلند کر رہا ہوں اور میرے فرشتے اس کی تعریفوں کے چرچے کر رہے ہیں وہ اپنے اوچھے ہتھیاروں سے اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جبکہ میری رحمتیں اور میری برکتیں اس کے ساتھ ہیں اور میرے فرشتے شب و روز دُعا کر رہے ہیں کہ ربُّ العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اور زیادہ اونچا کر اور اس کے دین کو اور زیادہ فروغ دے"۔

○ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! جن کو محمد رسُولُ اللہ کی بدولت راہِ راست نصیب ہوئی ہے تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے احسانِ عظیم کا حق ادا کرو، تم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے اس شخص نے تمہیں علم کی روشنی دی تم اخلاق کی پستیوں میں گرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے اس شخص نے تمہیں اٹھایا اور اس قابل بنایا کہ آج محسودِ خلائق بنے ہوئے ہو تم وحشت اور حیوانیت میں مُبتلا تھے اس شخص نے تم کو بہترین انسانی تہذیب سے آراستہ کیا کفر کی دُنیا اسی لئے اس شخص پر خار کھا رہی ہے کہ اس نے یہ احسانات تم پر کئے اور اس نے ذاتی طور پر کسی کے ساتھ کوئی بُرائی نہ کی تھی۔ اس لئے اب تمہاری احسان شناسی کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جتنا بُغض وہ اس خیرِ مجسّم کے خلاف رکھتے ہیں، اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ محبت تم اس سے رکھو، جتنی وہ اس سے نفرت کرتے ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کے گرویدہ ہو جاؤ، جتنی وہ اس کی مذمت کرتے ہیں اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کی تعریف کرو، جتنے وہ اس کے بدخواہ ہیں، اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کے خیر خواہ بنو اور اس کے حق میں وہی دُعا کرو جو اللہ کے فرشتے شب و روز اس کے لئے کر رہے ہیں کہ اے ربِ دو جہاں! جس طرح تیرے نبی نے ہم پر بے پایاں احسانات فرمائے ہیں تو بھی ان پر بے حد و بے حساب رحمت فرما، ان کا مرتبہ دُنیا میں بھی سب سے زیادہ بُلند کر اور آخرت میں بھی انہیں تمام مُقرّبین سے بڑھ کر تقرّب عطا فرما۔

اس آیت میں مسلمانوں کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ایک "صَلُّوْا عَلَيْهِ" دُوسرے "سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

صَلوٰۃ کا لفظ جب عَلیٰ کے صِلہ کے ساتھ آتا ہے تو اس کے تین معنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ ایک کسی پر مائل ہونا اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا اور اس پر جھکنا، دوسرے، کسی کی تعریف کرنا، تیسرے کسی کے حق میں دعا کرنا، یہ لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جائے گا، تو ظاہر ہے کہ تیسرے معنی میں نہیں ہو سکتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا کسی اور سے دُعا کرنا قطعاً ناقابلِ تصور ہے اس لئے لامحالہ وہ صرف پہلے دو معنوں میں ہوگا، لیکن جب یہ لفظ بندوں کے لئے بولا جائے گا خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان تو وہ تینوں معنوں میں ہوگا اس میں محبت کا مفہوم بھی ہوگا، مدح وثنا کا مفہوم بھی دُعائے رحمت کا مفہوم بھی، لہذا اہلِ ایمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں صَلُّوا عَلَيْهِ کا حکم دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے گرویدہ ہو جاؤ، ان کی مدح وثنا کرو اور ان کے لئے دُعا کرو،

سَلَام کا لفظ بھی دو معنیٰ رکھتا ہے ایک ہر طرح کی آفات اور نقائص سے محفوظ رہنا جس کے لئے ہم اردو میں "سلامتی" لفظ بولتے ہیں، دوسرے صُلح اور عدمِ مخالفت، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سَلِّمُوا تَسْلِيمًا کہنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ تم ان کے حق میں کامل سلامتی کی دُعا کرو اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل وجان سے ان کا ساتھ دو ان کی مخالفت سے پرہیز کرو اور ان کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔"

(تفہیم القرآن۔ ج ۴ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴، حاشیہ نمبر ۱۰۶، ۱۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابِ دُوم
فَضائِلِ دُرُود شرِیف

○ واضح ہو کہ اہلِ ایمان کے لیے جس طرح ذِکرُاللہ اور دُعا، عبادت ہیں اسی طرح درُود شریف بھی ایک عُمدہ ترین عبادت ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر درُود شریف پڑھنے کی فضِیلت سُورَۃُ الاحزاب کی آیتِ مُبارکہ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر درُود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درُود اور خوب سلام بھیجو) سے بالکل عیاں ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ خود کرے اور (اس کے حکم سے) اس کے فرشتے کریں اور پھر اہلِ ایمان کو اس کام کے کرنے کا بڑے اِہتمام کے ساتھ حُکم دیا جائے وہ کام یقیناً بڑا ہی باعثِ برکت اور بڑی نضیلت والا ہوتا ہے۔

○ اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ مذکورہ آیتِ مُقدسہ لفظِ "اِنَّ" کے ساتھ شروع ہوتی ہے جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس میں "یُصَلُّوْنَ" صیغہ فعل مُضارع بھی وارِد ہوا ہے جو اِستمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی آخر الزماں، اِمامُ الانبیاء محمّد مُصطفےٰ، احمدِ مُجتبیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر ہمیشہ درُود بھیجتے رہتے ہیں۔ اس میں کسی زمانہ، موسم، دن اور رات وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

؎ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ
بِہٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

○ اور ذخیرۂ کُتُبِ احادیث میں فضائلِ درُود شریف کے متعلق کئی احادیثِ صحیحہ وصریحہ وارِد ہوئی ہیں ہم محض طوالت کے ڈر سے ان میں سے صرف چند احادیث ھدیۂ قارئین وناظرین کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ درُود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا"

(مسلم ج ۱ صـ۱۷۵، نسائی ج ۱ صـ۱۵۲، ترمذی ج ۱ صـ۱۱۰، مسند احمد ج۲ صـ۳۷۲
مسند احمد ج ۲ صـ۳۷۵ و صـ۴۸۵)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔

ایک مرتبہ درُود شریف پڑھنے سے دس بُرائیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

○ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَ رُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ"

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۲، ۲۶۱ الادب المفرد (۶۴۳)، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۵۰، سُنَن نسائی ج ۱ ص ۱۵۲ واللفظ لہٗ)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کی دس خطائیں معاف کی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔"

○ "عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ صَلٰوةً مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ"

(عمل الیوم واللیلۃ (۶۵) معجم کبیر ج ۲۲ رقم ۵۱۳، البزار ج ۴ ص ۲۹۹، ترغیب ج ۲ ص ۴۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص خلوصِ دل سے مجھ پر درود شریف پڑھے گا، اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کی دس برائیاں ختم کر دے گا۔

○ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْبِشْرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ يُرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْبِشْرُ قَالَ: أَجَلْ: اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلٰوةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَّ رَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَّرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا »

(مسند احمد ج ۴ ص ۲۹، ترغیب و ترھیب ج ۲ ص ۴۹۷، تفسیر درِ منثور ج ۵ ص ۲۱۹)

یعنی حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو نہایت ہشاش بشاش تھے یہاں تک کہ چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج تو طبع مبارک کی خوشی کا یہ حال ہے کہ چہرۂ مبارک سے اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے (اور اس کا سبب یہ ہے کہ) میرے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ جس شخص نے آپ کی اُمّت میں سے آپ پر ایک مرتبہ درُود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی بدولت دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بُلند فرمائے گا اور پھر ویسا ہی اس پر رَدّ صلوٰۃ فرمائے گا یعنی انعام و الطاف مزید فرمائیگا

الحاصل: مذکورہ تینوں اَحَادِیث صحیحہ وصریحہ میں مُطلق طور پر رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر درُود شریف پڑھنے کی فضیلت بیان ہُوئی ہے کہ جو شخص خلوص دِل سے نبی کریم صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر ایک مرتبہ درُود شریف پڑھے گا تو ○ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں سے اس کی دس بُرائیاں ختم کر دے گا ○ اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی ○ اور اس کے دس درجے بُلند ہوں گے ○ اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

سُبحان اللہ! اس سے بڑھ کر درُود شریف پڑھنے کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی تو ایک ہی رحمت ساری دُنیا کے لئے کافی ہو سکتی ہے اور اِدھر تو صرف ایک مرتبہ درُود شریف پڑھنے کے صِلہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دریا بہہ رہے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے نبیٔ محترم، اِمامُ الاَنبیاء، محمدِ مُصطفےٰ، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر روزانہ بکثرت درُود شریف پڑھنے کا اِہتمام اور پابندی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ اٰمِیْن۔ ثُمَّ اٰمِیْن۔

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستّر (۷۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے اس کیلئے ستّر مرتبہ رحمت و مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً [1]

(مُسندِ احمد ص۱۸۷ ج ۲، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص۸۷ [2])

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر ستّر (۷۰) رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور اس کے فرشتے اس کے لئے ستّر مرتبہ رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔"

توضیح و تشریح:

○ مذکورہ روایت بظاہر سنداً تو موقوف ہی ہے مگر بطریق محدّثینِ عظام حکماً مرفوع ہے کیونکہ ایسے معاملات میں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتی رائے کو دخل نہیں ہوتا (کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْعُلَمَآءِ)

○ پہلی احادیث میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے دس رحمتوں کے نزول کا وعدہ بیان ہوا ہے اور اس حدیث میں ستر (۷۰) رحمتوں کے نزول کا وعدہ مذکور ہے تو ایسی صورت میں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روز افزوں ہوئے ہیں اس لئے جن احادیث میں ثواب کی زیادتی وارد ہوئی ہے وہ بعد کی ہیں، گویا کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دس رحمتوں کا وعدہ فرمایا اور بعد میں ستر کا۔

لہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کی صلوٰۃ (اہل ایمان کے لئے) یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ یعنی اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ (بخاری شریف)

لہ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ فِي الْمَجْمَعِ (ج ۱۰ ص۱۶۰)، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ (ج ۲ ص۴۹۷) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي تَخْرِيجِ الْمِشْكَاةِ (ج ۱ ص۲۹۵) وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ، فَقَوْلُ الْمُنْذِرِيِّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ: فِيهِ نَظَرٌ۔

یعنی امام علیؒ بن ابوبکرؒ ہیثمی المتوفیٰ ۸۰۷ھ نے مجمع الزوائد ج ۱۰ ص۱۶۰ میں کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن درجہ کی ہے اور امام عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ منذری المتوفیٰ ۶۵۶ھ نے ترغیب و ترہیب ج ۲ ص۴۹۷ میں کہا ہے کہ یہ روایت امام احمدؒ بن حنبلؒ المتوفیٰ ۲۴۱ھ نے حسن سند کے ساتھ روایت کی ہے اور علامہ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے مشکوٰۃ کی تخریج ج ۱ ص۲۹۵ میں فرمایا کہ اس روایت میں ایک راوی ابن لہیعہؒ ہے جو ضعیف ہے اس لئے امام منذریؒ کا اس حدیث کو حسن کہنا محلِ نظر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے درود شریف پڑھنا

گناہوں کی معافی اور دکھوں، مصیبتوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ، فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ: قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ: قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا، قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ"

(مسند احمد ج ۵ ص ۱۳۶، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۱۳، جامع ترمذی ج ۲ ص ۷۲ واللفظ لہ مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۸۶)

یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رات کا دو تہائی حصہ گذر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ارشاد فرماتے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو راجفہؓ آرہی ہے اس کے پیچھے رادفہؓ آرہی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں، آرہی ہے ، موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں، آرہی ہے، میں (ابی بن کعبؓ) نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم، بے شک میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم پر کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہُوں (یا پڑھنا چاہتا ہوں) تو میں اپنے اوقات دُعاء میں سے کتنا حصّہ آپ پر درُود شریف کے لئے مقرّر کردوں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے، میں نے عرض کیا ایک چوتھائی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے، اگر اس پر بڑھائے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف کردوں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اگر زیادہ کردے گا تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا تو دو تہائی کردوں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا 'جتنا تیرا جی چاہے اگر زیادہ کردے گا تو تیرے لئے بہتر ہے' میں نے عرض کیا میں اوقاتِ دُعاء کا سارا وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم پر درُود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس صُورت میں تو یہ تیرے سارے دُکھوں، غموں اور مُصیبتوں کے لئے کافی ہوگا، اور یہ تیرے گُناہوں کی مُعافی کا ذریعہ بن جائے گا۔

اس حدیثِ صحیحہ سے واضح ہوگیا ہے کہ نبیٔ آخرُالزّماں، اِمامُ الاَنبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ، صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا گناہوں کی معافی اور دُنیا و آخرت میں دُکھوں، مصیبتوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

عربی کے مشہور شاعر محمدؒ بن ہیثمؒ نے کیا خوب کہا ہے:

اَمَّا الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ فَسِیْرَۃٌ
مَرْضِیَّۃٌ تُمْحیٰ بِھَا الْاٰثَامُ

یعنی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف پڑھنا بہترین طریقہ ہے جس سے گناہ دھوئے جاتے ہیں۔

وَبِھَا یَنَالُ الْمَرْءُ عِزَّ شَفَاعَۃٍ
یُبْنیٰ بِھَا الْاِعْزَازُ وَالْاِکْرَامُ

۱؎ ۲؎ رَاجِفَۃٌ اور رَادِفَۃٌ سُورۃُ النّازعات کی آیات کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۝ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ ۝ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۝ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ۝ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی، جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا ڈالے گی، اس سے مراد پہلا صُور ہے۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی ایک اور چیز جو آئے گی اس سے مراد دوسرا صُور ہے، بہت سے دل اس دن خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے، شرم کے مارے ان کی آنکھیں جُھک رہی ہوں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی بدولت شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز واکرام بھی حاصل کر لیتا ہے۔

كُنْ لِلصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ مُلَازِمًا
فَصَلٰوتُهٗ لَكَ جُنَّةٌ وَّسَلَامٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ تمہارے لئے جہنم سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے ڈھال ہے۔

(بحوالہ اسلامی خطبات ج (ص۲۳۶)

ساتویں حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً »

(جامع ترمذی ج ۱ ص۱۱۰، مشکوۃ ج۱ ص۸۶، ترغیب وترہیب ج ۲ ص۵۰۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہوں گے۔

آٹھویں حدیث

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَ حِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا، اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

(رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۲۰، وقال الالبانی فی صحیح الجامع (۶۲۳۳): حسنٌ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود شریف پڑھے گا، قیامت کے دن اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔

نویں حدیث

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، وَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً، لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ، مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْ ذٰلِكَ اَوْلِيُكْثِرْ"

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۴۵، ابن ماجہ رقم ۹۰۷، ترغیب ج ۲ ص ۵۰۰)

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے جب تک یہ پڑھتا رہے، فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، (یہ جاننے کے بعد) بندہ چاہے اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمی کرے یا کثرت،

دسویں حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ،

(مُسند احمد ج ۲ ص ۳۶۷، ابوداؤد رقم ۲۰۴۳، مشکوٰۃ رقم ۹۲۶)

حضرت ابُوہریرہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسَلّم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو جائے اجتماع نہ بناؤ اور مجھ پر درُود شریف پڑھو، تم جہاں بھی ہو تمہارا درُود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے۔

یعنی رسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسَلّم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے گھروں میں قرآن مجید اور نوافل وغیرہ پڑھا کرو، انہیں قبرستان نہ بناؤ، اور اس خیال سے میری قبر پر اجتماع نہ کرو کہ وہاں جا کر ہی درُود وسلام پڑھیں گے تو آپ صَلَّی اللہ علیہ وسَلّم کو پہنچے گا، بلکہ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درُود شریف پڑھو، تمہارا درُود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے۔

گیارہویں حدیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ"

(کتابُ الصَّلٰوۃ علی النبیّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بحوالہ جلاءُ الافہام ص۲۶)

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھے گا، وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا"

بارہویں حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ۔

(رَوَاہُ الطبرانی فی الاوسط، والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث ص۳۶ بحوالہ القول البدیع ص۲۵۰، جلاءُ الافہام ص۲۲۵)

یعنی حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ کتاب میں درُود شریف (صَلَّی اللہ علیہِ وسلّم) لکھے گا، جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا، فرشتے اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہویں حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ، فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً، غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا "

(الازدی فی الضعفاء، قط، جامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر ج۲ ص۵۰)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھ پر درُود شریف پڑھنا پُل صراط پر گذرنے کے وقت نوُر بن جائے گا۔ پس جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی (۸۰) مرتبہ درُود شریف پڑھے گا، اس کے اَسّی (۸۰) سال کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

خلاصہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبیٔ محترم، اِمامُ الانبیاء، محمّد مُصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اپنی اُمّت پر اِسقدر حقُوق اور اِحسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہوسکتا ہے اور نہ ہی ان کی حق ادائیگی ہوسکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف پڑھا جائے کم ہے چہ جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس حق ادائیگی کے اُوپر بھی بے شمار اجر وثواب عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ سطُور بالا میں گذر چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے محسنِ اعظم، نبی رحمت، امام الانبیاء، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں کہ یہ بڑی بابرکت، افضل ترین اور عمدہ ترین عبادت ہے، لیکن اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں۔

میری آہ بے اثر ہے، اثر کہاں سے لاؤں
جو تمہارے قلب تک پہنچے وہ نظر کہاں سے لاؤں

ایک ضروری وضاحت

واضح ہو کہ امام شمس الدین محمدؒ بن عبدالرحمنؒ سخاوی المتوفیٰ ۹۰۲ھ نے مؤخر الذکر دونوں حدیثوں کو متعدد طرق سے نقل کیا ہے اور ان پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے۔ (القول البدیع ص۱۹۵، ص۲۵۰، ص۲۵۱)

تاہم بعض محدثین کرامؒ کے طریقہ کے مطابق ضعیف روایت بالخصوص جب کہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے، فضائلِ اعمال اور ترغیب و ترہیب میں قابلِ عمل ہوتی ہے جیسا کہ علامہ سخاویؒ رقمطراز ہیں:

قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْزَکَرِیَّا النَّوَوِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِی الْاَذْکَارِ "قَالَ الْعُلَمَآءُ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَالْفُقَهَآءِ وَغَیْرِهِمْ: یَجُوْزُ وَیُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ فِی الْفَضَائِلِ وَالتَّرْغِیْبِ وَالتَّرْهِیْبِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ مَالَمْ یَکُنْ مَوْضُوْعًا۔ (القول البدیع ص۲۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی شیخ الاسلام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ نے "الاذکار" میں کہا ہے کہ علماء محدثین کرام وفقہاء عظام وغیرہم نے فرمایا ہے کہ: جائز اور مستحب ہے کہ فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ موضوع اور جعلی نہ ہو" غالباً اسی وجہ سے امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے مؤخر الذکر حدیث پر حسن (ح) کی علامت لگائی ہے،

(جامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر ج ۲ ص ۵)

جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعض محدثین کرام کے نزدیک ایسی صورت بھی قابل قبول ہے۔

گذر جائیں گے اہل درد، رہ جائیگی یاد ان کی
وفا کا درس جب ہوگا تو ان کے ذکر پر ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

نماز میں قعدہ کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا حکم اور اس کے مسنون کلمات

نماز میں قعدۂ اولیٰ و اخیرہ کی حالت میں نبیٔ آخرالزماں، امام الانبیاء محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے (تشہد پڑھنے) کی شرعیت پر اہل ایمان کا اجماع و اتفاق ہے مگر اس کے فرض یا واجب یا سنت ہونے میں ائمۂ کرامؒ کا اختلاف ہے جیسا کہ امام محی الدین ابوزکریا یحییٰؒ بن شرفؒ نووی المتوفیٰ ۶۷۶ھ رقمطراز ہیں:

وَاخْتَلَفُوْا فِی التَّشَهُّدِ هَلْ هُوَ وَاجِبٌ اَمْ سُنَّةٌ؟ فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَطَائِفَةٌ: اَلتَّشَهُّدُ الْاَوَّلُ سُنَّةٌ وَّالْاَخِیْرُ وَاجِبٌ، وَقَالَ جُمْهُوْرُ الْمُحَدِّثِیْنَ هُمَا وَاجِبَانِ، وَ قَالَ اَحْمَدُ: اَلْاَوَّلُ وَاجِبٌ وَّالثَّانِیْ فَرْضٌ، وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمَالِكٌ وَّجُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ: هُمَا سُنَّتَانِ، وَ عَنْ مَّالِكٍ رِوَایَةٌ بُوُجُوْبِ الْاَخِیْرِ وَقَدْ وَافَقَ مَنْ لَّمْ یُوْجِبِ التَّشَهُّدَ عَلٰی وُجُوْبِ الْقُعُوْدِ بِقَدْرِهٖ فِیْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ.

(نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۴۳ بَابُ التَّشَهُّدِ فِی الصَّلٰوةِ)

یعنی نماز میں قعدہ کی حالت میں تشہد پڑھنے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کیا یہ واجب ہے یا سُنّت؟ چنانچہ امام شافعیؒ اور عُلماءِ کرامؒ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ قعدۂ اُولیٰ میں تشہّد پڑھنا سُنّت اور قعدۂ اخیرہ میں واجب ہے اور جمہور محدّثین کرامؒ قعدۂ اُولیٰ و اخیرہ دونوں میں واجب کہتے ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ قعدۂ اُولیٰ میں واجب اور اخیرہ میں فرض کہتے ہیں اور امام ابُو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کرامؒ دونوں قعدوں میں سنّت قرار دیتے ہیں اور امام مالکؒ سے قعدۂ اخیر میں واجب ہونے کی بھی ایک روایت وارد ہُوئی ہے ....

الحاصل:

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز کے قعدۂ اُولیٰ و اَخیرہ میں خود بھی تشہّد پڑھتے (وقت اپنے اُوپر سلام بھیجتے) تھے ــــــ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہم کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے ــــــ اور اگر کبھی دو رکعتوں کے بعد تشہّد پر بیٹھنا بھُول جاتے تو سجدۂ سہو کیا کرتے تھے ــــــ (ذخیرۂ کُتبِ احادیث) جس سے اس کی اہمیت و ضرورت بالکل عیاں ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ اللّٰہ تعالیٰ کا حکم ...... سَلِّمُوا تَسْلِيمًا ہ بصیغۂ امر وارد ہونا بھی اس کے واجب ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اس میں قعدۂ اُولیٰ و اَخیرہ کی تخصیص بالکل نہیں ہے۔ دونوں قعدوں میں اس کا حکم یکساں ہے۔

رُخِ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ\
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کے مسنون کلمات

ذخیرۂ کتب احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے یعنی تشہد پڑھنے کے مختلف مسنون کلمات متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وارد ہوئے ہیں، محض طوالت کے ڈر سے اور اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ذیل میں صرف چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقولہ کلماتِ مسنونہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ کا تشہد

○ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے اسی طرح یہ تشہد سکھایا ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ"

(سنن نسائی ج ۱ ص ۱۳۸، ص ۱۵۰ واللفظ لہ، سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۵، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۱، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ ہر قسم کی قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ (ہی) کے لئے ہیں، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تشہد

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، اسی طرح یہ تشہد سکھایا ہے:

"اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴، سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۳۸، ترمذی ج ۱ ص ۶۵، ابن ماجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ج ۱ ص ۶۵، سُنَنِ دار قطنی ج ۱ ص ۳۵۰، سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۰، صحیح ابنِ خزیمہ ج ۱ ص ۳۴۹، صحیح ابنِ حبان ج ۴ ص ۲۰۲، سُنَنِ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۷ وَاللَّفظُ لَہٗ)

یعنی تحیات، مبارکات، صلوات اور طیبات وغیرہ ہر قسم کی قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ (ہی) کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور ایک روایت میں (مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بجائے) عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تشہد

○ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تشہد پڑھا کرتے تھے:

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سُنن کبریٰ بیہقی ج ۲ صـ ۱۳۹، ابوداؤد ج صـ ۱۳۶، سُنن دارقطنی ج ۱ صـ ۳۵۱ ھذا اسناد صحیح)

○ حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طرح تشہد پڑھا کرتے تھے:

"بِسْمِ اللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، شَہِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَہِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

(مُوطّا امام مالک ج ۱ صـ ۳۱، سُنن کبریٰ بیہقی ج ۲ صـ ۱۴۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد

○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تم نماز میں تشہد بیٹھو تو یوں کہو:

"اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"

(صحیح مُسلم ج ۱ صـ ۱۷۴، سُنن ابوداؤد ج ۱ صـ ۱۴۷، سُنن ابن ماجہ ج ۱ صـ ۶۵)

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ "۔

(سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۳۸، سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۳۵۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تشہّد

○ حضرت قاسمؒ بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیں تشہُّد اس طرح سکھایا کرتی تھیں:

"اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِیَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"۔

(سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۴)

حضرت عمرؓ بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہُّد

○ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدِالقاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر لوگوں کو تشہّد اس طرح سکھایا کرتے تھے:

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِیَاتُ لِلّٰهِ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ،
(موطا امام مالک ص۳۱، سُنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۴، عب، ق، کنز العمال ج ۴ ص ۲۱۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ کا تشہد

○ حضرت عطاء تابعیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز میں تشہد اس طرح پڑھا کرتے تھے: "اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"
(عب، کنز العمال ج ۴ ص ۲۱۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کے یہ کلمات بالکل اس طرح سکھائے جس طرح مجھے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، (اس وقت) میری ہتھیلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

(بُخاری ج ۲ ص ۹۲۶ وَاللفظ لَہٗ، ج ۱ ص ۱۱۵، مُسلم ج ۱ ص ۱۷۳، سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۳۷، ۱۳۸، سُنَنِ ابُوداؤد ج ۱ ص ۱۴۶، ترمذی ج ۱ ص ۶۵، ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۶۴، سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۳۵۰، ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۳۸، مُسندِ ابُوعوانہ ج ۲ ص ۲۲۹، صحیح ابنِ خزیمہ ج ۱ ص ۳۴۸، صحیح ابنِ حبّان ج ۴ ص ۲۰۳، ۲۰۴، ص ۲۰۵)

تحیّات و صلوات و طیّبات یعنی ہرقسم کی قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ (ہی) کے لئے ہیں، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"

فائدہ جلیلہ

اس حدیث میں اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، کے بعد مذکور ہے کہ جب کوئی انسان یہ جملہ کہتا ہے (کہ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو) تو اس سے ہر وہ نیک بندہ مراد ہوتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے وہ نبی و رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہو یا غیرِ نبی، سبھی کو یہ سلام پہنچ جاتا ہے، یعنی وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعائیں شامل ہو جاتے ہیں ۔

تشہد کے افضل ترین اور راجح الفاظ

اس میں کوئی شک نہیں سطور بالا میں مذکور احادیثِ صحیحہ وصریحہ میں تشہد کے جو مختلف مسنون کلمات متعدد صحابہ کرامؓ سے واردِ ہوئے ہیں وہ سب نماز میں پڑھنے جائز اور درست ہیں، لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کلمات افضل ترین اور راجح ہیں کیونکہ باتفاق محدثینِ کرامؒ اور فقہاءِ عظامؒ تشہد کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ حدیث ہے اکثر صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظامؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے :

○ چنانچہ فاضلِ مذاہب، عظیم محدث، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی المتوفّٰی ۲۷۹ھ حدیثِ ابنِ مسعودؓ کے ذیل میں فرماتے ہیں :

وَهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ ،

یعنی تشہد کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سب سے زیادہ صحیح مرفوع حدیث ہے، حضرات صحابہ کرامؓ و تابعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظامؒ میں اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے اور یہی قول امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہؒ بن مبارکؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ وغیرہم کا ہے۔

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی التشہد ج ۱ صـ ۶۵)

○ شیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرفؒ نوَوی المتوفی ۶۷۶ھ حدیثِ ابنِ مسعودؓ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"........وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَحْمَدُ وَجُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ وَ اَهْلُ الْحَدِیْثِ، تَشَهُّدُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَفْضَلُ لِاَنَّهٗ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَشَدُّ صِحَّةً"

(نوَوی شرح مسلم ج ۱ صـ ۱۷۳)

........یعنی امام ابو حنیفہؒ، امام احمدؒ بن حنبلؒ اور جمہور فقہاءِ کرامؒ اور اہلِ حدیث علماءِ کرام نے تشہدِ ابنِ مسعودؓ کو افضل قرار دیا ہے، کیونکہ بلاشبہ یہ محدّثین کرامؒ کے نزدیک سب سے زیادہ صحیح ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

واضح ہو کہ سطورِ بالا میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منقولہ تشہد کے سوا دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے منقولہ تشہد کے ابتدائی جملہ میں خط کشیدہ الفاظ کے شروع میں واو (و) موجود نہیں ہے، لیکن فی الحقیقت موجود ہے (جیسا کہ حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں واؤ کا ذکر آتا ہے) اِن احادیث میں اختصار کے پیشِ نظر واؤ (و) حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ لغتِ عرب میں اس کا جواز موجود ہے جیسا کہ شیخ الاسلام امام محی الدین ابو زکریا یحیٰ بن شرف نوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ نے مفصل طور پر بیان کیا ہے،

(نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴)

ایک غلط فہمی اور اسکا ازالہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

○ "وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(بخاری ج ۲ ص ۹۲۶)

○ "وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَلَمَّا قُبِضَ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ"

(سُنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۳۸)

یعنی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (زندہ) موجود رہے، ہم (تشہد میں) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھتے رہے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو ہم نے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنا شروع کر دیا ——— اور ایسے ہی فتح الباری ج ۱ ص ۳۱۴ اور کنز العمال ج ۴ ص ۲۱۹ میں بحوالہ مصنف عبدالرزاق بسندِ صحیح مذکور ہے کہ حضرت عطاء تابعیؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّ الصَّحَابَةَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ. فَلَمَّا مَاتَ قَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ"

یعنی جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زندہ موجود تھے تو صحابہ کرامؓ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فوت ہو گئے تو انہوں نے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ پڑھنا شروع کر دیا

اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بڑے اہتمام کے ساتھ سکھائے ہوئے تشہّد کے الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ترک کر کے اپنی مرضی سے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ پڑھنا شروع کر دیا۔"

سو واضح ہو کہ ایسا بالکل نہیں ہے کہ جو الفاظ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اہتمام کے ساتھ جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھائی جاتی ہے اس طرح سکھائے ہوں اور صحابہ کرامؓ انہیں ترک کر دیں اور اپنی مرضی سے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ پڑھنا شروع کر دیں۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ سے (مثلاً حضرت عبداللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے) تشہّد میں اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں، جن صحابہ کرامؓ کو پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا علم نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر آپس میں ملاقات کے وقت اس کا علم ہونے پر انہوں نے اس پر بھی عمل کیا ــــــ نہ انہوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کو ترک کیا ــــــ اور نہ ہی اپنی مرضی سے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنا شروع کیا، بلکہ یہ بھی اس کی ایک قرأت (شاذہ) ہے جسے نہایت احتیاط سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا، مگر ہاں اس کی اشاعت البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی جیسے کہ بعض دیگر امور کی اشاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔ (كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْعُلَمَاءِ)

ـــہ صاف و شفاف تھی پانی کی طرح نیت دل کی
دیکھنے والوں نے دیکھا اسے گدلا کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

درود شریف کے مختلف مسنون کلمات

ذخیرۂ کتب احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے مختلف مسنون کلمات متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وارد ہوئے ہیں محض طوالت کے ڈر سے اور اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ذیل میں صرف چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقولہ کلمات مسنونہ پیش کئے جاتے ہیں:

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود شریف کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس طرح کہو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ "

یعنی اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اور اُن کی اَزواجِ مطہرات اور اُن کی اَولاد پر اِس طرح درُود بھیج جس طرح تو نے آلِ اِبراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر درُود بھیجا اور (اے اللہ!) حضرت محمد مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اور اُن کی اَزواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر اِسی طرح برکتیں نازِل فرما جس طرح تو نے آلِ اِبراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر برکتیں نازِل فرمائیں، بے شک تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے،

(بخاری ج ۱ ص ۴۷۷، ابُوداؤد ج ۱ ص ۱۴۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۲، ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۶۵، مُسلم ج ۱ ص ۱۷۵، وَاللفظُ لہٗ، مِشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۶۔)

حضرت ابُو مسعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابُو مسعُود انصاری رضی اللہُ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ) کی مجلس میں بیٹھے ہُوئے تھے تو حضرت بشیر بن سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ یا رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، اللہُ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درُود بھیجنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہم آپ پر کس طرح درُود شریف بھیجیں؟ تو رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سوال نہ ہی کرتا تو اچھا تھا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود شریف اس طرح بھیجا کرو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ"

یعنی اے اللہ! حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اور آلِ محمد پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر درود بھیجا اور (اے اللہ!) حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آلِ محمد پر اس طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے دونوں جہانوں میں آلِ ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے" (اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا) سلام کا طریقہ تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تم جانتے ہو،

(مسلم ج ۱ ص ۱۷۵، سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۵۱، سُنَنِ ابُوداؤد ج ۱ ص ۱۴۸ سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۶، صحیح ابنِ حبان ج ۴ ص ۲۱۰، مسندِ احمد ج ۵ ص ۲۷۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہم پر اور اہلِ بیت پر درود شریف پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ،

(سُنَنِ ابُوداؤد ج ۱ ص ۱۴۸)

یعنی اے اللہ! اپنے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ازواجِ مطہرات اُمّہاتُ المؤمنین اور ان کی اولاد و اہلِ بیت وغیرھم پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود بھیجا، بے شک تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔"

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہو گیا ہے اب آپ پر درود شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ "

(بخاری ج ۲ ص ۹۶۸ ، سنن نسائی رقم ۱۲۸۸، ۱۲۹۰، مسند احمد ج ۴ ص ۲۴۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا ہے، اب آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ،

بخاری ج ۲ ص ۹۴۰ واللفظ لہ، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۵۲، سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۵، مسند احمد ج ۳ ص ۴۷)

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۵۲)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود شریف کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صَلُّوْا عَلَیَّ وَاجْتَھِدُوْا فِی الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا، یعنی مجھ پر درود شریف بھیجو اور دعاء میں تو اسے لازم کر لو اور یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ،

(مسند احمد ج ۱ ص ۱۹۹، سُنَنِ نسائی ج ۱ ص ۱۵۲)

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص (بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے اب جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو اپنی نماز میں آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص سوال نہ ہی کرتا تو اچھا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود شریف یوں بھیجو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۳۵۵، صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۵۲، مسندِ احمد ج ۴ ص ۱۱۹، سُنَنِ کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۷، مُستدرکِ حاکم ج ۱ ص ۲۶۸۔)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

○ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں صدقہ دینے کی گنجائش اور طاقت نہ ہو (اور وہ صدقہ دینا چاہے)، تو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،
تو بلاشبہ یہ اس شخص کے لئے صدقہ ہے"

(صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۷۶، الادب المفرد رقم: ۶۴۰، مسند ابو یعلیٰ ج ۲ رقم ۱۳۹۷
مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۷)

○ حضرت ابو بکرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۷۴)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

حضرت عبدالرحمنؒ بن ابی لیلیٰ نے کہا مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں تجھے ایسی چیز ہدیہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں ضرور رحمت فرمائیے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا ہوا ہے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل بیت پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درود شریف اس طرح بھیجا کرو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(بخاری ج ۱ ص ۴۷۷، مسلم ج ۱ ص ۱۷۵، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۵۱، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۸، ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۵، مسند احمد ج ۴ ص ۲۴۴، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۶)

یعنی اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (اسی طرح) درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آل ابراہیم پر درود بھیجا، بے شک تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے، اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

درودِ شریف کے مفصل احکام و مسائل

ذیل میں اس امر کی توضیح کی جاتی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ علیہِ وسلّم پر درُود شریف پڑھنے کی تاکید کس کس موقع پر بطورِ وجُوب ہے اور کہاں کہاں مسنُون و مُستحَب، سب سے پہلا اور نہایت ہی ضروری اور مؤکد موقع اس کے پڑھنے کا نماز میں تشہُّد کے بعد ہے جس کی مشروعیت پر اہلِ ایمان کا اجماع و اتّفاق ہے مگر اس کے واجب ہونے میں عُلماء کا اختلاف ہے، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی شخص نہ پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔ صحابہ کرامؓ میں خاص طور پر حضرت عمرؓ، عبدُاللہ بن مسعود ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری، عبدُاللہ بن عمر، اور جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین عظامؒ میں سے امام شعبیؒ، امام ابوجعفر محمد باقرؒ، امام محمدؒ بن کعبؒ قرظی اور امام مقاتلؒ بن حیانؒ اس کے علاوہ امام اسحٰقؒ بن راھویہؒ، امام محمدؒ بن ابراہیمؒ اور قاضی ابوبکر بن عربی وغیرھُم کا بھی یہی مسلک ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور جمہور عُلماء کا مسلک یہ ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ یہ کلمۂ شہادت کی طرح ہے کہ جس نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی الٰہیّت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسُولُ اللہ صلیَّ اللہ علیہِ وسلَّم کی رسالت کا اقرار کر لیا اس نے فرض ادا کر دیا اسی طرح جس نے ایک دفعہ درُود شریف پڑھ لیا وہ فریضۂ صلوٰۃ علی النبیؐ صلیَّ اللہ علیہِ وسلَّم سے سبکدوش ہو گیا اس کے بعد نہ کلمہ پڑھنا فرض ہے اور نہ درُود شریف پڑھنا فرض ہے، نماز میں پڑھنا بھی فرض نہیں بلکہ سُنّت ہے اگر کوئی شخص اپنی نماز میں درُود شریف نہیں پڑھتا تو اس کی نماز صحیح ہے وغیرہ وغیرہ۔

(محصّلہ تفسیرُ القرآن العظیم ج ۳ صد ۵۰۸، تفسیرِ مظہری سورۃ الاحزاب ۵۶۔ تفہیمُ القرآن ج ۴ صہ ۱۲۷، نووی شرح مسلم ج ۱ صہ ۱۷۵، مفتاحُ الحاجہ ج ۱ صہ ۶۵، التعلیقُ المغنی علیٰ سُننِ الدار قطنی ج ۱ صہ ۳۵۶، جلاءُ الافہام باب چہارم۔ القولُ البدیع صہ ۱۷۵)

سچ ہے ؎ وہ بات ان کی نگاہیں بتائے دیتی ہیں ✲ جسے وہ اپنی زباں سے ادا نہیں کرتے

درُود شریف پڑھنے کا پہلا اہم اور ضروری موقع

واضح ہو کہ رسُولُ اللہ صلیَّ اللہ علیہِ وسلَّم پر درُود شریف پڑھنے کا پہلا اہم اور ضروری موقع نماز میں تشہُّد کے بعد ہے اس موقع پر درُود شریف کو نماز کی قبُولیت اور عدمِ قبولیت میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کی تحقیق کرنا ہر مسلمان کے لئے نہایت ہی ضروری امر ہے کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس کی تحقیق نہ کرنے اور تعصُّب اور ہٹ دھرمی سے کام لینے سے عمُر بھر کی ان تمام نمازوں کے اکارت اور بے کار ہو جانے کا زبردست خطرہ ہے جن میں درُود شریف نہیں پڑھا گیا لہٰذا اس مسئلہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کے پیشِ نظر چند دلائل ھدیۃً قارئین و ناظرین کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ جیتی جاگتی نمازیں ادا کریں اور اس میں سستی اور کوتاہی کر کے اپنی نمازیں برباد نہ کر لیں،

ے میرے ہی غم کی ترجمان فطرت بے زباں نہ ہو
مجھ کو وہ داستاں سنا جو میری داستاں نہ ہو

قبل اس کے کہ ہم نماز میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کی اہمیت و ضرورت کے بارے میں قرآن مجید میں سے کوئی آیت اور اس کی تفسیر اور تشریح میں احادیث نقل کریں، یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو رتبہ، درجہ اور مقام اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو حاصل ہے وہ یقیناً دنیا میں کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ دلائل و براہین کے موقع پر ہمارے ہاں سب سے پہلا نمبر صرف قرآن مجید کو حاصل ہے اس لئے کہ قرآنِ مجید کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس میں کسی انسان کی دماغی محنت اور کاوش کو کوئی دخل نہیں ہے لہٰذا یہ امر یقینی ہے کہ جس کے پاس کسی مسئلہ کا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید سے ثبوت ہو گا، اس کا مسلک حق اور صحیح ہو گا.

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

(سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب : ۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود وسلام بھیجنے کا حکمِ عام صادر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں صَلُّوا اور سَلِّمُوا دونوں صیغے امر کے وارد ہوئے ہیں اور امر جب تک اس کے مخالف کوئی دلیل صحیح نہ ہو مستلزمِ وجوب ہوتا ہے جیسا کہ امام محی الدین ابو زکریا یحیٰ بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ رقمطراز ہیں:

وَالْمُخْتَارُ الَّذِی عَلَیْهِ جُمْهُوْرُ الْفُقَهَاءِ وَمُحَقِّقُوْا اَهْلِ الْاُصُوْلِ اَنَّ الْاَمْرَ لِلْوُجُوْبِ"

(شرح نووی صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۴)

یعنی مختار مذہب جس پر جمہور فقہاءِ کرامؒ اور محققین اہلِ اصولؒ قائم ہیں، یہ ہے کہ بلاشبہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔

○ اور ایسے ہی علامہ شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیم المتوفی ۷۵۱ھ بھی فرماتے ہیں:

"وَاَمْرُهٗ الْمُطْلَقُ عَلَی الْوُجُوْبِ مَا لَمْ یَقُمْ دَلِیْلٌ عَلٰی خِلَافِهٖ"

(جلاءُ الافہام ص ۲۰۷)

یعنی امر مطلق وجوب کے لئے ہوتا ہے تاوقتیکہ اس کے خلاف پر دلیل قائم نہ ہو۔ اگرچہ آیت مبارکہ کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کا تعلق سب سے پہلے نماز سے ہے جیسا کہ مشہور مفسرینِ کرام ومحدثین عظام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ امام ابوجعفر محمدؒ بن جریرؒ طبری المتوفی ۳۱۰ھ ○ امام اسماعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ اور ○ امام جلال الدین عبدالرحمنؒ بن ابوبکرؒ بن محمدؒ سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ وغیرھم رقمطراز ہیں:

وَاَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدُوْيَه، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

(جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۲۲ ص۳۱، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص۵۰۷ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۵ ص۲۱۶، واللفظ لہ)

یعنی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہو گیا ہے (یعنی نماز کے قعدۂ اُولٰی واخیرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشہد پڑھتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الخ، کہتے ہیں۔ اوراب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا بھی حکم ارشاد فرما دیا ہے تو اب) آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تم اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

(بخاری شریف ج ۱ صـ ۴۷۷، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ صـ ۸۶)

لہ سورۃ الاحزاب کی مذکورہ آیت مبارکہ ۵ھ میں نازل ہوئی، کیونکہ اس سورت کے مضامین میں تین اہم واقعات بیان کئے گئے ہیں، ایک غزوۂ احزاب جو شوال ۵ھ میں پیش آیا، دوسرا غزوۂ بنی قریظہ جو ذی القعدہ ۵ھ میں پیش آیا اور تیسرا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نکاح جو اسی سال و مہینہ میں ہوا ان تاریخی واقعات سے سورۃ کا زمانۂ نزول ٹھیک متعین ہو جاتا ہے (کتب تفاسیر و سیر وغیرہا) اور اس سے قبل نماز فرض ہوتے ہی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نمازیں (قعدۂ اولیٰ و اخیرہ دونوں میں) پڑھنے کے لئے تشہد کی تعلیم دی ہوئی تھی، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑے اہتمام کے ساتھ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھائی جاتی ہے۔

(بخاری ج ۲ صـ ۹۲۶، مسلم ج ۱ صـ ۱۷۴، ابوداؤد ج ۱ صـ ۱۴۷، ترمذی ج ۱ صـ ۶۵، نسائی ج ۱ صـ ۱۵۰، ابن ماجہ ج ۱ صـ ۶۵، سنن دارقطنی ج ۱ صـ ۳۵۰، صـ ۳۵۴ اور دیگر کتب احادیث) جیسا کہ مفصل طور پر گذر چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام:

سطورِ بالا میں سُورۃ الاحزاب کی آیتِ مُبارکہ ”(اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) میں صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا دونوں امر اور احادیثِ صحیحہ وصریحہ میں دونوں تعلیم فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الخ اور قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ، اور دونوں محل کا ایک ہی مخرج ہونا اپنی مشابہتِ تامّہ کی وجہ سے اس بات کی پختہ اور مکمل وضاحت کرتا ہے کہ جس درُود وسلام کے پڑھنے کا اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے اور صحابہ کرامؓ نے جس کے متعلق آپ صَلَّی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا تھا وہ یہی نماز میں قعدہ کی حالت میں پڑھا جانے والا درُود وسلام ہے جس سے نماز میں نبی کریم صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم پر درُود وسلام پڑھنے کی ضرورت واہمیّت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ مذکورہ آیت کے نازل ہونے سے پہلے نماز میں درُود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا صرف تشہّد اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیا کرتے تھے، جب ۵ھ میں مذکورہ آیت نازل ہوئی تو پھر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسُول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلّم ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہوچکا ہے یعنی نماز کے قعدۂ اُولیٰ وآخیرہ میں تشہّد پڑھتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ ، الخ کہتے ہیں اور اب اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں درُود شریف پڑھنے کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا ہے تو اب آپ پر درُود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم نے درُودِ ابراہیمی کی تعلیم ارشاد فرمائی تو پھر صحابہ کرامؓ نے، جہاں تَشَہُّد میں سلام پڑھتے، وہاں اس کے ساتھ درُود شریف بھی پڑھنا شروع کر دیا اس میں قعدۂ اُولیٰ واخیرہ کی تخصیص نہیں ہے پس جہاں سلام ہے وہاں اس کے ساتھ ہی درُود شریف بھی پڑھنا لازم ہے خواہ پہلا تَشَہُّد ہو خواہ دُوسرا تَشَہُّد، فَافْهَمْ وَتَدَبَّرْ،

؎ نظر نہیں تو میرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ
کہ نکتہ ہائے خودی ہیں مثالِ تیغِ اصیل

دُوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ؟ قَالَ اِذَا اَنْتُمْ صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، الخ

(مُسندِ احمد ج ۴ ص ۱۱۹، صحیح ابنِ خزیمہ ج ۱ ص ۳۵۲، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۲۰۷، مُستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۶۸، سنن دارقطنی ج ۱ ص ۳۵۵، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۷، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۵۰۸، تفسیر دُرِّ منثور ج ۵ ص ۲۱۷،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نووی شرح مسلم ج ۱ صـ ۱۷۵، جلاء الافہام صـ ۲، اَلقَولُ البَدِیع صـ ۳۵)

یعنی حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے (کہ نماز کے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الخ کہتے ہیں) اب جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو اپنی نماز میں آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود شریف بھیجو، تو یوں کہو،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ،

حدیث ہٰذا کی تصحیح وتحسین

مذکورہ حدیث صحیحہ وصریحہ میں خط کشیدہ الفاظ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلَاتِنَا، کے جملہ سے آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درود شریف کے متعلق سوال کیا تھا وہ نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جانے والا ہی درود شریف ہے، اس جملہ کی صحت پر ① امام احمد بن حنبل المتوفی سنہ ۲۴۱ھ ② امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ المتوفی سنہ ۳۱۱ھ ③ امام ابو حاتم محمد بن حبان المتوفی سنہ ۳۵۴ھ ④ امام جرح وتعدیل علی بن محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ ⑤ امام محمد بن عبد اللہ المعروف حاکم نیشاپوری، المتوفی ۴۰۵ھ ⑥ امام احمد بن حسین بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ ⑦ امام یحیٰی بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ ⑧ علامہ اسماعیل بن کثیر دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ ⑨ علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر المتوفی ۷۵۱ھ ⑩ امام محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی المتوفی ۹۰۲ھ ⑪ امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابوبکر بن محمد سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ وغیرھم جیسے مشہور و معروف حفاظ و جمہور محدثین عظام نے اتفاق کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حدیث نماز میں درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے کی واضح دلیل ہے اس میں بھی قعدۂ اولیٰ و اخیرہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بس نماز میں جہاں سلام ہے وہاں ساتھ ہی درود شریف بھی ہے۔"

مزید توضیح و تشریح

○ امام جرح و تعدیل، شیخ الاسلام، حافظ العصر، علامہ علی بن محمد دارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ نے تو حدیث ہذا پر بایں الفاظ "بَابُ ذِكْرِ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ" باب منعقد کر کے حدیث کے آخر پر اپنا فیصلہ یوں رقم فرمایا ہے هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ، یعنی حدیث ہذا سند کے اعتبار سے حسن، متصل ہے اور تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے وجوب پر واضح دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ اور ایسے ہی نمبر ۷، ۸، ۹، ۱۰! وغیرھم نے اس حدیث سے صاف طور پر نماز میں تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت کیا ہے۔

○ نمبر ۲ نے اس پر " بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالدَّلِيْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُئِلَ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، وَ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فِي التَّشَهُّدِ؟ اور نمبر ۳ نے " ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ اِنَّمَا سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِي التَّشَهُّدِ " منعقد کر کے نماز میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت و ضرورت واضح کر دی ہے۔

○ نمبر ۵ نے اسے بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ میں درج کر کے آخر میں فرمایا ہے، " هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ ۔

○ نمبر ۶ نے بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ میں درج کرنے کے بعد فرمایا ہے: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِذِكْرِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ، جس سے ان کے نزدیک بھی تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی اہمیت و ضرورت عیاں ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری حدیث

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(مُسندِ امام شافعی ص۴۲، سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۲ ص۱۴۷، جِلاءُ الاَفہام ص۲۱۰، اَلقولُ البدیع ص۳۶)

یعنی حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی دو تشہّد والی) نماز کے دونوں قعدوں (قعدۂ اولیٰ و اخیرہ) میں درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

(مُسندِ ابو عوانہ ج۲ ص۳۲۴، سُنَنِ نسائی ج ۱ ص۲۰۲ رقم ۱۷۲۱، سنن کبریٰ بیہقی ج ۱ ص۵۰۰)

○ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ یعنی تم نماز اس طرح پڑھو، جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری ج ۱ ص ۸۸)

○ علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر المعروف ابن قیم جوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ فِعْلِ مَا فَعَلَ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا مَا خَصَّهُ الدَّلِيْلُ"

یعنی یہ حدیث دلیل ہے اس فعل کے وجوب کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کیا بجز اس کے جسے دلیل نے خاص کر دیا ہو،

(جلاء الأفہام ص ۲۱۰)

الحاصل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز (کے قعدہ اولیٰ واخیرہ) میں خود درود شریف پڑھنا اور اپنی اُمت کو فرمانا کہ تم نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے سے اس کا وجوب صاف ظاہر ہے، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع ہے جس سے گناہوں کی معافی اور محبت الٰہی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ الخ (سورۃ آل عمران: ۳۱) اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے: وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ "اور جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں (اپنے قول وفعل سے) دے، اسے قبول کر لو"

(سورۃ الحشر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی حدیث

عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَدْعُوْ فِیْ صَلاَتِہٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلَ ھٰذَا ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَوْ لِغَیْرِہٖ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰہِ وَالثَّنَآءِ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْیَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ واللفظ لہٗ، نسائی ج ۱ ص ۱۵۱، مسند احمد ج ۶ ص ۱۸، صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۲۰۸، صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۵۱، ابوداؤد ج ۱ رقم ۱۴۶۸، سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۸، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۳۰ ص ۲۶۸، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۵۰۸)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنی نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اس نے نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص جلد باز ہے، پھر اسے بلایا تو اس شخص سے یا کسی دوسرے شخص سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں جو چاہے دعا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ھٰذا کی توضیح و تشریح

مذکورہ حدیث اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود شریف نہ پڑھنے والے کو عَجِّلَ ھٰذَا "کہ یہ جلد باز ہے" کہہ کر اپنے غصے کا اظہار فرمایا اور پھر ہر نمازی کے لئے حکم عام ارشاد فرمایا ہے، "اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَآءَ" کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں جو چاہے دعا کرے" یہ حدیث صحیحہ وصریحہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فرضیت کے بارے میں برہانِ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے، سند کے اعتبار سے بھی بالکل صحیح ہے ذیل میں جمہور محدثین کرام کی تصریحات ھدیۂ ناظرین و قارئین کی جاتی ہے۔

۱۔ فاضلِ مذاہب، عظیم محدث، مشہور امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ مذکورہ روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ھٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ" یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے"

۲۔ امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی المتوفی ۲۷۵ھ نے اسے بَابُ الدُّعَاءِ کے زیرِ عنوان درج کرکے اس پر سکوت فرما کر اس کی صحت کا اقرار کیا ہے۔ (كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْعُلَمَآءِ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ نے بَابُ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ میں درج فرما کر اس کی صحت کا واضح ثبوت پیش کیا ہے

۴ امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ المتوفی ۳۱۱ھ نے اپنی مشہور کتاب "صحیح ابن خزیمہ بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ میں درج فرما کر اور

۵ عظیم محدث، مشہور امام، ابو حاتم محمد بن حبان المتوفی ۳۵۴ھ نے بھی صحیح ابن حبان میں بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَامُوْرٌ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ ذِكْرُهُ اِيَّاهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ" میں درج فرما کر اس کی صحت پر اتفاق ظاہر فرما دیا ہے۔

۶ امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم نیشاپوری المتوفی ۴۰۵ھ اپنی کتاب المستدرک فی الصحیحین فی الحدیث، میں بَابُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" میں درج کر کے فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ،

۷ امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، المتوفی ۷۴۸ھ نے بھی تلخیص المستدرک میں امام حاکم کی موافقت فرمائی ہے،

۸ شیخ محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شرح نووی بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَہُّدِ ج ۱ صـ۱۷۵ میں درج فرما کر محدثین کرامؒ کے حوالہ سے اسے صحیح قرار دے کر اس سے نماز میں درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت کیا ہے۔

۱۰ علامہ شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابنِ قیم المتوفی ۷۵۱ھ نے اپنی کتاب جلاءُ الافہام صـ۲۵ رقم ۲۷) میں نقل فرما کر محدثین کرامؒ کے حوالہ سے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس سے نماز میں درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت کیا ہے اور معترضین کے دندان شکن جوابات بھی دیئے ہیں، ملاحظہ ہو ایضاً صـ۲۱۰،

۷ امام المحدثینؒ، ابوبکر احمدؒ بن حسینؒ بن علیؒ بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ نے سُنن کبریٰ بیہقی میں حدیثِ ھٰذا پر بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَہُّدِ، منعقد کر کے نماز میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت و ضرورت واضح کر دی ہے،

۱۱ امام المفسرین، اسماعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ نے اپنی مشہور تفسیر القرآن العظیم میں درج فرما کر اس کی صحت کا اقرار کیا ہے، اور اس سے نماز میں درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت کیا ہے۔

۱۲ مشہور امام محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ سخاوی المتوفی ۹۰۲ھ نے اپنی کتاب "القولُ البدیعُ" کے صـ۱۷۷ پر درج فرما کر محدثین کرامؒ سے اس کی تصحیح نقل فرما کر اس سے نماز میں درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں حدیث

نماز میں درود شریف کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ مَعَهٗ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ"

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳۰، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی میرے پاس تشریف فرما تھے، جب میں (قعدہ میں) بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا (اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ الخ) کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دُعا مانگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگو تمہیں دیا جائے گا، مانگو تمہیں دیا جائے گا۔"

فائدہ جلیلہ

○ امام ابوعیسیٰ محمدؒ بن عیسیٰ ترمذیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ، یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳۰)

○ علامہ ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق ناصر الدین البانی ج ۱ ص ۲۹۲ ۔)

○ امام ترمذی نے اس حدیث پر بایں الفاظ "بَابُ مَا ذُکِرَ فِی الثَّنَآءِ عَلَی اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ" منعقد کر کے نماز میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت کو ظاہر کر دیا ہے۔

○ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قعدہ کی حالت میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ کر دعا مانگنے والے شخص کو "سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ مانگو تجھے دیا جائے گا، مانگو تجھے دیا جائے گا" کی خوشخبری سنا کر واضح کر دیا ہے کہ نماز میں دعا مانگنے کا صرف یہی طریقہ منظور و مقبول ہے جس میں درود شریف پڑھنا لازمی ہے۔

چھٹی اور ساتویں حدیث
بغیر درود شریف کے کوئی دعا قبول نہیں ہوتی

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء تحمید و تمجید اور دعاء کا مجموعہ ہوتا ہے اور دعاء بغیر درود شریف کے منظور نہیں کی جاتی، جیسا کہ حدیث میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، ورواتہ ثقات، الترغیب ج ۲ ص ۵۰۵)

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی دُعا جب تک محمّد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، قبول نہیں ہوتی۔

○ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ"

(ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۷، الترغیب ج ۲ ص ۵۰۵)

یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ دُعاء آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے قبولیت کے مقام کی طرف نہیں جاتی، یہاں تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو۔

الحاصل: اس لحاظ سے بھی نماز میں درود شریف پڑھنا ضروری ٹھہرا کہ اس کے بغیر دعا قبول و منظور ہی نہیں ہوتی اور نماز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور دُعاء کا مجموعہ ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ حضرت عمرو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مذکورہ دونوں روایتیں بظاہر موقوف ہیں لیکن بطریق محدثین کرامؒ حکماً مرفوع ہیں کیونکہ ایسے مواقع پر کسی صحابیؓ کی ذاتی رائے اور اجتہاد کو دخل نہیں ہوتا۔ (کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْعُلَمَاءِ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں تا گیارہویں حدیث

○ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُرَيْدَةُ إِذَا جَلَسْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ، وَالصَّلٰوةَ عَلَيَّ، فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلٰوةِ، وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ" (سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص۳۵۵)، یعنی حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اے بُریدہ! جب تو نماز پڑھے تو تشہد اور مجھ پر درود شریف پڑھنا کبھی ترک نہ کرنا اس لئے کہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور تمام انبیاء و مرسلین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور عباد صالحین پر سلام کہنا۔

○ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقَ بْنَ الْأَجْدَعِ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِطُهُوْرٍ، وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ،

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص۳۵۵)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں نے مسروقؒ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ بغیر طہارت اور مجھ پر درود پڑھنے کے کوئی نماز قبول نہیں فرماتا ،،

○ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَیْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ،

(سُنَنِ دار قطنی ج ۱ صـ۱۵۵)

یعنی عبد المہیمنؒ اپنے باپ عباسؒ سے اور عباسؒ اپنے باپ سہل بن سعدؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (نمازیں) اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود شریف نہیں پڑھتا اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔

○ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ ا لْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَّمْ یُصَلِّ فِیْهَا عَلَیَّ وَلَا عَلٰی اَهْلِ بَیْتِیْ ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ ،

(سُنَنِ دار قطنی ج ۱ صـ۱۵۵)

یعنی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اس میں مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود شریف نہ پڑھا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ،،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری وضاحت: مذکورہ چاروں روایات سند کے اعتبار سے تو عمرو بن شمر، جابر اور عبدالمھیمن وغیرھم کی وجہ سے اگرچہ ضعیف ہیں، (اَلتَّعلِیقُ الْمُغْنیٰ علیٰ سُنَنِ الدَّار قُطنی ج ۱ صـ۳۵۵)
اس لئے ان میں کوئی ایک تنہا حجت مستقلہ تو نہیں ہوسکتی، البتہ (مذکورہ دوسری احادیث صحیحہ سے مل کر اور آپس میں بھی) ایک دوسری سے مل کر اصولاً قابلِ اعتضاد و استدلال ہوسکتی ہیں، اسی لئے امام جرح و تعدیل، شیخ الاسلام، حافظ العصر، علامہ علیؒ بن محمدؒ دار قطنی المتوفّٰی ۳۸۵ھ نے مذکورہ احادیث پر بایں الفاظ "بَابُ وُجُوبِ الصَّلوٰۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَهُّدِ" باب منعقد کیا ہے (سنن دارقطنی صـ۳۵۴ ج ۱) جس سے صاف ظاہر ہے کہ محدثین کرامؒ کے نزدیک ایسی صورت قابلِ قبول ہے

بارھویں تا پندرھویں حدیث موقوفہ

○ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ وَاَبِی عُبَیْدَۃَ قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَتَشَهَّدُ الرَّجُلُ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْا لِنَفْسِہٖ"

(مستدرک حاکم ج ۱ صـ۲۶۸، اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ، القولُ البدیع صـ۱۷۵)

حضرت ابو احوصؒ اور ابو عبیدہؒ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (جب) کوئی شخص اَلتَّحِیَّاتُ الخ پڑھے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درود شریف پڑھے پھر اپنے لئے دعا کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، یعنی اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا،،

(التمہید بحوالہ جلاءُ الافہام ص۱۹۵، القولُ البدیع ص۱۷۵)

○ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا اَرٰی اَنَّ صَلٰوۃً لِّیْ تَمَّتْ لَا اُصَلِّیْ فِیْھَا عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔

(التمہید بحوالہ جلاءُ الافہام ص۱۹۵)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھ لوں، اپنی نماز کو کامل نہیں سمجھتا۔

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ: لَا یَکُوْنُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِقِرَاءَۃٍ وَ تَشَھُّدٍ وَ صَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، فَاِنْ نَسِیْتَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَاسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

(التمہید بحوالہ جلاءُ الافہام ص۱۹۵، القولُ البدیع ص۱۷۸)

یعنی حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے فرمایا نماز پوری نہیں ہوتی جب تک قرأت اور تشہد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، اگر ان میں سے تو کچھ بھول جائے تو سلام کے بعد دو سجدے سہو کرنے چاہئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ جلیلہ

مذکورہ روایات میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال سے نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور ان کے مقابلہ میں کسی صحابیؓ سے کوئی قول اس کے مخالف بسند صحیح ثابت نہیں ہے اور یہ امر مسلّم ہے کہ صحابیؓ کا قول جب تک کہ کوئی ویسا ہی قول اس کے مخالف نہ ہو، حجت ہوتا ہے، خصوصاً اہلِ مدینہ و اہلِ عراق (امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ) کے اصول کے مطابق"

امام مقاتلؒ بن حیانؒ بلخیؒ کی تفسیر

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک سے لے کر اس وقت تک امت کا یہی عمل رہا ہے کہ کوئی نماز درود شریف کے بغیر نہیں پڑھی جاتی۔ اگر فی الحقیقت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ضروری نہ ہوتا تو ہر زمانے اور ہر ملک میں اس کے پڑھنے پر ایسا اتفاقِ کامل ممکن نہ تھا۔ چنانچہ امام شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابنِ قیم المتوفی ۷۵۱ھ اور علامہ شمس الدین محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ سخاوی المتوفی ۹۰۲ھ رقمطراز ہیں:

عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ) قَالَ: اِقَامَتُهَا الْمُحَافَظَةُ عَلَيْهَا وَعَلٰى اَوْقَاتِهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْقِيَامُ فِيهَا وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَالتَّشَهُّدُ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ الْآخِيْرِ، اَخْرَجَهُ النُّمَيْرِيُّ وَحَكَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ"

(جِلاءُ الافہام صـ ۲۱۵، القول البدیع صـ ۱۷۶)

یعنی اِمام مُقاتل[1] بن حیّانؒ، اللہ تعالیٰ کے اِرشاد (اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

اس آیت میں اِقامت کے معنی نماز کو اس کے اوقات اور پھر اس میں قیام و رکوع و سجود و تشہد کی اور تشہد اخیر میں دُرود شریف کے پڑھنے کی پابندی و محافظت کے ہیں۔

پس جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنا اِقامتِ صلوٰۃ میں داخل اور مامُور بہ امر ہے تو اس کے ضروری ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے؟

---

[1] عالمِ خراسان، اِمام مُقاتل بن حیّانؒ بلخی جو کہ بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں، انہوں نے اِمام شعبیؒ، عِکرمہؒ اور مُجاہدؒ...... وغیرھم سے علم حاصل کیا، آپ صادق القول اِمام، نیکوکار و عبادت گذار اور گرامی قدر متبعِ سُنّت حافظِ حدیث تھے، اِمام یحییٰؒ بن معینؒ اور امام ابُوداؤدؒ نے ان کی توثیق کی ہے، اِمام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے،

(تذکرۃُ الحفّاظ ج ۱ طبقہ ۵۔ رقم ۱۵)

اِمام احمدؒ بن حنبلؒ فرماتے ہیں: اَلنَّاسُ فِي التَّفْسِيْرِ عِيَالٌ عَلٰى مُقَاتِلٍ یعنی فنِ تفسیر میں عُلماء، اِمام مُقاتلؒ کے عیال ہیں۔

(بحوالہ جِلاءُ الافہام صـ ۲۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام ومسائل

حافظ صلاح الدین یوسف

چار رکعت میں پہلے تشہد کے ساتھ درود شریف پڑھنا
بارش کی صورت میں دو نمازیں جمع کرنا

سوال ۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ جس نماز میں دو تشہد ہوں تو پہلے تشہد میں التحیات سے اشهد ان محمدا عبده و رسوله تک پڑھنا چاہیئے یا درود شریف ابراہیمی پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اگر پہلے تشہد میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو کیا نماز نہیں ہوتی؟

اگر درود شریف پڑھنا ضروری ہو تو دلائل اور نہ پڑھنے کی دلیل کیا ہے؟

(۲) اگر بارش ہو رہی ہو (تھمنے) رکنے کا امکان نہیں یا گلی بازاروں میں سخت کیچڑ ہے۔ یا کسی دوسرے علاقے کی سردی نے غلبہ کیا ہو تو ان میں سے کسی ایک حالت میں نماز مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز جمع کر لینا کیسا ہے۔ جب کہ ترمذی شریف میں حدیث موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا خوف و بلا مطر نماز جمع کی ہے۔ علاوہ ازیں جب آپؐ ظہر کے وقت سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو عصر کی طرف مؤخر کرتے اگر ظہر ہونے کے بعد سفر شروع کرتے تب عصر کو ظہر کی طرف مقدم کر کے نماز پڑھ کر سفر شروع کرتے۔ بینوا توجروا۔ (سائل۔ زبیر احمد بھٹی۔ جبراں۔ ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوهاب

پہلے تشہد میں درود شریف پڑھا جائے یا نہیں؟

اس کے بارے میں علماء کی دو رائے ہیں۔ علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود شریف پڑھنا مشروع اور جائز ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ تشہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے اور آپؐ کے اس حکم میں عموم ہے جو تشہد اول اور تشہد ثانی دونوں کو شامل ہے۔ اس لئے درود کے حکم کو تشہد ثانی ہی کے ساتھ خاص کرنا اور پہلے تشہد میں اس کے پڑھنے کو جائز نہ سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ امام شافعیؒ اور دیگر بعض ائمہ کا مسلک یہی ہے۔

عصر حاضر کے نامور عالم، محقق اور محدث علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔ اور کہا ہے کہ تشہد اول میں درود شریف کے پڑھنے کو مکروہ سمجھنا بلا دلیل ہے (ملاحظہ ہو صفۃ صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۴۶)

لیکن علماء کا ایک دوسرا گروہ ہے جس کی رائے میں مذکورہ بالا مسلک صحیح نہیں، اور وہ درج ذیل حدیث سے استدلال کرتا ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مسند احمد میں مروی ہے۔ اس روایت میں یہ صراحت موجود ہے کہ آپؐ اگر وسط صلوٰۃ (یعنی تشہد اول) میں ہوتے تو تشہد سے فراغت کے بعد کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشہد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تو تشہد کے بعد دُعا مانگتے اور پھر سلام پھیرتے۔ اصل عربی الفاظ یہ ہیں۔

قال ثم ان كان في وسط الصلوٰة نهض حين يفرغ من تشهده وان كان في آخرها دعا بعد تشهده بما شاء الله ان يدعو ثم يسلم (الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی، ج ۴۔ ص ۲-۳)

علامہ ساعاتی (صاحب الفتح الربانی) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

وقد احتج به المالكية ومن وافقهم في القيام الى الركعة الثالثة عقب التشهد الاوّل بدون ذكر الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم فيه (حوالہ مذکور)

"اس حدیث سے مالکیہ اور ان کے ہم رائے دیگر ائمہ (احناف وغیرہ) نے یہ دلیل پکڑی ہے کہ پہلے تشہد میں درود پڑھے بغیر ہی تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہیئے"

یہ حدیث سنداً صحیح ہے۔ حافظ ہیثمیؒ نے اس کے رُواۃ کے بارے میں کہا ہے۔ رجاله موثقون (اس کے راوی ثقہ ہیں) (مجمع الزوائد، ج ۲ ص ۱۴۲)

نامور مصری محدث احمد شاکر مرحوم نے بھی اس حدیث کو سنداً صحیح قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو، مسند احمد، ج ۶، ص ۴۱۴، ۱۷۸، بہ تحقیق احمد شاکر)

۲۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ایک اور روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يزيد في الركعتين على التشهد "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلی) دو رکعتوں میں صرف تشہد پڑھتے تھے۔ اس پر زیادتی نہیں کرتے تھے"۔ حافظ ہیثمیؒ اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

رواه ابو يعلى من رواية ابي الحويرث عن عائشة والظاهر انه خالد بن الحويرث وهو ثقة وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، ج ۲۔ ص ۱۴۲)

گویا اس روایت کے راوی بھی ثقہ ہیں اور یوں یہ روایت بھی صحیح ہے۔

۳۔ ایک اور روایت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جس میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اتنا (مختصر) جلوس فرماتے گویا کہ آپؐ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔ (الفتح الربانی، ج ۴، ص ۱۷) اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے تشہد میں جلد ہی اُٹھ جایا کرتے تھے، جس سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ پہلے تشہد میں آپ صرف تشہد ہی پڑھتے ہوں گے، اس کے ساتھ درود شریف نہیں پڑھتے ہوں گے۔

مذکورہ روایات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ پہلے تشہد میں صرف تشہد ہی پڑھنا چاہیئے اس کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ آخری تشہد میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص بھول کر پہلے تشہد میں بھی درود شریف پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے، نہ اُسے سجدہ سہو کرنے کی ہی ضرورت ہے۔ جیسا کہ احناف کا مسلک ہے کہ ان کے نزدیک پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ هذا ما عندي والله اعلم بالصواب۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ ایک مرتبہ بغیر خوف اور بارش کے نماز جمع کر کے پڑھی تھی جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

جناب خالد جاوید اختر سلفی مرجالوی۔ جامعہ محمدیہ۔ گوجرانوالہ

تشہد اوّل میں درود شریف پڑھنے کا مسئلہ

"الاعتصام" شمارہ ۳۰ (۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء) میں ایک سوال کے جواب میں عرض کیا گیا تھا کہ پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ صرف آخری تشہد ہی میں اس کا اہتمام ضروری ہے۔

راقم کے اس مضمون یا فتویٰ کے جواب میں متعدد اہل علم و تحقیق کی طرف سے جوابات موصول ہوئے ہیں جن میں راقم کے بیان کردہ موقف سے اختلاف کیا گیا ہے۔ یہ مضامین جس ترتیب سے موصول ہوئے، حسب ذیل ہیں

۱:۔ حافظ محمد ایوب خالد۔ مدرس جامعہ محمدیہ، توحید آباد۔ شیخوپورہ۔

۲:۔ خالد جاوید اختر سلفی مرجالوی، جامعہ محمدیہ، جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ۔

۳:۔ مولانا ابو محمد عبدالستار الحماد۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

۴:۔ پیر محب اللہ شاہ راشدی۔ سندھ ۔ ۵:۔ عبداللہ عبدالرحمٰن، فیصل آباد۔

ان میں اوّل الذکر پہلے دو مضمون تقریباً یکساں دلائل پر مبنی ہیں۔ تاہم دوسرا مضمون قدرے مفصل ہے۔ جس میں پہلے مضمون کے بھی سارے دلائل موجود ہیں اور مزید کچھ اضافہ ہے۔ اس لئے پہلے مضمون کی اشاعت غیر ضروری ہے کیونکہ دوسرے مضمون میں وہ سارا مواد آجاتا ہے۔

تیسرے مضمون میں، جو ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور میں چھپ گیا ہے، انہی دلائل کی تکرار کے ساتھ مزید ثابت اس میں یہ عرض کی گئی ہے کہ اس مسئلے میں تشدد صحیح نہیں، دونوں مسلکوں پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ نمبر۲۔ مضمون کی اشاعت کے بعد اس کی اشاعت بھی باعث تکرار ہی ہوگی۔

چوتھا مضمون پیر محب اللہ شاہ صاحب حفظہ اللہ کا ہے جس میں کچھ مزید دلائل ہیں، جس سے دوسرے موقف کو، جو اوّل و آخر (دونوں تشہد میں) درود پڑھنے پر مبنی ہے۔ یقیناً تائید و تقویت ملتی ہے اس لئے اس کی اشاعت بھی مفید ہے۔ پانچواں مضمون مولانا عبدالستار الحماد صاحب کے مضمون کے ایک حصے پر تنقید ہے۔ حماد صاحب کا مضمون چونکہ "الاعتصام" میں شائع ہی نہیں ہوا ہے اس لئے اس کی اشاعت بھی غیر ضروری ہے۔

گویا آمدہ مضامین میں سے صرف دو مضمون ہم شائع کر رہے ہیں۔ ایک خالد جاوید اختر سلفی کا۔ اور دوسرا حضرت پیر صاحب راشدی حفظہ اللہ کا۔ مذکورہ وضاحت سے مقصود یہ ہے کہ دوسرے مضامین کی عدم اشاعت کی وجہ صرف تکرار سے قارئین کو بچانا ہے ورنہ یہ سارے دوست، جنہوں نے یہ علمی کاوشیں کیں، ہمارے نزدیک قابل احترام ہیں، اور ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے تحقیق مسئلہ کے لئے اپنا فرض ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک نفسِ مسئلہ کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں مختصراً عرض ہے کہ اگرچہ پہلے جو موقف پیش کیا گیا تھا، اس کے بھی ہمارے اکابر علماء قائل رہے ہیں، مثلاً امام ابن القیم (جلاء الافہام) نواب صدیق حسن خان (الروضۃ الندیۃ) امام شوکانی (نیل الاوطار) امام ابن حزم (المحلّی) مولانا عبدالرحمن مبارکپوری (تحفۃ الاحوذی) اور مولانا عبیداللہ رحمانی حفظہ اللہ (مرعاۃ المفاتیح) اور دیگر حضرات۔ تاہم یہ دُوسرا موقف، جسے تنقیدی مضامین میں پیش کیا گیا ہے، جنہیں قارئین اب ملاحظہ فرمائیں گے، دلائل کی رُو سے زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے۔ بالخصوص مسند ابی عوانہ کی روایت (جو سنن بیہقی اور نسائی میں بھی ہے) جس کا حوالہ علامہ البانی نے بھی دیا ہے۔ ایسی نص ہے جس سے مسئلے کی دو ٹوک وضاحت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس کا تعلق تہجد کی نفلی نماز سے ہے۔ اور بعض علماء نے اسے نوافل کے تشہد اوّل میں ہی صلوٰۃ کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ تاہم اگر اسے فرائض کے لئے بھی عام کر لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ بالخصوص جب کہ عمومی دلائل سے بھی اس کی تائید مہیا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بہرحال اب بالترتیب یہ دونوں مضامین قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ اس اشاعت میں مولانا مرجالوی صاحب کا مضمون شامل ہے۔ آئندہ اشاعت میں ان شاء اللہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم کا مضمون شائع ہوگا۔ (ص۔ ی)

"الاعتصام" (شمارہ ۳۷) میں حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا ایک مضمون ایک سائل کے جواب میں چھپا جو کہ چار رکعت میں پہلے تشہد کے ساتھ درود شریف پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے میں تھا۔ حافظ صاحب موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ پہلے تشہد میں درود پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن حافظ صاحب کا یہ دعویٰ دلائل کی رُو سے صحیح نہیں۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ جس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب۔ ۵۶) کہ "اللہ اور اس کے فرشتے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجو"

اگرچہ آیۂ کریمہ کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کا تعلق نماز کے ساتھ بھی ہے۔ چنانچہ دارقطنی میں ابومسعود انصاریؓ سے روایت منقول ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا (دارقطنی مع تعلیق المغنی جلد ۱ ص۳۵۵)

"ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو آپ پر درود کیسے بھیجیں؟" آگے پھر اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ درود اس طرح پڑھو۔ الخ۔

یہ روایت مسند احمد، صحیح مسلم، سنن نسائی، جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور بیہقی میں مختلف الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ امام ترمذی، حاکم اور بیہقی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ اسی حدیث کے تحت (جو کہ نسائی میں مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے) مولانا عطاء اللہ صاحب حنیف رحمہ اللہ حاشیہ ۵ کے تحت امام بیہقی کا نظریہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

بان الآیۃ لما نزلت فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد علمھم کیفیۃ السلام علیہ فی التشھد والتشھد داخل فی الصلوٰۃ فسألوا عن کیفیۃ الصلوٰۃ فعلمھم فدل علی ان المراد بذلک ایقاع الصلوٰۃ علیہ فی التشھد بعد الفراغ من التشھد الذی تقدم تعلیمہ لھم واما احتمال ان یکون خارج الصلوٰۃ فھو بعید۔ (نسائی ج اوّل، ص۱۵۱ بر حاشیہ ۵)

کہ "آیت درود و سلام جب نازل ہوئی تو اس کے نزول سے پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرامؓ) کو تشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کی کیفیت سکھا دی تھی۔ اور تشہد نماز میں داخل ہے۔ تو انہوں نے (اب آیت کے نزول کے بعد) درود پڑھنے کی کیفیت دریافت کی۔ تو اس سے اس پر دلالت ہوتی ہے کہ اس سے مراد ان کا اس تشہد سے فارغ ہونے کے بعد جس کی تعلیم انہیں پہلے سے ملی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشہد میں درود پڑھنا ہے اور یہ جو احتمال ہے کہ خارج نماز کے متعلق انہوں نے دریافت کیا ہو تو یہ بعید ہے۔"

امام بیہقیؒ کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ تشہد میں السلام علیک ایھا النبی الخ تو پہلے ہی پڑھتے تھے اب جب کہ آیت نازل ہوئی تو اس میں تھا کہ صلّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کہ سلام کے ساتھ درود بھی پڑھو۔ تو حدیث بھی صاف آرہی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلوتنا کہ نماز میں سلام تو ہم پڑھتے ہیں، اب ہمیں یا رسول اللہ یہ بتا دیجئے کہ ہم درود کیسے پڑھیں۔

اگر ہم پہلے تشہد میں درود شریف نہ پڑھیں، تو سلّموا تسلیما (سلام پڑھو) پر تو عمل ہوگا لیکن صلّوا (درود بھی پڑھو) پر عمل نہیں ہوگا [1]

[1] فاضل مضمون نگار نے صرف امام بیہقیؒ کا استدلال ذکر کیا ہے جب کہ دوسرے ائمہ کے نزدیک مذکورہ آیت و حدیث سے مسئلہ زیر بحث کا اثبات نہیں ہوتا۔ جیسا کہ التعلیقات السلفیہ کے اسی حاشیے کی پہلی عبارت یہ ہے۔ وقد احتج بھذہ الزیادۃ جماعۃ من الشافعیۃ کابن خزیمۃ والبیھقی لایجاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد بعد التشھد وقبل السلام ولا دلالۃ فیہ علی کون ذلک فی التشھد۔ "شافعیہ کی ایک جماعت (جیسے ابن خزیمہ اور امام بیہقی ہیں) نے اس زیادتی (جو بعض روایات میں ہے) سے تشہد کے بعد سلام سے قبل وجوب صلوٰۃ پر استدلال کیا ہے، حالانکہ یہ تشہد میں ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔" اس سے یہ بات تو کم از کم واضح ہو جاتی ہے کہ تعاقب نگار کا پیش کردہ موقف ائمہ و محدثین کا متفقہ مسلک نہیں ہے بعض شافعی ائمہ کا یہ خیال ہے جب کہ دوسرے ائمہ و محدثین اس کے برعکس رائے رکھتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ جس "زیادۃ" پر استدلال ہے وہ محمد بن اسحاق کی زیادت ہے جس کے بارے میں اختلاف ہے اگرچہ حافظ ابن حجرؒ نے اسے قابل قبول قرار دیا ہے تاہم اس سے اس زیادتی کے بارے میں بھی اختلاف کا علم تو ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ زیادتی بھی قاطع نزاع نہیں کیونکہ اس میں مطلق نماز میں پڑھنے کا ذکر ہے۔ تشہد اول و ثانی کی اس میں وضاحت نہیں ہے اس لئے اگر اسے تشہد ثانی پر محمول کر لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں اس مسئلہ کو ثابت کیا ہے کہ درود پہلے تشہد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اور دوسرے میں بھی۔ اور یہ بات آپ نے اُمت کے لئے بھی مشروع قرار دی۔ چنانچہ ابوعوانہ اور نسائی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وکان صلّی اللہ علیہ وسلم یصلی علی نفسہ فی التشہد الاوّل وغیرہ وشرع ذلک لامتہ حیث امرھم بالصلوٰۃ علیہ بعد السلام علیہ (صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۴۵، ۱۴۶)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تشہد میں بھی اپنے آپ پر درود پڑھتے تھے اور دوسرے میں بھی اور اس کو اُمت کے لیے بھی مشروع قرار دیا۔ جہاں انہیں آپ نے سلام کے بعد آپ پر درود پڑھنے کا بھی حکم دیا۔

اب یہ مسئلہ تو شواہد و دلائل سے بالکل عیاں ہے کہ دونوں تشہد میں درود شریف پڑھا جائے اور دوسرے تشہد کے ساتھ درود کو خاص کر لینے کی کوئی دلیل نہیں۔ حافظ صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں جو دلائل پیش کئے ہیں وہ کمزور ہیں۔ ہم یہاں ان دلائل کا ایک ایک کرکے جواب دیتے ہیں۔

سب سے پہلی دلیل جو حافظ صاحب موصوف نے دی ہے وہ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی سے عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے۔ یہاں حافظ صاحب موصوف یہ دعویٰ کر گئے ہیں کہ اس حدیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ آپ اگر وسط صلوٰۃ میں ہوتے تو تشہد سے فراغت کے بعد کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشہد میں ہوتے تو تشہد کے بعد دعا مانگتے۔ اور پھر سلام پھیرتے۔ استشہاد کے لئے رقمطراز ہیں۔

قال ثم ان کان فی وسط الصلوٰۃ نھض حین یفرغ من تشھدہ وان کان فی آخرھا دعا بعد تشھدہ بماشاء ان یدعو ثم یسلم (الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج ۴ ص ۲، ۳)

اب حافظ صاحب موصوف جو صراحت کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تھا اور استدلال ۔ ان کان فی وسط الصلوٰۃ ۔ الخ۔ میں کان کی ھُوَ ضمیر سے کر رہے ہیں۔ گویا ضمیر کا مرجع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتے ہیں حالانکہ یہاں مرجع ضمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ ہم تصریح کے لئے صحیح ابن خزیمہ کی حدیث نقل کرتے ہیں جہاں راوی صراحت سے کہتا ہے کہ یہ فعل عبداللہ بن مسعود کا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

عن عبدالرحمٰن بن الاسود عن ابیہ انا عبداللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ التشھد فی الصلوٰۃ قال کنا نحفظہ عن عبداللہ بن مسعود کما نحفظ حروف القرآن الواو والالف فاذا جلس علی ورکہ الیسریٰ قال التحیات للہ الی قولہ عبدہٗ و رسولہ ثم یدعو لنفسہ ثم یسلم وینصرف (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۴۸) (باقی)

دعائے صحت کی اپیل

راقم الحروف کے ماموں مولانا ضیاء اللہ صاحب سابق خطیب ۲۰۲ موڑ جڑانوالہ تقریباً دو سال سے مسلسل بیمار ہیں۔ احباب جماعت خصوصی دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے (حافظ محمد محمود علوی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید
قسط ۴ (آخری)

جناب خالد جاوید اختر سلفی مرجالوی - جامعہ محمدیہ - گوجرانوالہ

تشہد اوّل میں درود شریف پڑھنے کا مسئلہ

اب دیکھئے عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد اسود سے روایت کرتے ہیں۔ اسود نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مسعودؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز میں تشہد سکھایا۔ آگے اسود کہتے ہیں۔ کنا نحفظه عن عبدالله بن مسعود کما نحفظ حروف القرآن الواو والألف فاذا جلس علی ورکه الیسری قال التحیات لله - الخ

کہ "ہم عبداللہ بن مسعود سے تشہد اس طرح یاد کرتے تھے جس طرح ہم قرآن کے حروف یاد کرتے تھے جس طرح واد اور الف۔ پس جب آپ اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو کہتے التحیات للہ" الخ۔

اب غور کریں اسود عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ ہم ان سے تشہد اس طرح یاد کرتے تھے جس طرح قرآن یاد کرتے تھے اور پھر اسود عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق ہی بتا رہا ہے کہ جب وہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو کہتے التحیات للہ - الخ

تو حافظ صاحب موصوف نے جو حدیث الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی کی پیش کی ہے اس میں بھی عبدالرحمٰن بن اسود عن ابیه عن ابن مسعود ہے۔ وہاں بھی اسود عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق بتا رہے ہیں کہ ثم ان کان فی وسط الصلوٰة نھض - الخ۔ کہ اگر عبداللہ بن مسعودؓ وسط صلوٰۃ یعنی پہلے تشہد میں ہوتے تو تشہد پڑھ کر ہی اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور اگر نماز کے آخر یعنی دوسرے تشہد میں ہوتے تو تشہد کے ساتھ دعا بھی ملا لیتے اور پھر سلام کہتے[1]

تعلق کی بات یہ ہے کہ حافظ صاحب موصوف نے جہاں سے اپنے موقف کی صراحت کرنا تھی وہ حصہ تو لکھ

[1] تعاقب نگار کا یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ کانَ کا مرجع عبداللہ بن مسعودؓ ہے۔ بنابریں یہ روایت موقوف ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ کانَ کا مرجع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ امام مالکؒ اور دیگر ائمہ نے کہا ہے اور اسی مرجع کی بنیاد پر اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ پہلے تشہد میں درود پڑھنا ضروری نہیں۔ علاوہ ازیں یہ روایت صحیح ابن خزیمہ میں ۳۵۰ پر بھی آئی ہے۔ وہاں امام ابن خزیمہ نے اس حدیث پر جو باب باندھا ہے اس سے بھی اسی بات کی تائید ہوتی ہے کہ امام ابن خزیمہ نے بھی اس کا مرجع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو سمجھا ہے۔ امام ابن خزیمہ نے باب قائم کیا ہے۔ باب الاقتصار فی الجلسة الاولی علی التشهد و ترك الدعاء بعد التشهد الاول - کہ "پہلے جلسے (نشست) میں صرف تشہد پڑھا جانے اور اس میں تشہد کے بعد دعائیں نہ پڑھی جائیں"۔ اگر یہ صرف عبداللہ بن مسعودؓ کا فعل ہوتا تو امام صاحب اس حدیث کے تحت یہ باب قائم نہ فرماتے (ص-ی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا لیکن شروع سے جہاں اپنے موقف کا رد ہوتا ہے وہ حصہ چھوڑ دیا[1] یہاں حافظ صاحب موصوف کو غلطی لگی ہے[2] چنانچہ ہم اسی حدیث کو پیش کرتے ہیں جس کا حوالہ حافظ صاحب موصوف نے دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

عن عبدالرحمٰن بن الاسود بن یزید النخعی عن ابیہ عن عبداللہ بن مسعود قال علّمنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم التشہد فی وسط الصلوٰۃ و فی آخرھا فکنا نحفظ عن ابیہ عن عبداللہ حین اخبرنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ ایاہ فکان یقول اذا جلس فی وسط الصلوٰۃ و آخرھا علی ورکہ الیسری التحیات للہ الی قولہ عبدہ و رسولہ قال ثم ان کان فی وسط الصلوٰۃ نہض حین یفرغ من تشہدہ وان کان فی آخرھا دعا بعد تشہدہ بما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم۔ (الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج ۴ ص ۳-۲)

"اسود بن یزید نخعی کہہ رہے ہیں کہ فکنا نحفظ ہم یاد کرتے تھے عبداللہ سے جب اُس نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سکھایا ہے۔ فکان یقول۔ الخ۔ اسود کہتے ہیں کہ عبداللہ پڑھتے تھے جب وسط صلوٰۃ اور اس کے آخر میں بیٹھتے تھے۔ الخ۔

غور طلب بات یہ ہے کہ "کنا نحفظ" اور "فکان یقول" ان الفاظ کا قائل ایک ہے (یعنی اسود) اور حافظ صاحب موصوف نے تو اس عبارت کو حذف کر دیا اور آخر سے ایک پیرا حذف کر کے صراحتاً فعل رسول ثابت کر رہے ہیں۔ حالانکہ صراحتاً یہ فعل عبداللہ بن مسعودؓ ثابت ہو رہا ہے جب یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ کا فعل ہے تو پھر اب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے حجت رسول معظم ہیں۔ ہمارے لئے اُسوہ حسنہ خود رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ)

دوسری دلیل حافظ صاحب موصوف نے مسند ابی یعلی سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یزید فی الرکعتین علی التشہد۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلی) دو رکعتوں میں صرف تشہد پڑھتے تھے۔ اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔ یہ روایت حافظ صاحب موصوف نے مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۴۲ کے حوالہ سے درج کی ہے اور پھر حافظ ہیثمی کا فیصلہ بھی درج کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں۔

رواہ ابویعلی من روایۃ ابی الحویرث عن عائشۃ والظاھر انہ خالد بن الحویرث وھو ثقۃ و بقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔

"ابویعلی نے اس حدیث کو ابوالحویرث کی روایت سے روایت کیا ہے جو وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

---

[1] راقم علوم دین کا طالب علم ہے اس کا وہی موقف ہے جو دلائل صحیحہ و قویہ سے ثابت ہو۔ اپنا کوئی موقف نہیں اس لئے یہ بدگمانی صحیح نہیں کہ راقم نے اپنے موقف کے اثبات کے لئے ایسا کیا ہے بلکہ اس سے اصل مقصود صرف اختصار تھا (ص۔ ی)

[2] یہ کہنا صحیح ہے۔ راقم نے کَانَ اور نَھَضَ کا مرجع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو سمجھا تھا۔ اور غالباً اُن ائمہ نے بھی یہی سمجھا ہے جنہوں نے اس سے پہلے تشہد میں درود کے عدم وجوب پر استدلال کیا ہے۔ تاہم راقم کو اپنی اس رائے پر اصرار نہیں ہے ممکن ہے یہ غلط ہی ہو جیسا کہ تعاقب نگار نے لکھا ہے (ص۔ ی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے ہیں۔ اور ظاہر بات یہ ہے کہ (ابوالحویرث نہیں) خالد بن حویرث ہے جو کہ ثقہ ہے اور باقی اس سند کے راوی صحیح ہیں ؎ اھ۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے چنانچہ میزان الاعتدال میں ہے۔ ابوالحویرث عن عائشۃ لا یعرف فان کان الاول فلم یدرک عائشۃ (میزان الاعتدال جلد ۳ ص۳۵۵)

کہ "ابوالحویرث جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے وہ مجہول ہے اور اگر پہلا (یعنی عبدالرحمان بن معاویہ) ابوالحویرث ہو تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا"

اب ابوالحویرث کی روایت تو دونوں صورتوں میں قبول نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جو ابوالحویرث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے وہ تو ہے ہی مجہول۔ اور مجہول کی روایت قبول نہیں۔ بصورت دیگر اگر یہ ابوالحویرث دوسرا ہے (یعنی عبدالرحمٰن بن معاویہ) تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ لہٰذا اس صورت میں روایت منقطع ہو جائے گی۔

اب ابوالحویرث کی تو بات ہی ختم کہ ابوالحویرث جو بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرے وہ روایت قبول نہیں۔ رہی بات خالد بن حویرث کی تو وہ بھی مجہول ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم رازی (ج قسم ۲ ص۳۴۴) میں ہے۔ عثمان بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے یحیٰی ابن معین سے خالد بن حویرث کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ میں اسے نہیں پہچانتا۔ عبارت یہ ہے۔ قال سألت یحییٰ بن معین عن خالد بن الحویرث فقال لا اعرفہ (حوالہ مذکور) اور تہذیب التہذیب میں ہے کہ قال عثمان بن سعید الدارمی سألت یحیی ابن معین عنہ فقال لا اعرفہ وقال ابن عدی اذا کان یحیی لا یعرفہ فلا یکون لہ شھرۃ ولا یعرف (تہذیب التہذیب ج۳ ص۱۲۳)

"عثمان بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے یحیٰی ابن معین سے خالد بن حویرث کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ اور ابن عدی نے کہا کہ جب یحیٰی اسے نہیں پہچانتے تو یہ مشہور نہیں بلکہ مجہول ہوگا"

جب مسند ابی یعلی کی اس روایت میں نہ تو ابوالحویرث کا اعتبار ہے اور نہ ہی خالد بن حویرث کا تو پھر اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

وہی حافظ صاحب موصوف کی تیسری دلیل جو وہ الفتح الربانی (ج ۴ ص۱۷۱) لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل شیبانی سے پیش کر کے استدلال کرتے ہیں کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں (تشہد مختصر) جلوس فرماتے۔ گویا کہ آپ گرم بستر پہ بیٹھے ہیں"

یہ روایت منقطع ہے۔ اس کی عبارت یوں ہے۔

عن ابی عبیدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الرکعتین کأنہ علی الرضف قلت حتی یقوم؟ قال حتی یقوم۔ (مسند احمد ج۵ ص۲۳۹ تحقیق احمد محمد شاکر) حافظ صاحب موصوف نے یہ روایت پیش کی ہے اور اس میں ابوعبیدہ راوی کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں تو حدیث بوجہ انقطاع ضعیف ہے احمد محمد شاکر نے کہا۔ اسنادہ ضعیف لانقطاعہ (ایضاً حوالہ مذکور) حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی یہی کہا ہے کہ ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ عامر بن عبداللہ بن مسعود الہذلی ابوعبیدۃ الکوفی ویقال اسمہ کنیتہ روی عن ابیہ ولم یسمع منہ (تہذیب التہذیب ج ۵ ص۷۵) عامر بن عبداللہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعودؓ ہذلی ابوعبیدہ کوفی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا نام اس کی کنیت ہی ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایت کی لیکن اس سے سماع ثابت نہیں۔" امام ترمذیؒ جامع الترمذیؒ میں لکھتے ہیں۔ ابوعبیدۃ بن عبداللّٰہ بن مسعود لم یسمع من ابیہ ولا یعرف اسمہ۔ کہ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے نہیں سنا اور اس کا نام معلوم نہیں۔ (جامع الترمذی جلد ا ص۱۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی "التلخیص الحبیر" میں لکھتے ہیں۔

حدیث: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف الشافعی و احمد والاربعۃ والحاکم من روایۃ ابی عبیدۃ بن عبداللّٰہ بن مسعود عن ابیہ وھو منقطع لان اباعبیدۃ لم یسمع من ابیہ قال شعبۃ عن عمرو بن مرۃ سألت اباعبیدۃ ھل تذکر من عبداللّٰہ شیئاً قال لا رواہ مسلم و غیرہ۔ وروی ابن ابی شیبۃ من طریق تمیم ابن سلمۃ (التلخیص الحبیر ج ا ص۲۶۳)

حدیث ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح ہوتے تھے جیسے کہ گرم پتھر پر ہوں، شافعی، احمد، اربعہ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) اور حاکم نے ابوعبیدہ بن عبداللّٰہ بن مسعودؓ کی روایت سے جو وہ اپنے باپ سے بیان کرتا ہے، نقل کیا ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے اس لئے کہ ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع نہیں ہے۔ شعبہ نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ کیا تو عبداللّٰہ سے کچھ ذکر کرتا ہے تو اس نے کہا نہیں۔ اس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے تمیم بن سلمہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔"

اس بحث سے یہ ثابت ہوا کہ تیسری دلیل بھی کمزور

(باقی ص۲۳ پر)

ؔله روی ابن ابی شیبۃ الخ کا تعلق اس اگلے اثر سے ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے غالباً اس منقطع روایت کے انجبار کے لئے ذکر کیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ پہلی دو رکعتوں میں (اتنا مختصر بیٹھتے) گویا آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں۔ اور اس کی سند کی بابت کہا ہے کہ صحیح ہے۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ صاحب تحفۃ الاحوذی مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے بھی یہ تلخیص الحبیر کے حوالے سے اور عبداللّٰہ بن مسعودؓ کی مسند احمد والی روایت نقل کرکے اپنا رجحان یہی ظاہر کیا ہے کہ تشہد اول تشہد ثانی کے مقابلے میں مختصر ہونا چاہیئے (ج ا ص ۲۹۱) اسی طرح صاحب تنقیح الرواۃ نے انقطاع کے باوجود اس روایت کو یہ کہہ کر کہ ابوعبیدہ کا سماع اگرچہ اپنے باپ سے ثابت نہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ سے سن کر یہ روایت کی ہے کیونکہ ابوعبیدہ وہ راوی ہے جس کی حدیثوں سے امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے بھی احتجاج کیا ہے"۔ اسے قابل قبول قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو "تنقیح الرواۃ۔ ج ا۔ ص ۲۶۲)

محدث شہیر مولانا عبیداللّٰہ رحمانی حفظہ اللّٰہ نے بھی اس روایت کو قابل قبول قرار دیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ انما حسنہ الترمذی مع انقطاعہ لشواھدہ "امام ترمذی نے انقطاع کے باوجود اسے اس کے شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے"۔ پھر مذکورہ شواہد ذکر کرکے آخر میں لکھا ہے۔ فھذہ الروایات شواھد لحدیث الباب حدیث ابن مسعود۔ اور اس حدیث باب سے انہوں نے مسئلہ یہی سمجھا ہے کہ پہلے تشہد میں صرف تشہد ہی پڑھا جائے اس پر اضافہ نہ کیا جائے الظاھر ان لا یزید علی التشھد (مرعاۃ۔ ج ۲ ص ۴۸۲)

بقیہ • تشہد اول میں درود شریف

ہے اور روایت منقطع یعنی ضعیف ہے جب حافظ صاحب موصوف کے تینوں دلائل درست نہیں تو پھر مذکورہ تفصیل کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ درود شریف ... دونوں تشہد میں پڑھنا چاہیئے اور پہلے اور دوسرے کی تفریق صحیح نہیں۔ حافظ صاحب موصوف نے فرمایا ہے کہ آخری تشہد میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے اس آخری تشہد والی تخصیص کی دلیل کیا ہے اس کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ اللہ کریم جل و علا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

واللّٰہ الموفق وھو المعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتنقید

پیر محب اللہ شاہ الراشدی حفظہ اللہ۔ سندھ

التحقیق المستحلی فی ثبوت الصلوٰۃ علی النبیّ فی القعدۃ الاولیٰ

تشہد اول میں بھی درود پڑھنے کا ثبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ

حضرت الفاضل محترم المقام حبّی فی اللہ واخی فی الاسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اُمید ہے کہ آپ کا مزاج عالی مع الخیر ہوگا۔ اما بعد:۔

۱۵ ستمبر کے "الاعتصام" میں آپ محترم کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آں محترم نے یہ ثابت کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ قعدہ اولیٰ میں صحیح بات یہ ہے کہ اس میں تشہدؔ کے ساتھ صلوٰۃ نہ پڑھی جائے۔ افسوس کہ اس مسئلہ میں راقم الحروف آں محترم کے ساتھ اتفاق نہیں کرسکا۔ عصرِ حاضر کے صرف علاّمہ البانی حفظہ اللہ ہی پہلے قعدہ میں صلوٰۃ پڑھنے کے قائل نہیں بلکہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مولانا عبدالقادر حصاری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ اُس میں بھی انہوں نے دلائل سے ثابت کیا تھا کہ پہلے قعدہ میں بھی تشہدؔ کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے۔ اور صحیح بات بھی ان شاء اللہ یہی ہے۔

آں محترم نے اپنے موقف کی دلیل میں ایک حدیث تو مسند ابی یعلیٰ کی ذکر فرمائی ہے اور علاّمہ ہیثمیؒ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ یہ روایت ابوالحویرث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے اور وہ ثقہ ہے۔ مسند ابی یعلیٰ کا مکمل مخطوطہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں یہ حدیث بھی (ج۲ ص ۹۳ میں) موجود ہے، لیکن حضرت صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے راوی ابوالحویرث نہیں، ابوالجوزاء ہے۔ اور ائمہ محدثین کی تحقیق کے مطابق ابوالجوزاء کا چند صحابہؓ رضی اللہ عنہم جن میں سیّدتنا اُمّنا عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں، سے سماع ثابت نہیں۔ دیکھئے تہذیب التہذیب وغیرہ۔ لہٰذا یہ روایت تو انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسری روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُس کی سند حسن وجید ہے، لیکن اس سے مسئلہ زیرِ بحث پر استدلال راقم الحروف کے نزدیک صحیح نہیں۔ اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سابقین میں سے ہیں اور قدیم الاسلام ہیں۔ لہٰذا جو واقعہ وہ اس حدیث میں بیان فرما رہے ہیں وہ پہلے کا تھا اور پہلے قعدہ میں تشہدؔ کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنا بعد کا ارشاد ہے۔ اس لئے پہلا حکم بعد میں آنے والے حکم کا رافع نہیں ہوسکتا۔

اب آپ ذیل کی حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ حدیثیں مسند احمد، سنن کبریٰ بیہقی وغیرہا میں اسانید جیاد سے مروی ہیں۔ اس کی اسانید مسند وغیرہ میں دیکھی جائیں۔

۱۔ عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال اَقْبَلَ رجلٌ حتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقال یا رسول اللہ اَمّا السّلامُ علیک فقد عرفناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فكيف نصلي عليك اذا نحن صلينا في صلواتنا صلى الله عليك قال فصمت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احببنا ان الرجل لم يسأله فقال اذا انتم صليتم علىّ فقولوا اللهم صل على ـ الخ. اس حدیث میں جو سائل ہے وہ بشر بن سعد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے اور اس حدیث میں واضح ہے کہ صلاۃ کے متعلق سوال نماز میں تشہد کے وقت پڑھنے کے بارے میں تھا اور "سلام" جو صحابہؓ نے پہلے جان لیا تھا وہ وہی ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال مدینہ منورہ میں آنے کے بعد بھی کافی عرصہ بعد میں ہوا تھا۔ اس کی وضاحت مزید دوسری حدیث میں آ رہی ہے۔

۲۔ یہ حدیث بھی حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور جید سند سے امام احمد کی مسند میں موجود ہے۔

وعنه قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان نصلي عليك يا رسول الله فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يسأله ثم قال قولوا اللهم صل على محمد... والسلام كما قد علمتم۔ اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ سوال اللہ تعالیٰ کے فرمان "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" کے نزول کے بعد ہوا تھا اور یہ آیت سورۂ احزاب کی ہے جو ۵ھ میں نازل ہوئی تھی۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام پر صلاۃ و سلام پڑھنا چاہیئے۔ اور یہ حکم بعد کا ہے۔ تشہد کا حکم اس سے کافی عرصہ پہلے ہو چکا تھا۔ اس لیے صحابہؓ نے اس تشہد کا حوالہ دیتے ہوئے عرض کیا کہ سلام تو ہم پہلے معلوم کر چکے ہیں۔ یعنی تشہد میں۔ اور اس دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکمیل میں صلاۃ تو سکھلائی۔ لیکن سلام کے متعلق اسی تشہد والے سلام کی طرف " والسلام كما قد عرفتم " سے اشارہ فرما دیا۔ اس سے بالکل واضح ہو گیا۔ کہ تشہد کا حکم کافی عرصہ پیشتر ہو چکا تھا۔ اور اس وجہ سے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی پر اکتفا فرماتے تھے۔ لیکن جب سورہ احزاب کی مذکورہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی دریافت پر آپ نے صلاۃ بھی بتا دی۔ اور یہ نماز ہی میں پڑھنے کے متعلق سوال تھا جیسا کہ پہلی حدیث سے واضح ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مسند احمد اور سنن کبریٰ للبیہقی میں اس کے موافق حدیث صحیح سند سے موجود ہے۔ لہٰذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے پہلے قعدہ میں تشہد پر اکتفا کے لئے استدلال میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

علاوہ ازیں ان دونوں حدیثوں کو اس طرح بھی جمع کیا جا سکتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث میں جو صرف تشہد کا ذکر ہے تو اس سے مراد تشہد مع الصلاۃ ہے۔ اور عربی زبان میں چند اشیاء کے مجموعہ کی طرف ایک اہم جزو سے اشارہ کیا جا سکتا ہے مثلاً مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔ الخ میں ذکر تو قیام ہی کا ہے لیکن مراد پوری نماز ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے امثلہ موجود ہیں۔ اس کی وضاحت اس طرح سمجھئے کہ اللہ کا حکم تو صلاۃ و سلام دونوں کا ہے اور سلام صرف تشہد میں ہی مذکور ہے۔ لہٰذا صلاۃ کے حکم کی تعمیل صرف صلاۃ کے پڑھنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب نماز میں متصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قعدہ کرے گا تو اللہ کے ارشاد کی تکمیل میں یہ دونوں پڑھے گا گویا تشہد، جس میں سلام ہے، اور صلوٰۃ آپس میں لازم ملزوم ہیں۔ اور صرف تشہد کے ذکر سے جو کہ اہم جزو ہے۔ کیونکہ اس میں سلام کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ اللہ کی ثنا، و تعظیم، شہادتین وغیرہ تو اس کے ذکر سے دوسرے جزو یعنی صلوٰۃ کی جانب بھی اشارہ ہو گیا۔ اس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے قعدے (وسط صلوٰۃ) میں اگر ہوتے تو صرف تشہد یعنی مع الصلوٰۃ (کیونکہ اللہ کے ارشاد میں دو چیزیں ہیں اور صرف تشہد میں ایک ہی چیز مذکور ہے) پر اکتفا فرماتے۔ اس میں کوئی خرابی نہیں، یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔ ایک کے ذکر سے دوسرے کا ذکر ہو ہی جائے گا۔ باقی حضرت ابن مسعود کی حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ وات کان فی أخرها دعا بعد تشهده بما شاء الله ان يَدْعُوَ...... اس کو تشہد و صلوٰۃ کے علاوہ اور جو ادعیہ وارده ہیں مثلاً اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ الخ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا۔ الخ۔ ان پر محمول کیا جائے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ بہرصورت اس مسئلے میں مجھے ان ائمہ کرام (امام شافعی وغیرہ رحمہم اللہ) کا موقف صحیح نظر آتا ہے جو پہلے قعدہ میں بھی صلوٰۃ کے پڑھنے کو مشروع جانتے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

ملحوظہ ۱: مزید برآں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو "وسط الصلوٰۃ" کے الفاظ ہیں، ان سے مراد اگر نماز کا ٹھیک ٹھیک بیچ مراد ہے تو یہ مغرب کی نماز سے منقوض ہے کیونکہ اس صورت میں مغرب کی نماز میں تشہد کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنی جائز ہو گی کیونکہ اس میں پہلا قعدہ ٹھیک ٹھیک بیچ میں نہیں ہے اور اگر وسط سے مراد آخری قعدہ سے پہلے کا قعدہ ہے، خواہ ٹھیک وسط و بیچ میں ہو، جس طرح چار رکعتی نماز میں، یا ٹھیک بیچ میں نہ بھی ہو تو پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وسط میں (یعنی دوسرے معنی کے لحاظ سے) تشہد کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنی ثابت ہے۔ حضرت سعد بن ہشام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل کا ذکر کرتے ہوئے) فقالت كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ ثُمَّ يَحْمَدُ رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔ الخ۔ (سنن الکبریٰ للامام البیہقی، ج ۲۔ ص ۵۰۰) پھر اسی صفحہ پر امام بیہقی فرماتے ہیں "رواہ مسلم فی الصحیح عن ابی بکر بن ابی شیبۃ" [1]۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ رواۃ سب کے سب ثقات ہیں اور سند میں ابن ابی عروبہ اور قتادہ دونوں نے "حدثنا" کہہ کر سماع کی تصریح بھی کر دی ہے۔ لہٰذا تدلیس کا شبہ بھی نہ رہا۔ دیکھئے (سنن کبریٰ: ج ۲ ص ۴۹۹) اور یہی حدیث بعینہ صحیح ابی عوانہ میں بھی موجود ہے [2]۔ اس صحیح حدیث سے

---

[1] سنن نسائی میں بھی یہ حدیث ہے۔ ج ۱ ص ۲۴۴۔ مع التعلیقات السلفیہ (ص۔ ی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالوضاحت معلوم ہوگیا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط الصلوٰۃ میں اخیری قعدہ سے پہلے قعدہ میں صلوٰۃ پڑھی اور مسئلہ مزید مبرہن ہوگیا۔ فللّٰہ الحمد ولہ المنۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن۔

اس روایت میں پہلے قعدہ میں جو "فیدعو ربہ" وارد ہے اس سے مراد وہی ہے جو نویں رکعت میں " ثم یحمد ربہ " کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی تشہد (التحیات) مقصد یہ کہ وتر کے درمیانی اور اخیری دونوں قعدوں میں صلوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

ملحوظہ۔ مسند ابویعلیٰ کی روایت کی مزید سندی تحقیق

اگر بالفرض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ابوالجوزاء نہیں بلکہ ابوالحویرث ہو جیسا آں محترم نے حافظ ہیثمی کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ یہ ابوالحویرث کون ہے؟ حافظ ابن حجرؒ التقریب میں "کنیٰ" کے ابواب میں "حا" مہملہ کی فصل میں لکھتے ہیں۔ "ابوالحویرث عن عائشۃ ان لم یکن الذی قبلہ والا فمجھول من الثالثۃ" اور اس سے قبل جو "ابوالحویرث" ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ بالتصغیر الزرقی اسمہ عبدالرحمٰن بن معاویۃ۔ اب عبدالرحمٰن بن معاویہ کا ترجمہ نکالتے ہیں تو ان کا ترجمہ اس طرح ملتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن معاویۃ بن الحویرث بالتصغیر الانصاری الزرقی ابوالحویرث المدنی المشہور بکنیتہ صدوق سیئ الحفظ رمی بالارجاء من السادسۃ۔ اب آپ ان تراجم پر غور فرمادیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ بن الحویرث ہے تو وہ سیئ الحفظ ہونے کے علاوہ طبقہ سادسہ سے ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے تقریب کی ابتداء میں یہ تصریح فرمادی ہے کہ طبقہ سادسہ کے رُواۃ کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں اور حالت یہ ہے کہ حضرت سیدہ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم سے تو طبقہ خامسہ ورابعہ کا بھی سماع نہیں بلکہ طبقہ ثالثہ یا ثانیہ کا ہو تو ان سے سماع ہوسکتا ہے۔ لہٰذا جو راوی طبقہ ثالثہ سے ہی نہیں، تین طبقے نیچے کا ہوا۔ اس کا حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیسے ثابت ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے بھی یہ روایت ضعیف ہوئی کیونکہ ایک تو اس میں راوی سیئ الحفظ ہے اور دوسری وجہ سند میں مابین السیدہ رضی اللہ عنہا اور ابوالحویرث کے انقطاع ہے۔ لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف ہوئی اگر یہ ابوالحویرث "عبدالرحمٰن بن معاویہ" ہیں تو وہ مجہول ہے جیسا کہ حافظ صاحب نے فرمایا (وقد مرّت عبارتہ) اور جہالت بھی ائمہ حدیث اور محققین کے نزدیک جرح شدید ہے۔ لہٰذا اس صورت میں بھی یہ روایت ضعیف ہوئی۔ واللہ اعلم۔

حفّاظ کرام کے لئے بہترین موقع

ماہ رمضان المبارک کی نماز تراویح پڑھانے سے قبل قرآن مجید کا مکمل اور صحیح یاد کرنا ضروری ہے اسی سلسلہ میں مدرسہ حفظ القرآن والحدیث رجسٹرڈ میں ایک مخلص ومحنتی اُستاد جناب قاری ثناء اللہ کی خدمت حاصل کرلی ہے تمام حفّاظ کرام جلدی تشریف لاکر اپنی منزلیں مکمل یاد کرلیں۔

نوٹ: مدرسہ میں پہنچنے کے لئے ضلع ساہیوال کے مشہور شہر چیچہ وطنی کے جنرل بس سٹینڈ سے ہر آدھ گھنٹہ کے بعد بس چلتی ہے۔

حافظ خوشی محمد

مہتمم مدرسہ حفظ القرآن والحدیث رجسٹرڈ چک ۱۶۸/۹ ڈاکخانہ خاص تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔ پنجاب۔ پاکستان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۸ یکم جنوری ۱۹۹۳ء

احکام و مسائل

شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی ـ لاہور

• کیا تحیۃ المسجد پڑھنا فرض ہے نیز مکروہ اوقات میں تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم ؟
• پہلے تشہد میں درود پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

سوالات

(۱) کیا تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں فرض ہیں ؟ کیا اوقات مکروہہ میں پڑھی جاسکتی ہیں ؟

(۲) کیا نماز میں پہلے تشہد کے ساتھ درود شریف پڑھنا چاہیئے ؟ بعض لوگ پہلے قعدے میں تشہد کے ساتھ درود شریف پڑھنے کو، قرآن کی آیت یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ سے اور اس حدیث سے جس میں صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے درود پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا، اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرض ہی قرار دیتے ہیں جب کہ مسند احمد، تلخیص ابن حجرؒ اور نصب الرایۃ کی روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قعدے میں صرف تشہد ہی پڑھیں گے۔ بہرحال بحوالہ وضاحت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فقط

طالب الدعوات : خادم العلماء بلال احمد غفرلہ
مہتمم جامعہ محمدیہ اہلحدیث گرالہ کالونی ـ لاہور

الجواب بعون الوہاب

(۱) تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں اگرچہ فرض نہیں ہیں، کیونکہ فرض صرف پانچ نمازیں ہیں لیکن ان کی اہمیت اس قدر ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران آنے والا بھی دو رکعت پڑھ کر ہی بیٹھے گا۔ حالانکہ اس وقت استماع اور انصات کی بطور خاص تاکید وارد ہے۔ کتب احادیث میں قصۂ سلیک غطفانی اس امر کی واضح دلیل ہے۔ تحیۃ المسجد چونکہ ابتدائی نماز نہیں بلکہ سببی ہے اس لئے اس کو مکروہ اوقات میں پڑھنا بھی درست ہے جس طرح کہ نماز جنازہ وغیرہ ہے۔ بطور استدلال حدیث کریب عن ام سلمۃ پیش کی جاتی ہے۔

سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين وأراك تصليهما قال يا ابنة أبي أمية سألت عن الركعتين بعد العصر وانه أتاني ناس من عبد القيس فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان (متفق علیہ)
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (مرعاۃ المفاتیح، ج ۲ ص ۵۱-۵۶)

(۲) کسی بھی صحیح مرفوع متصل روایت میں پہلے تشہد میں درود پڑھنے کی مخالفت نہیں بلکہ عموم حدیث کعب بن عجرۃ جواز پر دال ہے۔ فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن کیفیۃ الصلوٰۃ علیہ فقال قولوا اللّٰھم صل علی محمد ..... الخ
(تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۲۶۸)

• اور بعض صحیح روایات میں الفاظ یوں ہیں۔
فقد قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علمنا کیف نسلم علیک (ای فی التشھد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکیف نصلی علیک؟ قال قولوا اللّٰھم صل علی محمد .... الحدیث " یعنی صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا تو علم ہو گیا آپ پر سلام (یعنی تشہد میں) کیسے پڑھا جائے۔ پس یہ فرمایئے کہ درود کیسے پڑھیں، فرمایا کہو اللّٰھم صل علی محمد .... الحدیث۔ علامہ البانی فرماتے ہیں۔ فلم یخص تشہدا دون تشہد ففیہ دلیل علی مشروعیۃ الصلاۃ علیہ فی التشہد الاول ایضا وھو مذھب الامام الشافعی کما نص علیہ فی کتابہ "الام" وھو الصحیح عند اصحابہ کما صرح بہ النووی فی المجموع (۳/۴۶۰) و قد جاءت احادیث کثیرۃ فی الصلاۃ علیہ فی "التشہد" ولیس فیھا التخصیص المشار الیہ بل ھی عامۃ تشمل کل تشہد۔ .... ولیس للمانعین المخالفین ای دلیل یحتج بہ (صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۴۲-۱۴۳)

یعنی" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنے کے لئے کسی ایک تشہد کو خاص نہیں کیا پس اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنا مشروع ہے، امام شافعیؒ کا مسلک بھی یہی ہے جس طرح کہ "الام" میں منصوص ہے۔ اور امام شافعیؒ کے اصحاب کے نزدیک بھی یہی بات صحیح ہے جس طرح کہ نووی نے المجموع (۳/۴۶۰) میں تصریح کی ہے۔ نیز بہت ساری احادیث میں تشہد میں آپؐ پر درود کا تذکرہ موجود ہے لیکن ان میں مشار الیہ تخصیص کا نام و نشان تک نہیں بلکہ وہ عام اور ہر تشہد کو شامل ہیں۔ اور مخالفین کے پاس قابل احتجاج کوئی دلیل موجود نہیں"

مانعین کے دلائل کا جائزہ

اس سلسلے میں مانعین کے بھی چند دلائل ہیں۔ ان کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے جس طرح کہ سائل نے بھی ان کی نشاندہی کی ہے۔ چنانچہ سنن ابوداؤد میں حدیث ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف قال قلنا حتی یقوم قال حتی یقوم۔

یعنی" نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں ایسے ہوتے تھے گویا کہ گرم پتھر پر ہیں۔ ہم کہتے ابھی اٹھے"

اور ترمذی کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا پھر سعد نے کسی شے کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی۔ پس میں نے کہا حتی یقوم وہ بھی کہہ رہے تھے حتی یقوم۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں، اہل علم کا عمل اس حدیث کے مطابق ہے وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر نہ بیٹھے اور پہلی دو رکعتوں میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے۔ اور اگر کسی نے تشہد پر اضافہ کیا تو اس پر دو سجدے سہو لازم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح شعبی وغیرہ سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز امام ترمذی حدیث ہذا پر حکم لگاتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ھذا حدیث حسن الا ان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ۔

یعنی یہ حدیث حسن درجہ کی ہے البتہ ابوعبیدہ کا اپنے باپ (عبداللہ) سے سماع ثابت نہیں۔"

اور عمرو بن مرہ کا بیان ہے میں نے ابوعبیدہ سے دریافت کیا تجھے عبداللہ سے کوئی شے یاد ہے، کہا مجھے کوئی شئ یاد نہیں۔ عون المعبود (۱/۳۷۸) اور حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ وھو منقطع لان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ حدیث منقطع ہے، اس لئے کہ ابو عبیدہ کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں (تلخیص الحبیر جزا ص ۲۶۳) لہٰذا یہ روایت قابلِ حجت نہ ٹھہری اور جہاں تک تعلق ہے اس روایت کا جو مسند احمد اور ابن خزیمہ میں ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد کی تعلیم دی پس جب وہ درمیانہ قعدہ میں بیٹھتے اور آخر قعدہ میں بیٹھتے تو بائیں ران پر بیٹھتے۔ التحیات عبدہ و رسولہ تک پڑھتے۔ پھر اگر درمیانے قعدہ میں ہوتے تو صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور اگر اخیر میں ہوتے تو تشہد کے بعد جو اللہ چاہتا دعا مانگتے۔ پھر سلام پھیرتے (التلخیص ۱/۲۶۴)

روایت ہٰذا واضح طور پر اس بات پر دال ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے قعدہ اُولیٰ میں صرف تشہد پر اکتفا کی ہے لیکن روایت موقوف ہے مرفوع نہیں۔

صاحب المرعاۃ فرماتے ہیں، امام ابو حنیفہ نے اسی بات کو اختیار کیا لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک درُود کا اضافہ بھی درست ہے پھر وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الظاھر ان لا یزید علی التشھد لکن لو زاد یجب علیہ سجدۃ السھو لانہ لم یقم دلیل شرعی علی وجوب سجدۃ السھو علی ما زاد علی التشھد فی القعدۃ الاولی (۱/ ۶۷۱)

یعنی "ظاہر بات یہ ہے کہ نمازی تشہد پر اضافہ نہ کرے لیکن اگر کوئی اضافہ کر دے تو اس پر سجود سہو واجب نہیں کیونکہ کوئی شرعی دلیل اس بات پر قائم نہیں ہو سکی کہ قعدہ اول میں تشہد پر زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہے۔"

جملہ دلائل سے ظاہر ہے کہ علامہ موصوف کا استدلال صرف شواہد پر مبنی ہے بطور خاص کوئی صحیح مستند موجود نہیں جب کہ دوسری جانب واضح موقف ہے جو صریح دلائل پر موقوف ہے۔ مزید آنکہ المنتقیٰ باب ما جاء فی الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حدیث ہے۔

فقال لہ بشیر بن سعد اَمَرَنَا اللہُ اَنْ نُّصَلِّیَ علیک فکیف نصلی علیک ..... ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللّٰھم صل علی محمّد ... الخ

یعنی "بشیر بن سعدؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ اللہ نے ہمیں آپ پر درود کا حکم دیا ہے آپ پر کیسے درُود بھیجیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اللّٰھم صل علی محمد ... الخ

اور مسند احمد میں ہے فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلاتنا؟ یعنی "جب ہم نماز پڑھیں تو اپنی نمازوں میں آپ پر کیسے درود بھیجیں"؟ مقام ہذا توضیح و تفصیل کا محل ہے پہلے اور دوسرے قعدہ میں درود پڑھنے کے اعتبار سے فرق کی وضاحت نہ کرنا عموم جواز کی دلیل ہے اور علوم فقہ میں قاعدہ معروف ہے تاخیر البیان عن وقت الحاجۃ لا یجوز یعنی ضرورت کے وقت کسی شئے کی وضاحت نہ کرنا ناجائز ہے۔

اس سے معلوم ہوا پہلے تشہد میں درُود پڑھنا جائز ہے۔ واضح ہو کہ علماء کا ایک گروہ نماز میں درُود کے وجوب کا قائل ہے جب کہ جمہور علماء عدم وجوب کے قائل ہیں۔ علامہ شوکانی نے عدم وجوب کو اختیار کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ نیل الاوطار (۲/۲۹۵-۲۹۶)

الاعتصام
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا تیسرا موقع

درود شریف پڑھنے کا ایک ضروری موقع نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ہے جس کی مشروعیت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ اس امر میں اختلاف ضرور ہے کہ درود شریف کے بغیر نمازِ جنازہ صحیح ہوتی ہے یا نہیں، یعنی نمازِ جنازہ میں درود شریف پڑھنا واجب ہے مُستحَب؟ امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مذہب وجوب کا ہے کہ بغیر درود شریف کے نماز صحیح نہیں ہوتی اور امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف مُستحَب ہے، ان کے نزدیک اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہوجاتی ہے۔

○ اس میں کوئی شک نہیں کہ نمازِ جنازہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء تحمید و تمجید اور دُعاء کا مجموعہ ہوتا ہے اور دُعاء بغیر درود شریف کے منظور و مقبول نہیں ہوتی، جیسا کہ (زیرِ نظر کتابچہ کے صـ۸۷ پر ترمذی ج ۱ صـ۱۱۰، مشکوٰۃ ج ۱ صـ۸۷ ترغیب ج ۲ صـ۵۰۵، طبرانی اوسط وغیرہا کُتُبِ اَحادیث کے حوالہ سے) امیرالمؤمنین، خلیفۃ المسلمین حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایات میں مفصّل طور پر گذر چکا ہے۔

○ اور یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ ہر نماز اور اس میں کی جانے والی دُعاء کی مقبولیّت ہمیشہ درود شریف پڑھنے کے بعد ہوتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ بھی تو ایک نماز ہے اور اس میں دُعاء بھی مانگی جاتی ہے تو پھر اس میں درود شریف پڑھنا ضروری کیوں نہیں ہے؟

واضح ہو کہ نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا سنّتِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہے جس کی اطاعت و اتباع اہلِ ایمان کے لئے ضروری امر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

"وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ، (الآیۃ، سورۃ الحشر: ۷)

اور جو کچھ رسُولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم تمہیں (اپنے قول و فعل سے) دیں اسے قبول کرلو"

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَنْ يُّكَبِّرَ الْاِمَامُ، ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰی سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ، ثُمَّ يُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ، فِی التَّكْبِيْرَاتِ لَا يَقْرَاُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِیْ نَفْسِهٖ"

(مسند الامام الشافعی ص۳۵۹ واللفظ لہ، کتاب الاُمّ ج ۱ ص۲۴۰، سنن کبریٰ بیہقی ج ۴ ص۴۰، مستدرک حاکم ج ۱ ص۳۶۰، جلاء الافہام ص۲۱۹، القول البدیع ص۲۰۲)

یعنی حضرت ابو اُمامہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے انہیں خبر دی ہے کہ بلا شبہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام پہلی تکبیر کے بعد آہستہ سے اپنے دل میں سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف بھیجے، اور پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میّت کے لئے خلوص دِل سے دُعاء کرے، اور (سوائے پہلی تکبیر کے دوسری تکبیروں میں سے کسی تکبیر میں) قرأت نہ کرے، پھر (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سے اپنے دل میں سلام پھیر دے۔"

(سنن کبریٰ بیہقی اور مستدرک حاکم میں مذکورہ روایت کے آخری الفاظ یہ بھی ہیں، " وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّفْعَلَ مَنْ وَّرَآءَهٗ مِثْلَ مَا فَعَلَ اِمَامُهٗ یعنی اور یہ بھی سنّت ہے کہ مقتدی بھی وہی کام کرے جو امام کرتا ہے۔)

○ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: اِنَّ السُّنَّةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ اَنْ يَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ يُخْلِصُ الدُّعَآءَ لِلْمَيِّتِ، حَتّٰى يَفْرُغَ وَلَا يَقْرَأُ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ يُسَلِّمُ فِيْ نَفْسِهٖ، رَوَاهُ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْقَاضِيْ اِسْمَاعِيْلُ فِيْ كِتَابِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

www.KitaboSunnat.com

(عون المعبود شرح ابوداؤد ج ۳ ص ۱۹۲، جلاء الافہام ص ۲۲۰، القول البدیع ص ۲۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نمازِ جنازہ پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ (پہلی تکبیر کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں، پھر (تیسری تکبیر کے بعد) میت کے لئے خلوصِ دل سے دعاء کریں، یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جائیں قرأت صرف ایک بار کریں اور پھر (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سے سلام پھیر دیں۔

○ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ، قَالَ: اَلسُّنَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَنْ یُّکَبِّرَ ثُمَّ یَقْرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ یُخْلِصُ الدُّعَاۤءَ لِلْمَیِّتِ، وَلَا یَقْرَأُ اِلَّا فِی الْاُوْلٰی، اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ "

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۸۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۹۶، عون المعبود ج ۳ ص ۱۹۲، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۳ ص ۲۴۲ واللفظ لہٗ)

یعنی حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہی جائے، پھر سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے، پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوصِ دل سے میت کے لئے دُعاء کی جائے اور تکبیر اولیٰ کے علاوہ قرآن کی قرأت نہ کرے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت ابوسعید مقبریؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم نمازِ جنازہ کس طرح پڑھا کریں ؟ تو انہوں نے فرمایا بیشک میں تمہیں بتاتا ہوں اس لئے کہ میں دوسروں سے اس کا زیادہ جاننے والا ہوں : فَاِذَا وُضِعَتْ، کَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللہَ تَعَالٰی. وَصَلَّیْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں اور پھر یہ دعاء مانگتا ہوں الخ

(مؤطا امام مالک ص۷۹، جلاء الافہام ص۲۲۰، القول البدیع ص۲۰۴)

ایک ضروری وضاحت

جب کوئی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کام کے متعلق بلا اضافت مطلقاً یہ کہے کہ یہ سنّت ہے تو مراد اس سے سنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتی ہے اور وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے "

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۸ ص۱۴۰، نووی شرح مسلم کشف المغطی بحوالہ فتح المبین ص۲۱۶)

خلاصۂ مطلب :

○ مذکورہ احادیث صحیحہ وصریحہ سے واضح ہوگیا ہے کہ نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا سنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور سنّت کی اتباع اہلِ ایمان کے لئے ضروری امر ہے کہ اتباعِ سنّت ہی مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کے حصول کا طریقہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورۃ اٰل عمران : ۳۱)
اب اسے صرف مستحب کہہ کر اسے غیر ضروری قرار دینا غیر تحقیقی اور غیر مفید بات ہے۔

○ نمازِ جنازہ میں پڑھنے کے لئے درود شریف کے کوئی خاص الفاظ صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہیں بلکہ درود شریف کے جو الفاظ تشہُّد کے بعد پڑھے جاتے ہیں وُہ ہی پڑھنے چاہییں کیونکہ یہ الفاظ سیّد الانبیآء، محمّد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائے ہیں، اور محدثین کرامؒ وفقہاء عظامؒ کے نزدیک بھی افضل ترین درود شریف، درود ابراہیمی ہی ہے۔

○ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا اور اس کے ساتھ دوسری سورت ملانا دوسری احادیثِ صحیحہ وصریحہ سے ثابت ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۷۸، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۹۱، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۲۸ واللفظ لہٗ)

یہاں تفصیل کی گنجائش اور ضرورت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا چوتھا موقع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا ایک نہایت ہی ضروری اور مؤکد موقع ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی ذکر کیا جائے تو حاضرینِ مجلس میں سے ہر مسلمان پر ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ادب واحترام اور تعظیم و توقیر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ اظہارِ محبت ہے جو جزوِ ایمان ہی نہیں بلکہ روحِ ایمان ہے، جو شخص اس سے روگردانی کرے گا وہ بڑا ہی بے نصیب ہے اس کے متعلق احادیث میں بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

○ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ .... الحدیث

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۴۹، صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۷۸، جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۸۶، ترغیب ج ۲ ص ۵۰۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں پڑھا۔

○ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ،

(صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۱۸۷، مسند احمد ج ۱ ص ۲۰۱، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۴۹، عمل الیوم واللیلۃ رقم ۳۷۶، ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۷،)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

○ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذٰلِكَ اَبْخَلُ النَّاسِ۔

(رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب الصلوٰۃ، ترغیب ج ۲ ص ۵۱۱، جلاء الافہام ص ۵۹، القول البدیع ص ۱۴۹)

یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں گھر سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل آدمی کی خبر دُوں؟ تو انہوں (ہم سب حاضرین) نے عرض کی ہاں یارسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم ضرور بتائیے) تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وُہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ آدمی سب سے بڑا بخیل ہے،

○ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ، بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ،

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ج ا صـ۱۶۴)

یعنی بخیل آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور، جنّت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہو جاتا ہے۔

○ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَخَطِئَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ، خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ "

یعنی جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول جائے تو وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

(معجم کبیر ج ۳ رقم ۲۸۸۷، مجمع الزوائد ج ۱ صـ۱۳۷، صحیح الجامع رقم ۶۱۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ: فَقَالَ: اٰمِيْنَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ، فَقُلْتُ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ ٥

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ،

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۰۶، جلاء الافہام ص ۷، القول البدیع ص ۱۴۱)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین، پھر جب دوسری سیڑھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے بعد) منبر سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اس وقت جبریل (علیہ السلام) میرے سامنے آئے تھے (جب پہلی سیڑھی پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین، پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے کہا آمین، پھر جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاوے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں تو میں نے کہا آمین،

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین، آمین آمین۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر تین مرتبہ آمین ارشاد فرمائی ہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے تو انہوں نے کہا ....

وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ،

اور جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے تو وہ آپ پر درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ پڑھے تو وہ فوت ہو کر جہنم میں داخل ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو، آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہی،

(صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۱۹۲، صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۷۷، واللفظ لہ ترغیب ج ۲ ص ۵۰۸)

اس حدیث کے ہم معنی و ہم مضمون حضرت انس، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت مالک بن حویرث اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث وارد ہوئی ہیں،

(بحوالہ ترغیب و ترہیب ج ۲ ص ۵۰۶ تا ص ۵۰۸، جلاء الافہام باب اوّل، القول البدیع ص ۱۴۱ تا ص ۱۵۰)

حاصلِ کلام:

مذکورہ بالا احادیث پر نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن کر یا پڑھ کر یا لکھ کر درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ بھیجے اس کے متعلق رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ (اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو)، اَلْبَخِیْلُ (وہ شخص بخیل ہے) اَبْخَلُ النَّاسِ (لوگوں میں سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا بخیل ہے) بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ، بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ، (وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے دُور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہو جاتا ہے) بَعُدَ (وہ شخص ہلاک ہو) خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ (وہ شخص جنت کا راستہ بھول گیا) فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ (پس وہ شخص مر کر جہنم میں داخل ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو) وغیرہ وغیرہ بد دعائیہ جملے جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بھی ثبت فرمائی ہے بطورِ وعید وارد ہوئے ہیں جو بڑی سخت مذمت کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں، جس سے آفتابِ نیمروز کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ ذکرِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا بڑا ہی ضروری امر ہے۔

○ اور ایسے موقع پر اسے غیر ضروری اور مستحب کہنا، حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی سے روگردانی اور بہت بڑی بے انصافی ہے جو اہلِ ایمان کی شان کے شایاں نہیں ہے۔

○ یا یہ کہنا کہ مجلس میں بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر شریف ہو تو صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لینا کافی ہے بار بار پڑھنا ضروری نہیں ہے[1] بھی

---

[1] حنفیوں کے رأس المحدثین علامہ مولوی محمد زکریا سہارنپوری رقمطراز ہیں:
"مسئلہ (۱) عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ بوجہ حکم صلوٰۃ کے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے کیونکہ مذکورہ احادیث مَنْ ذُكِرْتَ الخ میں لفظ مَنْ عام ہے کہ جب بھی جو شخص بھی جس شخص کے سامنے بھی اور جتنی مرتبہ بھی میرا ذکر کیا جائے اسی وقت اور اتنی مرتبہ ان (نام لینے والوں، نام سننے والوں اور نام لکھنے اور پڑھنے والوں) پر درود شریف پڑھنا لازم ہو جاتا ہے۔

یہ ہے ہمارا عقیدہ اور عمل، لیکن پھر بھی ہم درود و سلام کے منکر ہی ٹھہرائے جاتے ہیں، کیا خوب انصاف ہے۔

؎ ہمیں اے باغباں کیوں باغ کا مالک نہیں کہتا
سروں کو بیچ کر قیمت ادا کی ہے گلستاں کی

شعبان ۲ھ میں نازل ہوا (۲) اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہٖ (قول) یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر مستحب" (فضائل درود شریف ص۱۰۹) امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے (ایضاً ص۹۸)

○ اور ایسے ہی بریلوی رضاخانی استاذ العلماء مولوی نور محمد صاحب رقمطراز ہیں:

"صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا دونوں صیغے اَمر کے ہیں۔ اَمر وجوب کے لئے آتا ہے جبکہ کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو اس لیے تمام عمر میں ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے اور بر وقت سماعت نامِ مبارک واجب ہے۔ ہاں اگر ایک مجلس میں نام مبارک بار بار ذکر کیا جائے تو اوّل مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب، جیسا کہ ایک مجلس میں تکرارِ آیتِ سجدہ سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے اور امام طحاوی کے نزدیک نام مبارک سننے پر ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے

(درِ مختار جلد اول، فضائل درود شریف ص۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا پانچواں موقع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا پانچواں موقع نماز میں بحالتِ قیام وقرأت اس وقت ہے جبکہ کوئی ایسی آیت تلاوت کی جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی وارِد ہوا ہے مثلاً وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ .... (آل عمران: ۱۴۴)
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ .... (الاحزاب ۴۰) .... وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ .... (محمد: ۲)
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ .... (الفتح: ۲۹)
وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۗ ....
(الصف: ۶) تو ایسی حالت میں قاری اور سامع دونوں پر لازم ہے کہ وہ نصِ قرآنی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ کے مطابق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی اَحکام کی تعمیل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ذکر کے وقت جو شخص درود شریف نہیں پڑھتا اَحادِیث میں اس کے متعلق بڑی سخت وعیدیں وارِد ہوئی ہیں ـــــ کہیں فرمایا کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے ـــــ کہیں فرمایا کہ بخیل اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت ومغفرت سے دور، جنّت سے دور اور جہنّم کے قریب ہے۔
— کہیں فرمایا کہ وہ جنّت کا راستہ بھول گیا — کہیں فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہوا ور کہیں حضرت جبریل امین علیہ السّلام (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اس کے لئے بددُعا کرتے ہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو وہ مرنے کے بعد جہنّم میں داخل ہوگا تو اس پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جبریل علیہ السّلام کے کہنے پر اٰمین کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ جیسا کہ گذشتہ صفحات پر مفصّل طور پر گذرچکا ہے۔

اِن اَحادِیث میں لفظ مَنْ وارِد ہوا ہے جو کہ الفاظِ عامّہ سے ہے جو سب کو شامل ہوتا ہے اس میں نمازی (قاری اور سامع) بھی داخل ہیں،

اِسی لئے حنفیوں کے مشہور علاّمہ محمد معینؒ سندھی فرماتے ہیں:

"فَاِنَّ لَفْظَ الْاَحَادِیْثِ مَنْ ذُکِرْتُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) عِنْدَہٗ وَھُوَ عَامٌّ یَشْتَمِلُ الْمُصَلِّیَ وَغَیْرَہٗ ظَاھِرُ ذٰلِکَ الْوُجُوْبُ عَلَیْہِ لِغَیْرِہٖ لِعُمُوْمِ الْوَعِیْدِ عَلَی التَّارِکِ"،

(دراساۃ اللبیب فی الأسوۃ الحسنۃ بالحبیب، الدراسۃ السادسۃ ص ۲۳۲)،

یعنی تَرکِ درود پر وعید کی اَحادِیث کے الفاظ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ عام ہیں جو نمازی اور غیر نمازی کو شامل ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام نامی اسمِ گرامی پڑھنے سننے والے پر درود پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے، خواہ حالتِ نماز میں ہو یا غیرِ نماز میں، اور اگر سُستی کرے گا تو ہر حال میں گنہگار ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد معین حنفی سندھیؒ مزید فرماتے ہیں: قُلْنَا تَارِكُ الصَّلٰوةِ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ عَلَيْهِ الْوَعِيْدُ الشَّدِيْدُ بِاَنْحَاءٍ مُّخْتَلِفَةٍ فِي الْاَحَادِيْثِ الثَّابِتَةِ بِطُرُقٍ مُّتَعَدِّدَةٍ، (دراساة اللبيب صـ ۲۳۰)

یعنی ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی پڑھ اور سُن کر درود نہ پڑھنے والے کے متعلق اَحادیث میں کئی طرح کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور یہ احادیث متعدد طُرق سے ثابت ہیں، آگے ان اَحادیث کا ذکر بھی کیا ہے۔

ہاں خاص اس موضوع پر کہ نمازی اس وقت درود شریف پڑھے، کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی لیکن یہ اصولی بات ہے کہ "جب کسی خاص شئے میں کوئی خاص حکم نہ ہو تو وہ شئے حکمِ عام میں شامل ہوتی ہے"

جیسا کہ شارح بخاری امام احمد بن علیؒ بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ رقمطراز ہیں: اِنَّ حُكْمَ الشَّيْءِ الْخَاصِّ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ نَصٌّ، دَاخِلٌ تَحْتَ حُكْمِ دَلِيْلٍ اٰخَرَ بِطَرِيْقِ الْعُمُوْمِ،

(فتح الباری بحوالہ فتاویٰ نذیریہ ج ۲ صـ ۳۴۱)

اس مسئلہ میں بھی یہی اصول جاری ہوگا اور بموجب اَحادیثِ مذکور نمازی کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی پڑھ اور سُن کر درود شریف پڑھنا چاہیئے بلکہ بوجہ وعیدِ شدید درود پڑھنا ضروری ہے۔ [۱]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے اس کے برعکس مقلدین احناف کے مشہور شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب نیلوی صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا فقہ حنفی کی مشہور کتاب ردالمحتار ج ۱ ص ۳۸۳ کے حوالہ سے اور بریلویوں کے مشہور علامہ استاذ العلماء مولانا نور محمد صاحب وغیرہما رقمطراز ہیں :

"مکروہ اس کے بھی کئی مقامات ہیں : نمبر ۵ نماز میں بحالتِ قیام و قرأت نمبر ۶ تشہد پہلے میں سوائے نوافل کے (ان مقامات پر اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام آجائے پھر بھی درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اسی طرح) نمبر ۷ قرآن شریف پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنیں، نمبر ۸ خطبہ میں جب آپ کا نام سنیں ،،

(گلستان اہلسنت نمبر ج ۷ شمارہ نمبر ۲/۳ ص ۱۶ واللفظ لہ، فضائلِ درود شریف ص ۱۳۹)

اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ حنفیوں کے نزدیک

(۱) فرض نماز میں پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی (حرام) ہے۔

(۲) نماز میں بحالتِ قیام و قرأت (جب کوئی ایسی آیت تلاوت کی جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی مذکور ہے تو نام مبارک پڑھ، سُن کر) درود شریف پڑھنا بھی مکروہ تحریمی (حرام) ہے۔

(۳) قرآن مجید پڑھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھنا اور

(۴) خطبہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنیں تو درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، وغیرہ وغیرہ ——

قارئین و ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ ظاہری طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے محب بنتے ہیں اور نعرۂ رسالت سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے آپ کو درود وسلام کے ماننے والے کہلاتے ہیں دوسروں کو درود وسلام کے منکر اور گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہیں ان کے مذہب میں:

(۱) ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے

(۲) کسی نماز میں درود شریف پڑھنا فرض نہیں بغیر درود کے نماز ہو جاتی ہے

(۳) پہلے تشہد میں درود پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

(۴) نماز میں بحالتِ قیام و قرأت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھنا مکروہ تحریمی (حرام) ہے

(۵) قرآن مجید پڑھتے وقت اور

(۶) خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک پڑھنے سننے پر درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا مکروہ تحریمی (حرام) ہے۔

یہ ہے اِن کا محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اور درود وسلام کے ماننے کی چیخ و پکار کی حقیقت،

بقول شخصے

؎ جن کو دعویٰ ہے بیاباں کو سنوارا ہم نے
ان سے پوچھو کہ اجاڑے ہیں گلستاں کس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیم الجوزیہ المتوفیؒ ۷۵۱ھ فرماتے ہیں کہ :

"یعنی درود شریف پڑھنے کا ایک موقع نماز میں تشہد کے سوا بحالتِ قیام و قرأت ہے جبکہ کوئی ایسی آیت تلاوت کی جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہو یا آیت .... یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ پڑھے۔

ہمارے اصحابؒ (حنابلہ) نے اور ان کے سوا دوسرے علماء کرامؒ نے بھی کہا ہے کہ اگر ایسا موقع پیش آئے تو قرأت میں وقف کر کے درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھ لینا چاہیئے،

مشہور امام اسماعیلؒ بن اسحاقؒ نے سند کے ساتھ یہ اثر روایت کیا ہے: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : اِذَا مَرَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَقِفْ وَلْیُصَلِّ عَلَیْهِ فِی التَّطَوُّعِ ۔ یعنی امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ جب نفلی نماز میں بحالتِ قرأت درود شریف والی آیت پر پہنچے تو چاہیئے کہ وقف کر کے درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور پڑھ لے، امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مذہبِ منصوص بھی یہی ہے کہ نفلی نماز میں جب کسی ایسی آیت کی قرأت کرے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ذکر ہو تو وقف کر کے درود شریف پڑھنا چاہیئے،

(جلاء الافہام ص ۲۵۹ ص ۲۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود و سلام پڑھنے کا چھٹا موقع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرے انبیاء و مرسلین کیلئے صلوٰۃ و سلام کی مشروعیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرے انبیاء و مرسلین کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) پر بھی صلوٰۃ و سلام بھیجنا مشروع ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ○ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ○ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ (سورۃ الصّٰفّٰت: ۷۸، ۷۹، ۸۰)

یعنی اس کا ذکرِ خیر ہم نے پچھلے لوگوں میں باقی رکھا (سارے جہان والے یہی کہتے ہیں کہ) حضرت نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر سلام ہو، بلاشبہ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ○ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ○ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ (ایضاً: ۱۱۹ تا ۱۲۱) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ○ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ (ایضاً: ۱۰۹، ۱۳۰، ۱۸۱) اور سورۃ النمل: ۵۹ میں ہے:

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تم کہو کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں (انبیآء و مرسلین کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) پرہے مذکورہ آیات طیّبات کا مفہوم و مقصد یہ ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں انبیآء و مرسلین کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکرِ خیر سلام کے ساتھ کریں گی کیونکہ یہ انبیآء و مرسلین (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کا امتیازی وصف ہے اور ان کا ادب و احترام اور تعظیم و تکریم ہے جسے آئندہ آنے والے لوگوں میں باقی رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے لہٰذا اس کی پابندی ہمارے ذمّے لازم ہے اور ہمارے نبی محترم امام الانبیآء محمّد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی ہمیں اس کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے جیسا کہ ذیل کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

○ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوْا عَلٰی اَنْبِیَآءِ اللهِ وَ رُسُلِهٖ فَاِنَّ اللهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِیْ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِمْ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

(رواہ الطبرانی ، جلاء الافہام ص۲۷۵ ، القول البدیع ص۵۳)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے انبیآء و مرسلین پر صلوٰۃ بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی طرح بھیجا تھا جس طرح مجھے بھیجا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَصَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ،

(رواہ الطبرانی، جلاء الافہام ص۲۷۵، القول البدیع ص۵۳)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر صلوٰۃ بھیجو تو دوسرے انبیآء کرام پر بھی صلوٰۃ بھیجو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی طرح بھیجا تھا جس طرح مجھے بھیجا ہے۔

الحاصل: مذکورہ تصریحات سے واضح ہوگیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سوا دوسرے انبیآء و مرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے بھی صلوٰۃ وسلام مشروع ہے اس کی صورت یہی ہے کہ جب بھی ان انبیآء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے اسمائے گرامی ذکر کئے جائیں تو حاضرین (نام مبارک لینے والے، سننے والے اور لکھنے والے وغیرھم) ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں یعنی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کہیں اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حکم کی بجاآوری ہوجائے گی جس سے ان انبیآء و مرسلین کا ادب و احترام اور تعظیم و تکریم بھی ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا حصول بھی ہوجائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ، اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے ص، صلعم، ؑ، وغیرہ پڑھنا اور لکھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے محرومی اور بہت بڑی بے نصیبی ہے!

آج کل اکثر لوگوں میں امام الانبیآء، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے حرف ص، صلعم اور ؑ وغیرہ لکھنے کا رواج عام ہوگیا ہے اور دوسرے انبیآء ومرسلین کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے گرامی کے ساتھ (ؑ) وغیرہ لکھتے ہیں جو کہ سخت ناجائز اور بدعت پر مبنی ہے اس بدعت کا شکار نہ صرف عوام الناس ہیں بلکہ کئی اہلِ علم بھی اس مسئلہ کو جانتے پہچانتے ہوئے بھی اس غلطی عظیم کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے محروم ہی نہیں ہوتے بلکہ بہت بڑی وعیدوں کے مستحق بنتے ہیں اور بہانہ یہ بناتے ہیں کہ یہ جو ہم درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے لفظ ص، صلعم، ؑ وغیرہ لکھتے ہیں یہ دراصل درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہی اختصار اور مخفف ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

واضح ہو کہ نبی رحمت امام الانبیآء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا اور لکھنا ایک عمدہ ترین عبادت ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...... يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ یعنی کہ اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو، اس وجوبی حکم کی بجا آوری نمازیں درود سلام یعنی اَلتَّحِيَّاتُ میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ الخ اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کے وقت درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنے اور لکھنے سے ہوتی ہے) اور عبادت میں اِختصار اور تخفیف کرنا کسی امتی کو ہرگز حق نہیں پہنچتا۔

○ درود وسلام کی جگہ مہمل بے معنی لفظ ، ص ، صلعم ، ع وغیرہ لکھنا ایسے بے نصیب سے سرزد ہوتا ہے جسے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ نہیں ہے کیونکہ درود وسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اِختصار اور تخفیف تحقیرِ شان ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان کو ہلکا کرنا کفر ہے اگر معاذ اللہ قصدِ استخفافِ شان ہو تو قطعاً کفر ہے اور اگر بے علمی یا کاہلی وسستی کی وجہ سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے محرومی اور بہت بڑی بے نصیبی ہے۔

○ یہود بے بہبود کو مطرود ومردود قرار دیئے جانے کی جہاں کئی وجوہات ہیں وہاں ایک وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمائی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ: ۵۹)

یعنی پھر ان بے انصافوں نے بات بدل دی، جو بتلائی گئی تھی وہ نہ کہی اور کچھ بکنے لگے (یعنی حِطَّۃٌ بخشش مانگنے کی بجائے حِنْطَۃٌ گندم مانگنے لگے) آخر ہم نے ان شریروں پر آسمان سے (طاعون کا) عذاب اتارا ان کی نافرمانی پر"

بس کچھ یہی حال درود و سلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے مہمل لفظ ص، صلعم، ؑ، وغیرہ لکھنے والوں کا ہے، حکم ملا تھا ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے اور لکھنے کا، کہ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر ہے اسی پر عمل پیرا ہونے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور مغفرتیں نازل ہوں گی اور نیکیاں ملیں گی اور درجے بلند ہوں گے، نادانوں نے اسے بدل کر ص، صلعم، ؑ وغیرہ بنالیا جس کا نہ کچھ معنیٰ ہے اور نہ ہی ثواب،

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ، اٰمِیْنَ ○ ثُمَّ اٰمِیْنَ ○

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ،

(بخاری ج ۱ ص ۳۷۱، مسلم ج ۲ ص ۷۷، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جس شخص نے ہمارے امر میں کوئی نئی چیز نکالی جو اس میں نہیں ہے تو وہ نئی چیز نامقبول اور مسترد کر دی جائے گی۔

○ دوسری روایت میں ہے:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ،

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۹۲ ، مسلم ج ۲ ص ۷۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہ ہو تو وہ عمل مردود ہے۔

○ تیسری روایت میں ہے:

مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰى غَيْرِ اَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ ،

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۶)

یعنی جس شخص نے کوئی کام نکالا جو ہمارے امر کے علاوہ ہو پس وہ مردود ہے۔

فائدہ جلیلہ

مذکورہ تینوں روایاتِ صحیحہ وصریحہ میں لفظ اَمْرُنَا وارِد ہوا ہے اور اَمْر کے معنی حُکم کے بھی ہیں اور فِعل کے بھی۔ جب اَمْر کے معنی حکم ہوتے ہیں تو اس کی جمع اَوَامِر ہوتی ہے اور جب اَمْر کے معنی فعل و کام وغیرہ کے ہوتے ہیں تو اس کی جمع اُمُور ہوتی ہے۔

لہٰذا اَحادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہوا کہ جس شخص نے کوئی ایسا عقیدہ بنا لیا یا عمل کیا جس کے کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو اور نہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہو تو وہ کام مردود ہے اور اسے مسترد کر دیا جائے گا اور اس کا قائل و فاعل بدعتی ٹھہرے گا،

اس لحاظ سے بھی ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت درود و سلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے لفظ ص، صلعم، ع وغیرہ بولنا اور لکھنا بدعت ٹھہرا جس سے اجتناب نہایت ہی ضروری امر ہے کیونکہ درود و سلام کا مذکورہ اختصار اور استخفاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے،

سنّی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدعتی بدبخت کو جہنم کی مار ہے

سنّت کی پیروی میں بدعت سے دور رہنا
ورنہ تمہاری نیکیاں ہو جائیں گی اکارت

ضروری انتباہ

○ امتیوں میں سے اگر کسی شخص کا نام محمد یا احمد ہے یا ان کے نام میں لفظ محمد یا احمد یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ وارد ہوا ہے جیسے محمد احمد، محمد ابراہیم، محمد موسیٰ، محمد عیسیٰ وغیرہ وغیرہ تو ان ناموں پر درود و سلام (صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام) وغیرہ نہ پڑھنا اور نہ لکھنا چاہیئے، کیونکہ ان ناموں سے مراد رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذواتِ مقدسہ نہیں ہیں بلکہ دوسرے اشخاص مراد ہیں اور درود وسلام تو نبی آخر الزمان امام الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حق ہے نہ کہ دوسرے اشخاص کا جنہوں نے نبیوں کے ناموں پر اپنے نام رکھ لئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

○ اور یہ بھی واضح رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ پاک کے ساتھ صرف صلوٰۃ یا سلام مثلاً صلی اللہ علیہ یا علیہ الصلوٰۃ یا علیہ السلام یا وسلم وغیرہ پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صلوٰۃ وسلام دونوں پڑھنے اور لکھنے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے اسی لئے محدثین کرامؒ وفقہاءِ عظام نے صلوٰۃ وسلام دونوں کو اختیار فرمایا ہے۔

ملاحظہ ہو ذخیرۂ کتبِ احادیث وغیرہا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرِ انبیاء کیلئے عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا اِستعمال غَلَط ہے

آج کل بعض لوگ غیرِ انبیاء بالخصوص حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حُسین (رضی اللہُ تعالیٰ عنہم) کے اَسمائے گرامی کے ساتھ علیہ السَّلام یا علیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا جُملہ بولتے اور لکھتے ہیں جبکہ وہ دوسرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے اَسمائے گرامی کے ساتھ ایسا نہیں کرتے،

سو واضح ہو کہ گزُشتہ صفحات میں قرآن و حدیث کی تصریحات سے یہ بات آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہو چکی ہے کہ نبیُ آخرُ الزّماں، اِمامُ الانبیاء، محمّد مصطفیٰ احمد مُجتبیٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وسَلّم اور دیگر اَنبیاء و مُرسلین (علیہمُ الصّلوٰۃُ وَالسَّلام) کے اَسمائے گرامی کے ساتھ صَلَّی اللہُ علیہِ وسَلّم اور علیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا جُملہ انبیاء و مُرسلین (علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) کی تعظیم و تکریم اور اِمتیازی وَصف کے طور پر مشرُوع قرار دیا گیا ہے اور اس کی مَشرُوعیت میں کسی کا کوئی اِختلاف نہیں ہے۔

○ اور قرآنِ مجید میں صحابہ کرام (رضی اللہُ تعالیٰ عنہم) کے لئے ترَضّی کا ذکر آیا ہے یعنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رِضا کے حاصل ہونے کے مرتبۂ عُلیا پر سب صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائز ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدہ : ۱۱۹، التوبہ : ۱۰۰، المجادلۃ : ۲۲، البینۃ : ۸)۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ،(الفتح : ۱۸)، یہ ترضی تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہوں یا ان کے علاوہ سابقون، اولون، ہوں یا بعد میں آنے والے، کبار ہوں یا صغار، سب کے سب دُعائے ترضی کے حق دار ہیں۔

○ اور باقی سب ایمان داروں کے لئے دُعائے رحمت ومغفرت کی تعلیم دی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ، (سورۃ الحشر : ۱۰) یعنی اے ہمارے رب، ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان سب بھائیوں کی جنہوں نے ہم سے قبل ایمان قبول کیا۔"

○ جہاں تک "علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے جملہ کا تعلق ہے اس کے متعلق بعض روایات وآثار میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دُوسرے انبیاء ومُرسلین کے لئے اس کی خصوصیت کا ذکر ہے۔ چنانچہ مُصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے قاضی عیاض موسیٰ بن عیاض المتوفی ۵۴۴ھ کی مشہور کتاب " الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ " میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صَلُّوا عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ، فَاِنَّ اللّٰہَ بَعَثَھُمْ کَمَا بَعَثَنِیْ" یعنی صلوٰۃ، اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر بھیجو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی مبعوث فرمایا ہے، جیسے کہ مجھے مبعوث فرمایا"۔

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے:

"لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی غَیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" یعنی غیرِ نبی کے لئے صلوٰۃ کا استعمال جائز نہیں ہے۔

(اَلشِّفَاء بِتَعْرِیْفِ حقوق المصطفٰی)

○ علامہ قاضی اسماعیلؒ کی کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۳۱، فتح الباری ج ۲ ص۳۰۶، جلاء الافہام ص۲۷۷ میں ہے:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ: لَا تَصْلُحُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ یُدْعٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْاِسْتِغْفَارِ" یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ بھیجنا درست نہیں ہے البتہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعائے استغفار کرو۔

○ امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے زمانے میں جب بعض خوشامدی قسم کے واعظوں نے خلفاء و امراءِ حکومت کے حق میں خطبات میں صلوٰۃ کا استعمال کرنا شروع کر دیا تو حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؒ بن عبدالعزیزؒ نے ایک حکمنامہ جاری فرمایا کہ صلوٰۃ صرف انبیاء و مُرسلینؑ کا حق ہے اور کسی کے لئے اس کا استعمال نہ کیا جائے، دُوسرے مُسلمانوں کے لئے دُعاء ہی کی جاسکتی ہے۔

(فتح الباری ج ۴ صـ ۳۰۶، کتاب الصّلوٰۃ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم صـ ۳۲)

اس کے علاوہ بلاشبہ (صلوٰۃ وسلام، ترضیٰ اور دُعائے رحمت وغیرہ کے) مذکورہ الفاظ کا اطلاق لغوی اور معنوی لحاظ سے انبیاء و مُرسلین وغیر انبیاء سب پر کیا جاسکتا ہے لیکن یہاں مُعاملہ صرف لُغت کا نہیں، بلکہ اصطلاح اور شِعار کا ہے اور اُمّت ان الفاظ کو صدیوں سے بطورِ اصطلاح استعمال کرتی آرہی ہے۔ ـــــ عَزَّ وَجَلَّ اور تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اللہ تعالیٰ کے لئے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نبیٔ آخر الزّمان، مُحمّد مُصطفٰے احمد مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ یا عَلَیْہِ السَّلَامُ، دیگر انبیاء ومُرسلینؑ کے لئے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابہ کرامؓ کے لئے اور رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ غیر صحابی مسلمانوں کے لئے ہے۔ ـــــ

اس لئے ان کی حیثیت اصطلاح اور شعار کی ہو گئی ہے جس سے انحراف دُرست نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہم غیرِ نبی پر بھی عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ یا عَلَیْہِ السَّلَامُ اور غیر صحابی پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ جیسے الفاظ بولنا اور لکھنا شروع کردیں، تو نبی (عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ) اور غیرِ نبی، صحابی (رضی اللہ عنہ) اور غیر صحابی وغیرہ میں فرق کرنا مشکل ہو جائیگا (فافہم وتدبر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باقی حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی کے ساتھ خصوصی طور پر علیہ السلام یا علیہ الصلوٰۃ و السلام کہنا اور لکھنا روافض اور شیعہ کا شعارِ خاص ہے جو اپنے اماموں کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ **کیونکہ** شیعہ علمِ کلام میں ان کے بارہ اماموں (حضرت علیؓ تا مہدی غائب) کو انبیاء و مرسلین کرام (علیہم الصلوٰۃ و السلام) کی طرح معصوم مانتے ہیں اور ان کی اطاعت و اتباع کو لازم قرار دیتے ہیں جیسا کہ شیعوں کی مشہور کتاب منہاج الکرامہ وغیرہ میں مفصل طور پر مذکور ہے۔

لیکن اہلِ سنت اس عقیدۂ امامت کے قائل نہیں ہیں جس سے ایک امام اور نبی (علیہ الصلوٰۃ و السلام) میں کوئی فرق ہی نہیں رہتا، اہلِ سنت کے نزدیک معصوم صرف انبیاء و مرسلین کی ذواتِ مقدسہ ہیں اور یہی ہستیاں منجانب اللہ لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مقرر ہوئی ہیں ــــ ائمہ کرامؒ کی حیثیت اس سے بہت مختلف ہے وہ تو عام لوگوں کی مرضی سے مقرر ہوتے ہیں اور خطا و نسیان سے بھی وہ پاک نہیں ہوتے اس لئے وہ ان کی عصمت کے قائل نہیں ہیں۔

بنا بریں اہلِ سنت کے کسی حلقے کی طرف سے حضرت علی حضرت حسن اور حضرت حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے علیہ السلام یا علیہ الصلوٰۃ و السلام وغیرہ الفاظ کا استعمال شعوری یا غیر شعوری طور پر شیعی نقطۂ نظر کے فروغ کا باعث ہے جس سے اجتناب ضروری امر ہے۔

؎ میری تحریر طبعِ یار کو بے چین کرتی ہے ٭ سبب کیا ہے وہی کہتا ہوں جو دل پہ گذرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا ساتواں اہم اور ضروری موقع

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ پر درود شریف پڑھنے کا ساتواں اہم اور ضروری موقع دُعاء مانگنے کے وقت ہے، جیسا کہ اسی باب میں "بغیر درود شریف کے کوئی دُعاء قبول نہیں ہوتی" کے زیرِعنوان (جامع ترمذی ج ۱ ص۱۱۰، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص۸۷، ترغیب ج ۲ ص۵۰۵، طبرانی اوسط وغیرہ کتبِ احادیث کے حوالہ سے) مفصّل طور پر گذر چکا ہے،

اس کے علاوہ حضرت زید بن خارجہ رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ میں نے رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے (درود شریف کے بارے میں) سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:

"صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ"

یعنی دُعاء مانگنے کے وقت پوری کوشش سے مجھ پر درود پڑھو اور اس طرح کہو: " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ"

(مُسندِ احمد ج ۱ ص۱۹۹، نسائی ج ۱ ص۱۵۲)

اب اس کی تین صُورتیں ہیں: **پہلی صُورت** یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد دُعا مانگنے سے پہلے درود شریف پڑھا جائے اس کی دلیل حضرت فضالہ بن عُبید اور حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کی حدیثیں ہیں جو اسی باب میں چوتھی اور پانچویں حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زیرِ عنوان گذر چکی ہیں، چوتھی حدیث کا آخری جملہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ، فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰہِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ" (یعنی جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر بعد میں جو چاہے دعاء کرے۔) اور پانچویں حدیث کا آخری جملہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ، ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ،"

(یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعاء مانگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مانگو تمہیں دیا جائے گا، مانگو تمہیں دیا جائے گا،)

اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّسْاَلَ، فَلْیَبْدَأْ بِالْمِدْحَۃِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَسْاَلْ بَعْدُ، فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(المعجم الکبیر ج ۹ رقم ۸۷۸۰، مصنف عبدالرزاق رقم ۱۹۶۴۲، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۵۵)

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص (اللہ تعالیٰ سے) سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے جس کا وہ اہل ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اس کے بعد (اللہ تعالیٰ سے) سوال کرے تو کار برآری یا مطلب پر فائز ہونے کا وہ سزاوار ہے۔

اور ایسے ہی حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ علیہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اَلدُّعَاءُ كُلُّهُ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يَكُونَ اَوَّلَهُ ثَنَاءٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَصَلٰوةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُوا، يُسْتَجَابُ لِدُعَائِهِ" (بحوالہ جلاء الافہام ص ۲۲۶)

یعنی ہر دعاء محجوب ہوتی ہے (باب اجابت تک نہیں پہنچتی) جب تک کہ اس کے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، اگر ایسا کیا تو جو دعا کی جائیگی قبول ہوگی

دوسری صورت یہ ہے کہ دعاء کے اوّل و آخر اور وسط میں درود شریف پڑھا جائے اس کی دلیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ، جو پیالہ بھر لیتا ہے پھر جب فارغ ہو کر اسباب وغیرہ لاد کر چلنے کو تیار ہو جاتا ہے تو پیالہ کے پانی کو یا تو پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے اور پھر اسے توڑ ڈالتا ہے، تم مجھے دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اوّل اور وسط میں جگہ دو اور (صرف) آخر میں جگہ نہ دو ۔ یہ احمدؒ بن عمروؒ بن ابی عاصمؒ کی روایت ہے ، لیکن طبرانیؒ اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں آخری جملہ بایں الفاظ مرقوم ہے :

"اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ وَسَطِ الدُّعَاءِ وَفِیْ اَوَّلِهٖ وَفِیْ اٰخِرِهٖ "

یعنی مجھے دُعاء کے اوّل اور آخر اور وسط میں جگہ دو ،

(بحوالہ جلاء الافہام ص۲۶ ، ص۲۲۶)

تیسری صورت یہ ہے کہ دُعاء کے اوّل و آخر درود شریف پڑھا جائے ، چنانچہ امام ابو سلیمان درانیؒ فرماتے ہیں :

"مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْاَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْیَبْدَاْ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلْیَسْاَلْ حَاجَتَهٗ وَلْیَخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْبُوْلَةٌ ، وَاللّٰهُ اَکْرَمُ اَنْ یَّرُدَّ مَا بَیْنَهُمَا " (وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ (اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد) پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے ، پھر اپنی حاجت کا سوال کرے اور اپنی دُعاء کو درود شریف پر ختم کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا تو مقبول ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جود و کرم اس سے برتر ہے کہ درود شریف کی درمیانی شئے کو رد فرمائے گا ، (جلاء الافہام ص۲۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا آٹھواں موقع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا آٹھواں موقع کسی مجلس میں بیٹھ کر اٹھنے سے پہلے ہے اس کی اہمیت وضرورت درج ذیل احادیث سے عیاں ہوتی ہے۔

○ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(بحوالہ جلاء الافہام ص ۲۲۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تم اپنی مجلسوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر زینت دو"

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ"

(مسند احمد ج ۲ ص ۴۴۶ ص ۴۵۳ ص ۴۸۱، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۵۰ عمل الیوم واللیلۃ ۴۴۳، حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۳۰، ترمذی رقم ۱۳۰۶ واللفظ لہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس منعقدہ مجلس میں حاضرین مجلس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر درود شریف نہ پڑھیں، تو وہ مجلس ان لوگوں پر (قیامت کے دن) وبال ہو گی، پس اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے،

○ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِ، وَیُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ"

(مسند احمد ج ۲ ص ۴۶۳، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۴۹۲، صحیح ابن حبان ۲۳۲، وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۷۹ رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں پر باعثِ حسرت و افسوس ہو گی، خواہ وہ دوسرے نیک اعمال کے بدلے میں جنت میں ہی چلے جائیں،

○ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلٰوةٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِیْفَةٍ "

(نسائی بحوالہ جلاء الافہام ص ۲۶،)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی قوم جمع ہو کر متفرق نہیں ہوتی جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور نہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھا جائے، مگر اس کی مثال ایسی ہے کہ وہ نہایت بدبودار مُردار سے اٹھے ہیں"

الحاصل:

مذکورہ روایات سے واضح ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کی کوئی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، تحمید و تمجید اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اور مجلس برخاست ہو جائے تو حاضرینِ مجلس اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور خیر و برکت سے محروم ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے بھی مستحق ٹھہرتے ہیں، قیامت کے دن ایسی مجلسیں باعثِ حسرت و افسوس ہوں گی۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۝

اٰمِیْنَ ۝ ثُمَّ اٰمِیْنَ ۝

سچ ہے ؎

چمن میں رونقِ فصلِ بہاراں دیکھنے والے
چمن ہی کے کسی گوشہ سے ہوتی ہے خزاں پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف پڑھنے کا نواں تا سولہواں موقع

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا اذان کے بعد ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو اس کا جواب دو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو، جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا الخ

(مسلم ج ۱ ص۱۶۶، سنن ابوداؤد ج ۱ ص۷۴، صحیح ابن حبان ج ۴ ص۹۹، صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص۲۱۹، سنن کبریٰ بیہقی ج ۱ ص۴۰۹، سنن نسائی ج ۱ ص۷۸)

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا دعائے قنوت کے آخر میں ہے جیسا کہ حضرت حسنؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں پڑھنے کے لئے مجھے دعائے قنوت سکھائی اس کے آخر میں درود شریف "وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ" الفاظ میں وارد ہوا ہے۔

(سنن نسائی ج ۱ ص۲۰۲)

امام محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ نے اس روایت کی سند کو حسن کہا ہے، (المجموع شرح المهذب ج ۴ ص۴۹۹، کتاب الاذکار ۵۸) حضرت معاذؓ اور حضرت اُبیؓ بن کعبؓ دعائے قنوت کے آخر میں درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (قیام اللیل، ص۲۳۳،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَضْلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ص۱۰)

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا ہر بھلائی کی بات چیت شروع کرتے وقت خواہ وہ بات چیت تحریری ہو یا تقریری (جیسا کہ جمعہ و عیدین کے خطبات، تبلیغی و تحریکی جلسوں میں تقریریں اور درس و تدریس وغیرہ) اس کی صورت یہ ہونی چاہیئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے پھر جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہے وہ بیان کرے جیسا کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلَامٍ لَّا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ فَیُبْدَأُ بِہٖ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ، مَمْحُوْقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ"

(بحوالہ جلاء الافہام ص۲۶۱ ، القول البدیع ص۲۴۶)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مجھ پر درود شریف پڑھ کر نہ کی جائے۔ وہ بے سرا کلام ہے اور ہر قسم کی برکت سے خالی ہوتا ہے۔

○ درود شریف پڑھنے کا ایک موقع اس وقت ہے جب کوئی شخص کوئی بات یا کوئی شئے بھول جائے اور وہ اس کو یاد نہ آتی ہو جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تُذْكَرُوْهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ"

یعنی جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود شریف پڑھو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی چیز تمہیں یاد آجائے گی"

(بحوالہ جلاء الافہام ص۲۵۵، القول البدیع ص۲۲۷)

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا صدقہ کے عوض میں ہے، ایسے شخص کے لئے جو صدقہ دینا چاہتا ہے اور اس میں صدقہ دینے کی طاقت نہیں ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو اور وہ صدقہ دینا چاہتا ہے تو وہ یہ درود شریف پڑھے پس اس کے لئے یہی صدقہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"

(الادب المفرد رقم ۶۴۰، مسند ابو یعلیٰ ج ۲ رقم ۱۳۹۷، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص۱۶۷)

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا ہر صبح و شام ہے جیسا کہ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت حاصل کرلے گا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طبرانی کبیر بحوالہ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۲۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر دن میں (ایک روایت کے مطابق صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کسی شخص سے بات چیت کرنے سے پہلے) سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا، تیس دنیا میں اور ستر آخرت میں"۔

(بحوالہ جلاء الافہام ص ۲۵۷)

○ ایک موقع درود شریف پڑھنے کا جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا"

مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کثرت سے درود شریف پڑھو پس جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا"

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۲۴۹، وقال الالبانی فی صحیح الجامع (۱۲۳۰) حَسَنٌ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمہارے تمام دنوں سے افضل ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے ــــــ اسی دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت کئے گئے ـــــ اسی دن صور پھونکا جائے گا ـــــ اسی دن اٹھنے کا حکم ہوگا ـــــ اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہمارا درود شریف کیسے پیش ہوتا ہے، آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے"

(مسند احمد ج ۴ ص ۸، سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۱۵۷، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۶۲، سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۷۷، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۲۷۸، سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۲۴۸، صحیح ابن خزیمہ ج ۳ ص ۱۱۸،)

○ ایک موقع درود شریف کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھتے وقت ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ کسی کتاب میں درود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھتا ہے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے"

(شرف اصحاب الحدیث ص ۳۶)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے "اَحْسَنُ الْکَلَام" کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ ○

اٰمِیْنَ ○ ثُمَّ اٰمِیْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذِ کتاب

کتابچہ ہذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کُتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

۱ قرآنِ مجید	تَنزِیلٌ مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِینَ	هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ	
۱ جامع البیان فی تفسیر القرآن	امام محمدؒ بن جریرؒ طبری	المتوفّٰی	۳۰۱ھ
۲ تفسیر ابن المنذر	امام ابوبکرؒ محمدؒ بن ابراہیمؒ نیشاپوری	"	۳۱۸ھ
۴ تفسیر ابن ابی حاتم	شیخ عبدالرحمٰنؒ بن رازیؒ	"	۳۲۷ھ
۵ تفسیر ابن مَردویہ	شیخ ابوبکرؒ احمدؒ بن موسٰیؒ اصفہانی	"	۴۱۰ھ
۶ تفسیر القرآن العظیم	امام اسماعیلؒ بن کثیرؒ دِمشقی	"	۷۷۴ھ
۷ تفسیر دُرِّ منثور	امام عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ سیوطی	"	۹۱۱ھ
۸ تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہؒ پانی پتی	"	۱۲۲۵ھ
۹ المفردات فی غریب القرآن	شیخ حسینؒ بن محمدؒ بن مفضلؒ	"	۵۰۲ھ
۱۰ تفہیم القرآن	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	"	۱۳۹۹ھ
۱۱ اشرف الحواشی	شیخ الحدیث مولانا عبدہ الفلاّح	حفظہ اللہ تعالیٰ	
۱۱ صحیح بخاری	امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری	"	۲۵۶ھ
۱۳ صحیح مسلم	امام مسلمؒ بن حجاجؒ نیشاپوری	"	۲۶۱ھ
۱۴ جامع ترمذی	امام محمدؒ بن عیسٰیؒ ترمذی	"	۲۷۹ھ
۱۵ سُننِ ابوداؤد	امام سلیمانؒ بن اشعثؒ سجستانی	"	۲۷۵ھ
۱۶ سُننِ نسائیؒ	امام احمدؒ بن شعیبؒ نسائی	"	۳۰۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

۱۷	سُنن ابن ماجہ	امام محمدؒ بن یزیدؒ بن ماجہؒ	المتوفیٰ	۲۷۳ھ
۱۸	موطأ امام مالک	امام مالکؒ بن انسؒ	//	۱۸۰ھ
۱۹	مسندِ احمد	امام احمدؒ بن حنبلؒ	//	۲۴۱ھ
۲۰	صحیح ابن حبان	امام ابوحاتمؒ محمدؒ بن حبانؒ	//	۳۵۴ھ
۲۱	صحیح ابن خزیمہ	امام محمدؒ بن اسحاقؒ بن خزیمہؒ	//	۳۱۱ھ
۲۲	سنن کبریٰ بیہقی	امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی	//	۴۵۸ھ
۲۳	المعجم الکبیر	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	//	۳۶۰ھ
۲۴	المعجم الصغیر	// // // // //	//	۳۶۰ھ
۲۵	المعجم الاوسط	// // // // //	//	۳۶۰ھ
۲۶	سنن دارقطنی	امام علیؒ بن محمدؒ دارقطنی	//	۳۸۵ھ
۲۷	مستدرکِ حاکم	امام محمدؒ بن عبداللہؒ المعروف حاکم نیشاپوری	//	۴۰۵ھ
۲۸	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکرؒ بن ابی شیبہؒ	//	۲۳۵ھ
۲۹	موطا امام محمدؒ	امام محمدؒ بن حسنؒ	//	۱۸۹ھ
۳۰	مسند ابویعلی	امام احمدؒ بن علیؒ تمیمی	//	۳۰۷ھ
۳۱	مسند امام شافعی	امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی	//	۲۰۴ھ
۳۲	مسند ابوعوانہ	امام ابوعوانہؒ	//	۳۱۶ھ
۳۳	مسند عبد بن حمید	شیخ عبدؒ بن حُمیدؒ	//	۲۴۹ھ
۳۴	سنن سعید بن منصور	امام سعیدؒ بن منصورؒ	//	۲۲۷ھ
۳۵	الادب المفرد	امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری	//	۲۵۶ھ
۳۶	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاقؒ	//	۲۱۳ھ
۳۷	الجامع الصغیر	امام عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ سیوطی	//	۹۱۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸	مجمع الزوائد	امام علیؒ بن ابوبکرؒ ہیثمی	المتوفی	۸۰۷ ھ
۳۹	عمل الیوم واللیلۃ	امام ابن سنیؒ	〃	۳۶۴ ھ
۴۰	مشکوٰۃ المصابیح	امام محمدؒ بن عبداللہ خطیب تبریزی	〃	۷۴۳ ھ
۴۱	ترغیب وترہیب	امام عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ منذری	〃	۶۵۶ ھ
۴۲	کنز العمال	امام علی المتقیؒ بن حسام الدینؒ ہندی	〃	۹۷۵ ھ
۴۳	شرف اصحاب الحدیث	امام احمدؒ بن علیؒ خطیب بغدادی	〃	۴۶۳ ھ
۴۴	البزار	امام ابوبکرؒ احمدؒ بن عمروؒ بصری	〃	۲۹۲ ھ
۴۵	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیمؒ احمدؒ بن عبداللہؒ اصبہانی	〃	۴۳۰ ھ
۴۶	مشکوٰۃ المصابیح	تحقیق علامہ محمد ناصر الدین البانی	حفظہ اللہ تعالیٰ	
۴۷	صحیح الجامع	〃 〃 〃 〃	حفظہ اللہ تعالیٰ	
۴۸	کتاب الام	امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی	〃	۲۰۴ ھ
۴۹	التمہید	امام یوسفؒ بن عبداللہ اندلسی	〃	۴۶۳ ھ
۵۰	فتح الباری	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی	〃	۸۵۲ ھ
۵۱	نووی شرح مسلم	امام یحییٰؒ بن شرفؒ نووی	〃	۶۷۶ ھ
۵۲	قیام اللیل	امام محمدؒ بن نصرؒ المروزی	〃	۲۹۴ ھ
۵۳	عون المعبود	امام محمد شمس الحق عظیم آبادیؒ	〃	۱۳۲۹ ھ
۵۴	التعلیقات السلفیہ	شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ	〃	۱۴۰۸ ھ
۵۵	مفتاح الحاجہ	شیخ محمدؒ بن عبداللہؒ علوی	〃	۱۳۶۶ ھ
۵۶	التعلیق المغنی	علامہ ابوالطیبؒ محمد شمس الحقؒ عظیم آبادی	〃	۱۳۲۹ ھ
۵۷	تلخیص الحبیر	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی	〃	۸۵۲ ھ
۵۸	الاذکار	امام یحییٰؒ بن شرفؒ نووی	〃	۶۷۶ ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹	المجموع شرح المہذب	امام یحییٰ بن شرف نوویؒ	المتوفی ۶۷۶ھ
۶۰	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	قاضی عیاض موسیٰؒ بن عیاضؒ	〃 ۵۴۴ھ
۶۱	جلاء الافہام	امام محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیمؒ	〃 ۷۵۱ھ
۶۲	القول البدیع	امام محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ سخاوی	〃 ۹۰۲ھ
۶۳	میزان الاعتدال	امام محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ ذہبی	〃 ۷۴۸ھ
۶۴	تہذیب التہذیب	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی	〃 ۸۵۲ھ
۶۵	دراسات اللبیب	علامہ محمد معین سندھیؒ	〃 ھ
۶۶	فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	امام قاضی اسماعیلؒ	〃 ۲۸۲ھ
۶۷	صفۃ صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ محمد ناصر الدین البانی	حفظہ اللہ تعالیٰ
۶۸	کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ محمد اقبال کیلانی	حفظہ اللہ تعالیٰ
۶۹	فتاویٰ نذیریہ	علامہ سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ	〃 ۱۳۲۰ھ
۷۰	ماہنامہ گلستان اہلسنت سرگودھا	علامہ سید محمد حسین سرگودھوی	حفظہ اللہ تعالیٰ
۷۱	ہفت روزہ الاعتصام لاہور ج ۴۹	مدیر اعلیٰ: مولانا حافظ صلاح الدین یوسف	حفظہ اللہ تعالیٰ
۷۲	جمع الاحادیث الاربعین	محمد شکور بن محمود الحاجی	حفظہ اللہ تعالیٰ
۷۳	فضائل درود شریف	مولانا محمد زکریا حنفی کاندھلوی	〃 ھ
۷۴	فضائل درود شریف	علامہ مولانا نور محمد حنفی بریلوی	
۷۵	نماز مسنون کلاں	مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ	
۷۶	ضمیمہ فتح المبین	مولانا عبدالعلی حنفی مدراسی	〃 ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا عبدالغفور اثری کی

علمی و تحقیقی تالیفات

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

طباعت و کتابت: عبدالرشید قمر لاہور فون [illegible]